﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿---اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿...عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾(بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:- نصیر احمد قمر

جلد 24 | جمعۃ المبارک 20؍اکتوبر 2017ء | 29 محرّم 1439 ہجری قمری ❁ 20؍اخاء 1396 ہجری شمسی | شمارہ 42

علم سیکھنے کی مثال

حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بچپن میں علم سیکھنے کی مثال پتھر پر نقش کی طرح ہے اور بڑھاپے میں علم سیکھنے کی مثال پانی پر لکھنے کی مانند ہے۔

(مجمع الزوائد باب حث الشباب علی طلب العلم۔ جلد 1 صفحہ 125)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

زمانہ مسیح موعود میں جس کا دوسرا نام مہدی بھی ہے تمام قوموں پر اسلام کی برکتیں ثابت کی جائیں گی اور دکھلایا جائے گا کہ ایک اسلام ہی بابرکت مذہب ہے۔ وہ ایسا برکات کا زمانہ ہوگا کہ دنیا میں صلح کاری کی برکت پھیلے گی اور آسمان اپنے نشانوں کے ساتھ برکتیں دکھلائے گا اور زمین میں طرح طرح کے پھلوں کے دستیاب ہونے اور طرح طرح کے آراموں سے اس قدر برکتیں پھیل جائیں گی جو اس سے پہلے کبھی نہیں پھیلی ہوں گی۔

’’پس اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج میں زمانہ گذشتہ کی طرف صعود ہے اور زمانہ آئندہ کی طرف نزول ہے اور ماحصل اس معراج کا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیر الاولین والآخرین ہیں۔ معراج جو مسجد الحرام سے شروع ہوا اِس میں یہ اشارہ ہے کہ صفی اللہ آدم کے تمام کمالات اور ابراہیم خلیل اللہ کے تمام کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود تھے اور پھر اس جگہ سے قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکانی سیر کے طور پر بیت المقدس کی طرف گیا اور اس میں یہ اشارہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں تمام اسرائیلی نبیوں کے کمالات بھی موجود ہیں۔ اور پھر اس جگہ سے قدم آنجناب علیہ السلام زمانی سیر کے طور پر اس مسجد اقصیٰ تک گیا جو مسیح موعود کی مسجد ہے یعنی کشفی نظر اس آخری زمانہ تک جو مسیح موعود کا زمانہ کہلاتا ہے پہنچ گئی۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ جو کچھ مسیح موعود کو دیا گیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں موجود ہے۔ اور پھر قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آسمانی سیر کے طور پر اوپر کی طرف گیا اور مرتبہ قَابَ قَوۡسَیۡن کا پایا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مظہر صفاتِ الٰہیہ اتم اور اکمل طور پر تھے۔ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس قسم کا معراج یعنی مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک جو زمانی مکانی دونوں رنگ کی سیر تھی اور نیز خدا تعالیٰ کی طرف ایک سیر تھا جو مکان اور زمان دونوں سے پاک تھا۔ اس جدید طرز کی معراج سے غرض یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیر الاولین والآخرین ہیں اور نیز خدا تعالیٰ کی طرف سیران کا اس نقطہ ارتفاع پر ہے کہ اِس سے بڑھ کر کسی انسان کو گنجائش نہیں۔ مگر اس حاشیہ میں ہماری صرف یہ غرض ہے کہ جیسا کہ آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں کشفی طور پر لکھا گیا تھا کہ قرآن شریف میں قادیاں کا ذکر ہے۔ یہ کشف نہایت صحیح اور درست تھا کیونکہ زمانی رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج اور مسجد اقصےٰ کی طرف سیر مسجد الحرام سے شروع ہو کر یہ کسی طرح صحیح نہیں ہوسکتا جب تک ایسی مسجد تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سیر تسلیم نہ کیا جائے جو باعتبار بُعد زمانہ کے مسجد اقصیٰ ہو۔ اور ظاہر ہے کہ مسیح موعود کا وہ زمانہ ہے جو اسلامی سمندر کا بمقابلہ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرا کنارہ ہے ابتدا سیر کا جو مسجد الحرام سے بیان کیا گیا اور انتہا سیر کا جو اس بہت دُور مسجد تک مقرر کیا گیا جس کے اردگرد کو برکت دی گئی۔ یہ برکت دینا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں شوکتِ اسلام ظاہر کی گئی اور حرام کیا گیا کہ کفّار کا دست تعدّی اسلام کو مٹا دے جیسا کہ آیت وَمَنۡ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا (آل عمران:98) سے ظاہر ہے۔ لیکن زمانہ مسیح موعود میں جس کا دوسرا نام مہدی بھی ہے تمام قوموں پر اسلام کی برکتیں ثابت کی جائیں گی اور دکھلایا جائے گا کہ ایک اسلام ہی بابرکت مذہب ہے جیسا کہ بیان کیا گیا کہ وہ ایسا برکات کا زمانہ ہوگا کہ دنیا میں صلح کاری کی برکت پھیلے گی اور آسمان اپنے نشانوں کے ساتھ برکتیں دکھلائے گا اور زمین میں طرح طرح کے پھلوں کے دستیاب ہونے اور طرح طرح کے آراموں سے اس قدر برکتیں پھیل جائیں گی جو اس سے پہلے کبھی نہیں پھیلی ہوں گی۔ اسی وجہ سے مسیح موعود اور مہدی معہود کے زمانہ کا نام احادیث میں زمان البرکات ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ ہزار ہا نئی ایجادوں نے کیسی زمین پر برکتیں اور آرام پھیلا دیئے ہیں کیونکہ ریل کے ذریعہ سے مشرق اور مغرب کے میوے ایک جگہ اکٹھے ہوسکتے ہیں اور تار کے ذریعہ سے ہزاروں کوسوں کی خبریں پہنچ جاتی ہیں۔ سفر کی وہ تمام مصیبتیں یکدفعہ دُور ہوگئیں جو پہلے زمانوں میں تھیں۔

غرض اس زمانہ کا نام جس میں ہم ہیں زمان البرکات ہے لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ زمان التائیدات اور دفع الآفات تھا اور اُس زمانہ میں خدا تعالیٰ کا بھاری مقصد دفع شر تھا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اُس زمانہ میں اسلام کو اپنے قوی ہاتھ سے دشمنوں سے بچایا اور دشمنوں کو یوں ہانک دیا جیسا کہ ایک مرد مضبوط اپنی لاٹھی سے کتّوں کو ہانک دیتا ہے۔ پس چونکہ مسیح اور مہدی موعود کا زمانہ زمان البرکات تھا اسی لئے خدا تعالیٰ نے اس کے حق میں فرمایا بَارَکۡنَا حَوۡلَہٗ یعنی مسیح موعود کی فرودگاہ کے اردگرد جہاں نظر ڈالو گے ہر طرف سے برکتیں نظر آئیں گی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ زمین کیسی آباد ہوگئی۔ باغ کیسے بکثرت ہوگئے۔ نہریں کیسی بکثرت جاری ہوگئیں۔ تمدنی آرام کی چیزیں کیسی کثرت سے موجود ہوگئیں۔ پس یہ زمینی برکات ہیں۔ اور جیسے اس زمانہ میں زمینی اور آسمانی برکتیں بکثرت ظاہر ہوگئی ہیں ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تائیدات کا بھی ایک دریا چل رہا تھا۔

فحاصل البیان ان الزمان زمانان۔ زمان التائیدات ودفع الأفات و زمان البرکات والطیبات والیہ اشار عزاسمہ بقولہ سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ فاعلم ان لفظ مسجد الحرام فی قولہ تعالٰی یدل علٰی زمانٍ فیہ ظھرت عزۃ حرمات اللّٰہ بتائید من اللّٰہ وظھرت عزۃ حدودہ واحکامہ و فرائضہ و تَراءت شوکۃ دینہ ورعب ملّتہ۔ وھو زمان نبینا صلی اللّٰہ علیہ و سلم۔ والمسجد الحرام البیت الذی بناہ ابراھیم علیہ السلام فی مکۃ وھو موجود الٰی ھٰذا الوقت حرسہ اللّٰہ من کلّ آفۃ۔ واما قولہ عزّ اسمہ بعد ھٰذا القول اعنی اَلۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ فیدلّ علٰی زمانٍ فیہ یظھر برکاتٍ فی الارض من کل جھۃ کما ذکرناہ اٰنفا وھو زمان المسیح الموعود والمھدی المعھود والمسجد الاقصٰی ھو المسجد الذی بناہ المسیح الموعود فی القادیان سُمّی اَقۡصٰی لبُعْدہ من زمان النبوّۃ ولما وقع فی اقصٰی طرفٍ من زمن ابتداء الاسلام فتدبر ھٰذا المقام فانہ اودع اسرارًا من اللّٰہ العلام۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج تین قسم پر منقسم ہے۔ سیر مکانی اور سیر زمانی اور سیر لامکانی ولازمانی سَیر مکانی میں اشارہ ہے طرف غلبہ اور فتوحات پر یعنی یہ اشارہ کہ اسلامی ملک مکہ سے بیت المقدس تک پھیلے گا۔ اور سیر زمانی میں اشارہ ہے طرف تعلیمات اور تاثیرات کے یعنی یہ کہ مسیح موعود کا زمانہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاثیرات سے تربیت یافتہ ہوگا جیسا کہ قرآن شریف میں فرمایا ہے وَاٰخَرِیۡنَ مِنۡھُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِھِمۡ (الجمعۃ:4)۔ اور سیر لامکانی ولازمانی میں اشارہ ہے طرف اعلیٰ درجہ کے قُرب اللہ اور مدانات کی جس پر دائرہ امکانِ قرب کا ختم ہے۔ فافھم۔ منہ‘‘

......................(خطبہ الہامیہ مع اردو ترجمہ صفحہ 34 تا 38۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم مومن ہو تو مرد بھی اور عورت بھی دونوں اپنی زندگیاں گزارنے کے لئے اس اصول کو ہمیشہ سامنے رکھو کہ تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنی ہیں۔ اپنے ہر عمل پر نظر رکھنی ہے اور ہمیشہ اپنے کل اور مستقبل کی فکر رکھنی ہے جس میں دنیاوی خواہشات کی فکر نہ ہو بلکہ اخلاقی اور روحانی ترقی کی فکر ہو۔

اسلام نے عورت پر نئی نسل کو سنبھالنے کی ذمہ داری ڈالی ہے۔ اگر ایک کے بعد دوسری نسل کو محفوظ رکھ سکتی ہے تو وہ عورت ہے۔ اگر عورت اللہ تعالیٰ کے احکامات کو نہ سمجھے اور نہ سمجھنے کی کوشش کرے تو پھر نسلوں کی تربیت کی بھی کوئی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔

ماں کے قدموں کے نیچے جنت اس لئے ہے کہ ماں کی تربیت سے ایک بچہ اچھا شہری بنتا ہے۔ ایک بچہ قوم کا سرمایہ بنتا ہے۔ ایک بچہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والا بنتا ہے۔ یہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ تربیت میں بھی برکت اسی وقت پڑتی ہے جب اس کے ساتھ دعائیں بھی ہوں اور ماؤں کی دعاؤں کی حالت کو دیکھ کر بچوں میں بھی دعاؤں کی طرف رجحان پیدا ہوتا ہے۔ پس صرف ظاہری تربیت نہیں بلکہ ایک ماں کا دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنا بھی ضروری ہے۔

بیشک باپوں کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے اور روحانیت اور عبادت میں ان کے معیار اعلیٰ ترین ہونے چاہئیں اور ایک عمر کے بعد لڑکے خاص طور پر باپوں کو دیکھتے ہیں لیکن بیشمار خط بچوں کے مجھے آتے ہیں کہ ماں کی نیک تربیت اور اس کے نیک عمل کا ہمارے پہ اثر ہے اور باپ ہمارا خیال نہیں رکھتا یا ماں کا خیال نہیں رکھتا۔ اس کی شکایتیں بچے کرتے ہیں اور اس وجہ سے بعض بچے بگڑ بھی جاتے ہیں۔ لیکن بہت بڑی تعداد ایسی ہے جنہیں ماؤں کی دعائیں بگڑنے سے بچا لیتی ہیں۔

مائیں اگر پکّا اور مصمّم ارادہ کرلیں کہ ہم نے اپنی نسلوں کو بگڑنے سے بچانا ہے تو نامساعد حالات کے باوجود، باپوں کے اور خاوندوں کے تعاون نہ ہونے کے باوجود، مردوں کے ظالمانہ اور غلط رویّوں کے باوجود بچے دین پر قائم ہوتے ہیں۔

غیر مسلم پریس کی طرف سے اٹھائے گئے اس اعتراض کا جواب کہ مسجدوں میں عورت امام کیوں نہیں بن سکتی اور یہ کہ کیا کبھی ایسا وقت آئے گا کہ مرد عورتیں ایک ہی جگہ مسجد میں اکٹھے نماز پڑھیں۔

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی بات ہی ہمیشہ رہنے والی اور ہر سُقم سے پاک ہے اور ہر غلطی سے پاک ہے۔ دنیا والوں کے بنائے ہوئے قواعد اور قانون کبھی غلطیوں اور خامیوں سے پاک نہیں ہوسکتے۔ اسلام کی تعلیم پر اعتراض کرنے والے اب خود ہی اس بات کا اقرار کرنے لگ گئے ہیں کہ بعض جگہوں پر عورت اور مرد کی علیحدگی ہی بہتر ہے۔ اب بعض جگہ عورتوں اور مردوں کی علیحدہ تنظیم کی باتیں ہونے لگ گئی ہیں۔

جہاں ماؤں کو اپنی عبادتوں اپنے اخلاق اپنے حیادار لباس کے نمونے اپنے بچوں کے سامنے قائم کرنے ہوں گے تاکہ اپنی کل کو بچا سکیں وہاں میں مَردوں کو بھی کہوں گا کہ وہ بھی اس پر قائم ہوں اور خاص طور پر جو مرد اور عورت عہدیدار ہیں ان کو کہوں گا کہ وہ اپنے نمونے اپنے بچوں کے لئے دکھائیں۔

آجکل برقعوں کے بھی عجیب عجیب رواج ہو گئے ہیں جس سے لباس کی زینت نظر آرہی ہوتی ہے۔ بعض برقعے تنگ ہیں۔ ایسے حیادار برقعے ڈیزائن کرو جس سے پردہ بھی ہو جائے اور تمہاری سہولت بھی قائم رہے۔ اپنی نمائش کرکے دنیا کی دوڑ میں شامل ہونے کی بجائے دین کی دوڑ میں شامل ہوں۔ اپنے اور اپنے بچوں کی کل کو سنواریں۔ اس دنیا کو بھی جنت بنائیں اور اگلی دنیا کو بھی جنت بنائیں

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 29/اگست 2017ء بروز ہفتہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں مستورات سے خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (الحشر: 19) اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر جان یہ نظر رکھے کہ اس نے کل کے لئے کیا آگے بھیجا ہے۔ تم سب اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔

یہ خدا تعالیٰ کا وہ حکم ہے جو مومن مَردوں کے لئے بھی ہے اور مومن عورتوں کے لئے بھی اور نکاح کے وقت پڑھی جانے والی آیات میں سے ایک آیت ہے۔ دونوں مردوں اور عورتوں کو یہ نصیحت ہے کہ تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے کل پر نظر رکھو۔ عموماً ہم دیکھتے ہیں کہ گناہوں اور غلطیوں کی بنیادی وجہ لاپرواہی اور اہمیت کا احساس نہ ہونا ہوتی ہے۔ یعنی اس بات کا احساس اور اہمیت کہ خدا اور اس کا رسول ہم سے کیا چاہتے ہیں۔ قرآن کریم جو ہمارے لئے ایک لائحہ عمل ہے اس میں ہماری زندگی گزارنے کے لئے کیا کیا احکامات ہیں، اس کا ہم ادراک حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم مومن ہو تو مرد بھی اور عورت بھی دونوں اپنی زندگیاں گزارنے کے لئے اس اصول کو ہمیشہ سامنے رکھو کہ تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنی ہیں۔ اپنے ہر عمل پر نظر رکھنی ہے اور ہمیشہ اپنے کل اور مستقبل کی فکر رکھنی ہے اور مستقل فکر جس میں دنیاوی خواہشات کی فکر نہ ہو بلکہ اخلاقی اور روحانی ترقی کی فکر ہو۔ یہ فکر رکھنی ہے۔ کس طرح اللہ تعالیٰ پر سچا اور حقیقی ایمان رکھتے ہوئے، اللہ تعالیٰ سے کامل وفا رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احکامات کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا ہے۔ پس جب یہ فکر ہماری زندگی کا حصہ بنے گی تو تبھی ہم اپنی زندگی بھی ایک مومن کی طرح گزارنے والے ہوں گے اور عاقبت کے سنوارنے والے بھی بنیں گے۔ اگر ہم اس یقین پر قائم ہیں اور یہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے کہ یہ دنیا عارضی ہے اور اصل اور دائمی زندگی مرنے کے بعد کی زندگی ہے، اور اگر ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ اس دنیا میں کئے گئے اعمال کی جزا بھی اگلے جہان میں ملتی ہے، اگر ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ خدا تعالیٰ سب طاقتوں کا مالک ہے، اگر اس بات پر ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب والشہادۃ ہے اسے ہماری چھپی ہوئی باتوں کا بھی علم ہے اور وہ ہمارے دلوں کی پاتال تک کا بھی علم رکھتا ہے اور ظاہر کا بھی علم رکھتا ہے اور باطن کا بھی علم رکھتا ہے تو پھر ہمیں اللہ تعالیٰ کی اس بات پر غور کرنا ہوگا، اسے ہر وقت اپنے سامنے رکھنا ہوگا کہ تم اس بات پر نظر رکھو کہ تم نے اپنے کل کے لئے کیا آگے بھیجا ہے۔ تم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے کیا کام کئے ہیں۔ تم نے اپنے مستقبل کی نسل کو سنبھالنے کے لئے کیا کام کئے ہیں۔ ہماری کل صرف ہماری زندگی کی کل اور مرنے کے بعد کی کل نہیں ہے بلکہ ہماری کل ہماری اولاد بھی ہے۔ اس کی نیک تربیت، اس کے اعلیٰ اخلاق، اس کا دین پر قائم رہنا، اس کا ملک کا وفادار شہری بننا، اسے ہر لحاظ سے ایک اعلیٰ کردار کا مالک ہونا جہاں ہماری اولاد کی زندگی سنوارنے والا اور اس کی عاقبت سنوارنے والا اور اسے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنائے گا وہاں اس کی اس نیک تربیت کی وجہ سے ہمیں بھی اللہ تعالیٰ اجر حاصل کرنے والا بنائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے کسی عمل کو بغیر اجر کے نہیں چھوڑتا تو پھر جو کام خالصۃً اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے کئے جائیں انہیں کس طرح وہ بغیر اجر کے چھوڑے گا۔ اور پھر ہماری کل اس طرح بھی سنورے گی کہ یہ نیک اولاد ہماری نیکیوں کو جاری رکھنے والی اور ہمارے لئے دعائیں کرنے والی ہوگی اور اولاد کی دعائیں پھر ہمیں اگلے جہان میں درجات کے بلند ہونے کا باعث بھی بنا رہی ہوں گی۔

پس یہ کل جس پر اللہ تعالیٰ نے نظر رکھنے کا فرمایا ہے اور فرمایا کہ یہ دیکھو کہ تم نے کل کے لئے کیا آگے بھیجا ہے یہ بہت وسیع کل ہے۔ بہت وسیع معنی ہیں۔ اس کل میں اس جہان کے مستقبل کا بھی احاطہ ہو گیا اور اگلے جہان

باقی صفحہ نمبر 09 پر ملاحظہ فرمائیں

مصالح العرب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر469

جلسہ سالانہ ترکی میں عربوں کی شمولیت (2)

قسطِ گزشتہ میں ہم نے جلسہ سالانہ ترکی میں سیرین عرب احمدیوں کی شرکت کے حوالے سے بعض امور بیان کئے تھے۔اور عربوں کے ساتھ ہونے والی مجلس میں قبول احمدیت کے سنائے جانے والے ایمان افروز واقعات میں سے ایک دو کا تذکرہ کیا تھا۔اس قسط کی ابتداء ایسے ہی ایک واقعہ سے کی جاتی ہے۔

فتوے نے ملحد ہونے پر مجبور کردیا

مکرم عصام ابوبکر صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

میں نے میٹرک تک تعلیم حاصل کی تھی اور دینی لحاظ سے معمولی علم رکھتا تھا۔سیریا سے ہجرت کے بعد میں نے دینی امور کے بارہ میں نسبتاً گہرائی کے ساتھ جاننے کی کوشش کی۔ایسے میں رجم کا مسئلہ زیر بحث آ گیا۔میں نے نوٹ کیا کہ اس بارہ میں بہت سی روایات من گھڑت ہیں اور بہت سی باتوں کے بارہ میں ابہام موجود ہے۔میں نے انٹرنیٹ کے ذریعہ بعض مولوی حضرات اور شریعت کالج کے طلباء سے رابطہ کرکے اپنے ذہن میں اٹھنے والے سوالات پیش کئے تو ایک آدھ کے سوا باقی سب کی تان بالآخر اسی نصیحت پر ٹوٹی کہ ان امور کے بارہ میں ایسے سوالات اٹھانا نہ صرف منع ہے بلکہ کفر ہے۔مولویوں سے مایوس ہوکر مَیں خدا کی طرف لوٹا اور بہت دعائیں کیں کہ خدایا تُو ہی مجھے سیدھی راہ دکھا۔لیکن نہ جانے میں کہاں پر غلطی کررہا تھا کہ آٹھ ماہ تک استخارے اور دعائیں کرنے کے باوجود مجھے کوئی ہدایت کی راہ نظر نہ آئی۔اس عرصہ میں انٹرنیٹ پر ہی میرا تعارف ایک مصری شخص سے ہوا جو ماضی میں متشدد سلفی تھا اور حافظ قرآن بھی تھا،لیکن بعد میں ملحد ہوگیا۔میں نے اس سے بعض سوال کئے تو اس نے بہت متاثّرکُن جواب دیئے۔خدا تعالیٰ سے اپنی دعاؤں کا جواب نہ پانے کے باعث اس ملحد کی باتوں نے نہ صرف میرے دل میں شکوک پیدا کردیئے بلکہ رفتہ رفتہ ان کو مضبوط بھی کردیا۔میں نے اپنے شکوک اور سوالات کو ایک مولوی کے سامنے پیش کیا تو اس نے نہ صرف مجھے کافر قرار دے دیا بلکہ میرے واجب القتل ہونے کا فتویٰ بھی صادر کردیا۔یہ صورتحال دیکھ کر میرے سامنے ملحد ہونے کے سوا کوئی راستہ نہ تھا۔چنانچہ میں نے اپنے ملحد دوست سے رابطہ کیا اور اپنے ملحد ہونے کا اعلان کردیا۔میرے ملحد دوست نے مجھے فیس بُک پر عرب ملحدین کے گروپ میں شامل کرلیا اور یوں مجھے الحاد کے بارہ میں اور بہت کچھ جاننے کا موقع ملا۔

جس بات نے مجھے کچھ عرصہ تک الحاد پر قائم رکھا یہ تھی کہ ملحدوں کے ہمارے گروپ کے مختلف مولویوں کے ساتھ مناظرات اور مباحثات ہوتے تھے۔اس میں اکثر مولوی حضرات کو شکست ہوتی اور ہر بار مولویوں کی طرف سے گالی گلوچ کے ساتھ ہمارے واجب القتل ہونے کے فتاویٰ صادر ہوتے تھے۔میں اسی حال میں خوش تھا اور مولویوں کو بحث مباحثہ میں ہرا کر ان سے بدلہ لے رہا تھا۔

تم اپنے عمل کا آئینہ دیکھ رہے ہو!

مجھے ملحدین کے ساتھ رہتے ہوئے ایک سال اور چار ماہ کا عرصہ گزر گیا۔جس کے بعد میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں ملحدین کے گروپ کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو اکھاڑنے کے لئے گیا ہوں تا مسلمانوں کے لئے یہ بات ثابت کرسکیں کہ یہاں کچھ بھی دفن نہیں ہے۔وہاں ہماری مسلمانوں سے اچھی خاصی لڑائی ہوتی ہے جس کے بعد وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اکھاڑنے پر راضی ہوجاتے ہیں۔اور جب ہم قبر کھودتے ہیں تو اس میں سے ایک تربوز اور کچھ پانی ملتا ہے۔جسے دیکھ کر ہم تمسخر کرتے ہوئے مسلمانوں پر خوب ہنستے ہیں۔ہم تمسخرانہ ہنسی ہنس رہے ہوتے ہیں کہ فضا میں سفید کپڑوں میں ملبوس ایک شخص ظاہر ہوتا ہے جس کا چہرہ نہایت خوفناک ہے۔ہم متعجب ہوکر پوچھتے ہیں کہ آپ کون ہیں؟ وہ شخص جواب دیتا ہے کہ میں نبی اللہ محمدؐ ہوں۔لوگ ان کے ساتھ باتیں کرنا شروع کردیتے ہیں یہاں تک کہ ان کی آوازیں بلند ہوتی ہیں اور ایسے لگتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان پر سخت ناراض ہوتے ہیں اور ان کی طرف اپنا ہاتھ جھٹکتے ہیں تو ایک دھماکے کے ساتھ وہ سب ٹکڑے ٹکڑے ہوکر ہوا میں بکھر جاتے ہیں۔مَیں دیکھتا ہوں کہ اب میرے سوا کوئی بھی باقی نہیں رہا۔میں خوف کے مارے رونا شروع کردیتا ہوں۔یہ دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نیچے آکر میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرماتے ہیں کہ: تم یہ سب کیوں کررہے ہو؟ میں عرض کرتا ہوں کہ میں حیرتوں کے گرداب میں پھنسا رہا اور حقیقت کو نہ پاسکا۔پھر میں نے استخارہ کیا لیکن آج تک اس کا کوئی جواب نہیں پایا۔آپؐ نے تبسم فرما کر فرمایا: فکر نہ کرو۔میں تمہیں سیدھے راستے کے بارہ میں بتاؤں گا۔

اس پر میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ کی شکل اس طرح خوفناک کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ میری شکل نہیں ہے بلکہ یہ تمہارا عمل ہے جو تجھے میری شکل ایسے دکھا رہا ہے۔

اس کے بعد میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی ہدایت کے بارہ میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ صبر کرو یہاں تک کہ میری طرف سے کوئی اشارہ تمہیں مل جائے۔

صبحِ نو

خواب کے بعد میری آنکھ کھلی تو اس وقت صبح کے سوا آٹھ بج رہے تھے اور میرے لئے روحانی اعتبار سے ایک نئی صبح طلوع ہو رہی تھی۔بیداری پر میری آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور میں بہت خوفزدہ تھا لیکن میں نے اس خواب کے بارہ میں کسی کو کچھ نہ بتایا۔

دوپہر کے بعد میرے سسر صاحب تشریف لائے۔یہ احمدی تھے لیکن انہوں نے کبھی بھی میرے ساتھ احمدیت کے بارہ میں بات نہ کی تھی۔لیکن آج جب وہ تشریف لائے اور سیریا کے حالات اور اسلام کی تفرقہ کی حالت کا ذکر ہوا تو انہوں نے جماعت احمدیہ کی بات شروع کردی۔میں یہ سن کر چونک گیا اور مجھے فوراً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یاد آ گیا جو آپ نے خواب میں مجھے فرمایا تھا کہ وہ خود میری سیدھے راستے کی طرف ہدایت کا بندوبست فرمائیں گے۔میرے چونکنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اس سے قبل بھی میرے سسر صاحب ہمارے گھر میں آتے جاتے تھے لیکن باوجود احمدی ہونے کے انہوں نے کبھی میرے ساتھ احمدیت کے بارہ میں بات نہ کی تھی۔آج ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب میں مجھے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دینے کا وعدہ کرنا اور آج ہی احمدیت کے بارہ میں بات ہونا کوئی اتفاق نہ تھا۔بہرحال میں نے بڑے ذوق وشوق سے اپنے سسر صاحب کی بات سنی۔انہوں نے مجھے عربک ویب سائٹ کے بارہ میں بتایا۔ان کے جانے کے بعد میں اس ویب سائٹ کو کھول کر بیٹھ گیا اور مختلف موضوعات اور مفاہیم کا مطالعہ کرنے لگا۔میں نے دیکھا کہ مجھے میرے سوالوں کے جواب ملنے لگے ہیں۔مجھے ذہنی وقلبی اطمینان حاصل ہوگیا۔

چند ایام کے بعد میرے سسر صاحب مجھے بعض احمدی احباب کے پاس لے گئے۔مَیں نے تین گھنٹے تک ان سے سوال وجواب کئے، مجھے ان کی باتیں اور جوابات بہت پسند آئے اور میرا دل مطمئن ہوگیا تو میں نے ان کے ساتھ نماز ادا کی۔یہ الحاد سے واپسی کے بعد میری پہلی نماز تھی۔

استخارہ اور رؤیا اور وجہ منور کی زیارت

مَیں گھر لوٹا تو باقاعدہ نماز ادا کرنی شروع کردی اور ایک بار پھر استخارہ کرنا شروع کردیا۔

دو روز کے بعد میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔آپ نے وہی لباس پہنا ہوا تھا جو پہلے رؤیا میں مجھے دکھایا گیا تھا۔اس بار آپ کے وجہ مبارک سے نور کی اس قدر شعاعیں نکل رہی تھیں کہ شدت انوار کے باعث آپ کے چہرہ مبارک کے خدوخال کا اندازہ لگانا مشکل تھا۔

آپ نے خواب میں دو جملے بولے جو مجھے بھول گئے۔ان میں سے ایک جملہ میں صحیح بخاری کے جبکہ دوسرے میں احمدیت کے الفاظ تھے۔خواب میں ان دونوں جملوں کو سننے کے بعد میں نہایت خوش تھا۔

جب جاگا تو میری خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔مجھے یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے استخارہ کے جواب میں یہ لطف وکرم فرمایا ہے۔چنانچہ میں نے اپنے سسر صاحب کو فون کرکے بتایا کہ میں بیعت کے لئے تیار ہوں۔اور یوں بفضلہ تعالیٰ میں نے بیعت کرلی۔

اہلیہ کی بیعت

خاکسار (طاہر ندیم) عرض کرتا ہے کہ مکرم عصام صاحب کی بیوی گو کہ ایک مخلص احمدی کی بیٹی ہیں لیکن انہوں نے بیعت نہیں کی تھی۔عصام صاحب نے انہیں تبلیغ کی لیکن وہ متردد ہی رہی۔اسی عرصہ میں عصام صاحب کی تبلیغ سے ان کے ایک دوست نے بیعت کرلی اور وہ بھی اپنی اہلیہ کو تبلیغ کرنے لگ گیا۔یہ دونوں دوست اپنی بیویوں کے ساتھ جلسہ سالانہ پر حاضر تھے۔جلسہ کے دوران انہوں نے خاکسار سے کہا کہ ہم دونوں کی بیویوں کے پاس کچھ سوال ہیں۔چنانچہ دوران جلسہ ہم دو دفعہ اکٹھے بیٹھے جہاں ان کے سوالوں کے جواب دیئے گئے اور امام الزمان علیہ السلام کی صداقت کے دلائل بیان کئے گئے۔

جلسہ کے اگلے روز مکرم عصام صاحب نے پیغام بھیج کر کے اپنے گھر آنے کی دعوت دی۔ہم ان کے گھر گئے تو ایک دو معمولی سوالوں کے بعد ان کی بیوی نے بیعت کرلی۔الحمدللہ۔ان کی ایک بچی بھی ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کو ثبات قدم عطا فرمائے۔آمین۔

بچوں کی تربیت کا ایک نمونہ

استنبول کے ایک نواحی علاقے میں بعض عرب احمدی قریب قریب رہتے ہیں۔ان سے ملاقات کے لئے گئے تو ان میں سے ایک دوست کا تین چار سالہ بچہ بھاگ کر اندر سے ایک چھوٹا سا کاغذ اٹھا لایا اور خاکسار کو دیتے ہوئے کہنے لگا کہ کیا آپ میرا یہ خط حضورانور کو دے دیں گے؟

اس کاغذ کی پہلی دو سطور پر اس نے کچھ لکھنے کی کوشش کی تھی اور خاکسار کے لئے اس کا پڑھنا ممکن نہ تھا۔خاکسار نے پوچھا کہ یہ کیا لکھا ہے؟ وہ بولا کہ میں نے لکھا کہ حضور! مجھے آپ سے بہت محبت ہے۔

پھر اس نے اپنے خالو کے کان میں کچھ کہا۔خاکسار کے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ یہ اب مجھے کہہ رہا ہے کہ مجھے آپ کوئی پرفیوم دے دیں کیونکہ میں نے حضور انور کو کوئی تحفہ بھجوانا ہے۔

ایسی محبت بھری اداؤں کو دیکھ کر کس کا دل نہ بھر آئے۔یقیناً یہ والدین کی تربیت کا اثر ہے اور گھر میں ایم ٹی اے دیکھنے کا نتیجہ ہے کہ بچوں کے دلوں میں شروع سے ہی خلافت کی محبت راسخ ہوتی جاتی ہے۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں بھی اور ہماری اولادوں کو بھی اس نعمت کی کماحقہ قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اور ہماری نسلوں کو خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے فیضیاب ہوتے رہنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔آمین۔

..................(باقی آئندہ)

تحریک جدید کا مالی سال 2017ء

31 اکتوبر کو تحریک جدید کا مالی سال اختتام پذیر ہورہا ہے۔

تمام امرا، مبلغین انچارج اور صدران جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ 31 اکتوبر سے پہلے پہلے وعدہ جات کے مطابق سوفیصد وصولی اور اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مخلصین کو شامل کرنے کے لئے جو ٹارگٹ دیا گیا ہے اس کو پورا کرنے کی بھرپور کوشش فرمائیں۔جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ایڈیشنل وکیل المال لندن)

آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کی روشنی میں غلط نظریات کی تردید

سیّد میر محمود احمد ناصر

(قسط چہارم)

❁ اِنَّ الَّذِیۡنَ تَوَلَّوۡا مِنۡکُمۡ یَوۡمَ الۡتَقَی الۡجَمۡعٰنِ ۙ اِنَّمَا اسۡتَزَلَّہُمُ الشَّیۡطٰنُ بِبَعۡضِ مَا کَسَبُوۡا ۚ وَ لَقَدۡ عَفَا اللّٰہُ عَنۡہُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ حَلِیۡمٌ ۔ (آل عمران:156)

یہ لوگ نہ صرف غیر مسلموں پر تلوار چلانے کی تلقین کرتے ہیں بلکہ کمزور مسلمانوں کو اور اپنے مسلک سے اختلاف رکھنے والے مسلمانوں کو کسی قربانی کے موقعہ پر اپنے قربانی کے معیار کو پورا نہ کرنے پر بھی ان کو مستوجب سزا لکھتے ہیں حالانکہ قرآن شریف کی اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ احد کے دن دو لشکروں کی مڈبھیڑ کے وقت واپس مڑ گئے تھے ان کو شیطان نے ان کے بعض اعمال کی وجہ سے پھسلایا تھا مگر وَ لَقَدۡ عَفَا اللّٰہُ عَنۡہُمۡ اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف فرما دیا ہے۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا اور بردبار ہے۔

اور یہی ارشاد اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کو فرمایا کہ آپ کمزور مسلمانوں سے نرمی کا سلوک فرمائیں۔

❁ فَبِمَا رَحۡمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ لِنۡتَ لَہُمۡ ۚ وَ لَوۡ کُنۡتَ فَظًّا غَلِیۡظَ الۡقَلۡبِ لَانۡفَضُّوۡا مِنۡ حَوۡلِکَ ۪ فَاعۡفُ عَنۡہُمۡ وَ اسۡتَغۡفِرۡ لَہُمۡ وَ شَاوِرۡہُمۡ فِی الۡاَمۡرِ ۚ فَاِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُتَوَکِّلِیۡنَ ۔ (آل عمران:160)

فرمایا آپ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وجہ سے ان لوگوں کے لئے نرم دل ہیں۔ اگر آپ تُند خُو اور سخت دل ہوتے تو یہ لوگ آپ کے گرد سے بھاگ جاتے۔ پس ان کو معاف کردیں اور ان کے لئے استغفار کریں اور انتظامی امور میں ان سے مشورہ بھی لیں۔ ہاں جب آپ پختہ فیصلہ فرمائیں تو اللہ پر توکّل کریں۔ اللہ توکّل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ یہ تو کمزور مسلمانوں کا ذکر تھا۔

مگر وہ مخالفین جو ازراہ شرارت مسلمانوں کے جان و مال کے دشمن ہیں ان کے بارہ میں فرمایا۔

❁ لَتُبۡلَوُنَّ فِیۡۤ اَمۡوَالِکُمۡ وَ اَنۡفُسِکُمۡ ۟ وَ لَتَسۡمَعُنَّ مِنَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ وَ مِنَ الَّذِیۡنَ اَشۡرَکُوۡۤا اَذًی کَثِیۡرًا ؕ وَ اِنۡ تَصۡبِرُوۡا وَ تَتَّقُوۡا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنۡ عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ ۔ (آل عمران:187)

❁ لَیۡسُوۡا سَوَآءً ؕ مِنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ اُمَّۃٌ قَآئِمَۃٌ یَّتۡلُوۡنَ اٰیٰتِ اللّٰہِ اٰنَآءَ الَّیۡلِ وَ ہُمۡ یَسۡجُدُوۡنَ ۔ (آل عمران:114)

یقیناً تم اپنے مالوں اور جانوں میں آزمائے جاؤ گے اور ان لوگوں طرف جن کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی اور مشرکوں سے سخت دکھ دینے والی باتیں سنو گے۔ لیکن اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو یہ بہت عظیم بات ہے۔ فرمائیے کیا بے گناہ لوگوں پر حملہ کرکے ان کا خون بہانے والے صبر اور تقویٰ سے کام لیتے ہیں؟

نام نہاد علماء کے یہ بہکائے لوگ جن کو جنت میں 70-70 حوروں کے ملنے کی امید دلا کر اہل کتاب کو ہلاک کرنے پر ابھارا جاتا ہے یہ نہیں دیکھتے کہ قرآن کہتا ہے کہ تمام اہل کتاب (لَیۡسُوۡا سَوَآءً)۔ برابر نہیں۔ اہل کتاب میں بھی ایک امّت ہے جو عبادت کے لئے کھڑی ہوتی ہے۔ وہ رات کے اوقات اللہ کی آیات پڑھتے ہیں اور سجدے کرتے ہیں۔

❁ عَنۡ جَابِرٍ: أَنَّ رَجُلًا مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ بِأَسْهُمٍ قَدْ أَبْدَى نُصُولَهَا، فَأُمِرَ أَنْ يَأْخُذَ بِنُصُولِهَا، لَا يَخْدِشُ مُسْلِمًا۔

(صحیح البخاری کتاب الفتن باب قول النبی رضی اللہ عنہا من حمل علینا السلاح فلیس منا حدیث 7074)

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو لوگوں کو نادانستہ چھوٹی سی تکلیف پہنچانے سے بھی تاکیداً منع فرماتے تھے۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں سے گزرا اس کے پاس تیر تھے جس کے پھل سامنے نظر آرہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو پھلوں کی طرف سے پکڑو مبادا کسی مسلمان کو زخمی کرلو۔

جو لوگ مذہب کو اذیّت کا ذریعہ بنانا چاہتے ہیں ان کو قرآنی ارشاد یَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰنَ لِلذِّکۡرِ اور حدیث اَلدِّیۡنُ یُسۡرٌ کے علاوہ درج ذیل روایت پر بھی توجہ کرنی چاہئے۔

❁ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: كُنَّا عَلَى شَاطِئِ نَهَرٍ بِالأَهْوَازِ، قَدْ نَضَبَ عَنْهُ المَاءُ، فَجَاءَ أَبُو بَرْزَةَ الأَسْلَمِيُّ عَلَى فَرَسٍ، فَصَلَّى وَخَلَّى فَرَسَهُ، فَانْطَلَقَتِ الفَرَسُ، فَتَرَكَ صَلاَتَهُ وَتَبِعَهَا حَتَّى أَدْرَكَهَا، فَأَخَذَهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَضَى صَلاَتَهُ، وَفِينَا رَجُلٌ لَهُ رَأْيٌ، فَأَقْبَلَ يَقُولُ: انْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ، تَرَكَ صَلاَتَهُ مِنْ أَجْلِ فَرَسٍ، فَأَقْبَلَ فَقَالَ: مَا عَنَّفَنِي أَحَدٌ مُنْذُ فَارَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: إِنَّ مَنْزِلِي مُتَرَاخٍ، فَلَوْ صَلَّيْتُ وَتَرَكْتُهُ، لَمْ آتِ أَهْلِي إِلَى اللَّيْلِ، وَذَكَرَ أَنَّهُ قَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى مِنْ تَيْسِيرِهِ۔ (صحیح البخاری کتاب الادب باب قول النبی ﷺ: یسروا و لا تعسروا حدیث 6127)

اَزۡرَق بن قیس کہتے ہیں کہ ہم اھواز میں ایک نہر کے کنارہ پر تھے جس کا پانی خشک ہو چکا تھا تو حضرت ابو بُرزہ اَسلمی ایک گھوڑے پر سوار ہو کر تشریف لائے۔ انہوں نے نماز پڑھی اور گھوڑے کو کھلا چھوڑ دیا۔ گھوڑا چلا گیا۔ حضرت ابو برزہؓ نے اپنی نماز چھوڑ دی اور گھوڑے کے پیچھے گئے اور اس کو پالیا۔ انہوں نے گھوڑے کو لیا اور آئے اور اپنی نماز پوری کی۔ اور ہم میں ایک شخص تھا جو اپنی رائے رکھتا تھا۔ وہ کہنے لگا اس بزرگ کو دیکھو انہوں نے گھوڑے کی خاطر اپنی نماز چھوڑ دی۔ تو حضرت ابو بَرزہؓ نے کہا جب سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا ہوں مجھے کسی شخص نے ڈانٹ ڈپٹ نہیں کی۔ اور انہوں نے کہا میرا گھر دُور ہے۔ اگر میں نماز پڑھتا رہتا اور گھوڑے کو چھوڑ دیتا تو مَیں رات سے پہلے اپنے گھر والوں کے پاس نہ پہنچ سکتا۔ اس کے بعد انہوں نے ذکر کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں اور انہوں نے (دین کے معاملہ میں) آپؐ کی نرمی دیکھی ہے۔

❁ دنیا میں باہمی کشمکش اور اختلافات کی ایک بڑی وجہ بعض ممالک اور اقوام کے باشندوں کا یہ تصوّر بھی ہے کہ وہ دوسرے ممالک اور باشندوں سے اپنے تمدّن، اپنے رنگ، اپنی زبان اپنی ذہنی اور علمی استعدادوں اور صلاحیتوں کی بناء پر اعلیٰ درجہ رکھتے ہیں۔ یہ تصوّر رکھنے والے ازراہ احتیاط کھلم کھلا ایسا کہنے کی جرأت تو نہیں رکھتے مگر یہ تصور پایا بھی جاتا ہے اور عملی طور پر اس کا اظہار بھی ہوتا رہتا ہے۔

قرآن شریف نے سورۃ النساء میں اس تصوّر کو سراسر غلط قرار دیا ہے اور اس بارہ میں انسانیت کو خوف بھی دلایا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّکُمُ (النساء:2) اے سب لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے تم سب کو "خَلَقَکُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَۃٍ"۔ ایک نفس واحدہ سے پیدا کیا ہے۔ یعنی تمہاری تخلیق میں بھی وحدت ہے اور اپنے نفس یعنی اپنی nature میں بھی تم سب ایک ہو۔

ہمارے نبی ﷺ نے اپنی وفات سے قریباً 80 دن پہلے ہزار ہا آدمیوں کی موجودگی میں جو معرکۃ الآراء خطبہ ارشاد فرمایا اس میں فرمایا کہ کسی عربی کو کسی غیر عربی پر اور کسی غیر عربی کو کسی عربی پر فضیلت نہیں۔ نہ کسی سفید کو سیاہ پر اور سیاہ کو سفید پر کوئی فضیلت ہے۔

❁ بعض دفعہ ایک قوم اور ملک کے اندر بھی بعض طبقات برادری، ذات پات اور قومیت کی بناء پر، مال و دولت کی بناء پر اپنے آپ کو Superior سمجھنے لگتے ہیں اور اس کا ایک نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حکومت و اختیار پر ان کا قبضہ ہو جاتا ہے۔

قرآن مجید فرماتا ہے کہ حکومت و اختیار کا تعلق ذات پات، برادری اور مال و دولت سے نہیں۔ اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُکُمۡ اَنۡ تُؤَدُّوا الۡاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَہۡلِہَا (النساء:59) یہ ذمہ داریاں امانتیں ہیں جو اہل لوگوں کے سپرد کرو اور پھر فیصلہ عدل و انصاف پر مبنی ہونا چاہئے۔ (النساء:59)۔ فَاِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِیۡ شَیۡءٍ ۔ (النساء:60) اگر باہمی اختلاف ہو (تو ایک طبقہ کی مرضی پر نہیں) بلکہ خدا اور رسول کے مقرر کردہ اصولوں پر فیصلہ ہونا چاہئے۔

❁ باہمی کشمکش اور اختلافات بالعموم باہمی جنگ و جدل پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اور دنیا کا امن برباد ہو جاتا ہے۔ قرآن شریف نے اس بارہ میں بڑی سختی سے یہ حکم دیا ہے کہ قَاتِلُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ الَّذِیۡنَ یُقَاتِلُوۡنَکُمۡ وَ لَا تَعۡتَدُوۡا ۔ (البقرۃ:191) کہ صرف ان سے لڑو جو (پہلے) تم سے لڑتے ہوں اور کبھی جارحیت کا ارتکاب نہ کرو۔

اور یہ دیکھ کر کہ مسلمان دفاعی جنگ سے بچتے ہیں فرمایا:

وَ مَا لَکُمۡ لَا تُقَاتِلُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ الۡمُسۡتَضۡعَفِیۡنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الۡوِلۡدَانِ الَّذِیۡنَ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَاۤ اَخۡرِجۡنَا مِنۡ ہٰذِہِ الۡقَرۡیَۃِ الظَّالِمِ اَہۡلُہَا ۚ وَ اجۡعَلۡ لَّنَا مِنۡ لَّدُنۡکَ وَلِیًّا ۚۙ وَّ اجۡعَلۡ لَّنَا مِنۡ لَّدُنۡکَ نَصِیۡرًا ۔ (النساء:71)

کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں لڑتے نہیں جبکہ (اللہ کی راہ میں) مرد اور عورتیں اور بچے ابھی یہ دعا کر رہے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اس بستی سے نکال جس کے باشندے ظلم کر رہے ہیں اور مظلوم یہ دعا کر رہے ہیں کہ اے ہمارے رب اپنی جناب سے ہمارے لئے کوئی دوست بنا اور ہمارے لئے کوئی مددگار کھڑا کر۔

❁ باہمی کشمکش اور اختلافات کی ایک بنیادی وجہ بعض لوگوں کا یہ طریق ہے کہ وہ کسی تنظیم، کسی جماعت، کسی مذہب میں شامل ہونے اور اس کے قواعد اور ضوابط کی پابندی کرنے اور اس کے نظام کی اطاعت کرنے کا زبانی دعویٰ کرتے ہیں مگر جب اس کے ماحول سے الگ ہوتے ہیں اور اپنے ماحول میں جاتے ہیں تو اس کے خلاف زبان درازی شروع کر دیتے ہیں۔ فرماتا ہے یَقُوۡلُوۡنَ طَاعَۃٌ (النساء:81)۔ ایسے لوگ فرمانبرداری کا دعویٰ کرتے ہیں مگر جب آپ کے پاس سے چلے جاتے ہیں تو ان میں سے ایک گروہ رات کو چھپ کر وہ باتیں کہتا ہے جو آپ نے نہیں کہیں۔ (یا وہ باتیں کہتا ہے جو دن کو اطاعت کا دعویٰ کرتے ہوئے کہیں تھیں اس کے خلاف ہیں) اللہ ان کی رات کی کارروائیوں کو محفوظ کرتا جاتا ہے۔ لیکن آپ کو ارشاد ہے کہ آپ ان سے اعراض کریں اور اللہ پر بھروسہ کریں۔ اللہ کے بعد کسی اور کارساز کی ضرورت نہیں۔ (النساء:82) یہاں کیسے لطیف رنگ میں شرارت کرنے والوں کی شرارت کو جنگ و جدل کی صورت اختیار کرنے کی روک تھام کی گئی ہے۔

❁ قوموں اور گروہوں کی باہمی کشمکش اور اختلافات بڑھانے کی ایک بہت بڑی وجہ افواہ سازی ہے جس میں کوّے کے ایک پر کو کوّوں کی قطار بنا دیا جاتا ہے۔ اور ایک پر امن معاشرہ خون ریزی کا شکار ہو جاتا ہے۔ افواہوں کو پھیلانے سے روکنے کے لئے ارشاد فرماتا ہے وَ اِذَا جَآءَہُمۡ اَمۡرٌ مِّنَ الۡاَمۡنِ اَوِ الۡخَوۡفِ اَذَاعُوۡا بِہٖ ؕ وَ لَوۡ رَدُّوۡہُ اِلَی الرَّسُوۡلِ وَ اِلٰۤی اُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡہُمۡ لَعَلِمَہُ الَّذِیۡنَ یَسۡتَنۡۢبِطُوۡنَہٗ مِنۡہُمۡ (النساء:84)۔ کہ جب بھی لوگوں کے پاس کوئی امن کی یا ڈر کی بات پہنچتی ہے تو وہ اس کو خوب پھیلا دیتے اور مشہور کر دیتے ہیں۔ اور اگر وہ رسولؐ کی طرف اور اپنے ذمہ وار آدمیوں کی طرف لے جاتے تو اس کا علم ان کو ہو جاتا جو ان میں سے استنباط کرنے والے ہیں۔

❁ جارحانہ حملہ کی ممانعت کا ذکر کرنے کے بعد آیت 85 میں یہ وضاحت ہے کہ تمہاری جنگ نہ کسی جبر کے لئے ہے کہ لوگوں کو مسلمان بنایا جائے، نہ کسی لوٹ مار کے لئے ہے، نہ کسی علاقہ کی فتح کے لئے ہے۔ وہ تو خدا کے رستہ میں ہے (اور خدا نے صرف دفاعی جنگ کی اجازت دی ہے) اس لئے کسی کو مجبور کر کے جنگ میں لے جایا نہیں جاسکتا۔ (جیسا کہ آج کل بھی مہذّب کہلانے والی قوموں میں جبری بھرتی کا رواج ہے) لَا تُکَلَّفُ اِلَّا نَفۡسَکَ یہ ذمہ واری صرف آپ کی ہے۔ وَ حَرِّضِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اور آپ دوسرے مومنوں کو ترغیب دے سکتے ہیں۔ بالکل ممکن ہے عَسَی اللّٰہُ اَنۡ یَّکُفَّ بَاۡسَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا کہ اللہ تعالیٰ کافروں کے حملہ کی روک تھام کر دے (یہاں وضاحت کر دی گئی ہے کہ جنگ کی ابتدا مخالفین کی طرف سے ہے)

❁ باہمی اختلاف اور کشمکش کو دُور کرنے کے لئے ایک ذریعہ قرآن شریف یہ بیان فرماتا ہے کہ اِذَا حُیِّیۡتُمۡ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوۡا بِاَحۡسَنَ مِنۡہَاۤ اَوۡ رُدُّوۡہَا (النساء:86) کہ تمہیں کسی فریق کی طرف سے کچھ بھی دیا جائے خواہ وہ مادی تحفہ ہو یا دعا اور خیر سگالی کا پیغام ہو اس کا جواب بہتر رنگ میں دو یا کم از کم اتنا ہی لوٹا دو۔ مگر افسوس ہے کہ اس شفقت بھری تعلیم کو چھوڑ کر معصوم اور بے گناہ عورتوں اور بچوں کے قتل عام کا فتویٰ دیا جاتا ہے۔

... ...(باقی آئندہ)

اعتذار و تصحیح

خطبہ جمعہ مورخہ یکم ستمبر 2017ء جو الفضل انٹرنیشنل شمارہ 22 ستمبر 2017ء میں شائع ہوا ہے اس کے صفحہ 7 کالم 2 پیرا 3 سطر 3 میں جلسہ سالانہ کے حوالہ سے ایک مہمان کے تأثرات میں غلطی سے "چالیس لاکھ کے مجمع" لکھا گیا ہے۔ براہ مہربانی اسے "چالیس ہزار" کرلیں۔ ادارہ الفضل انٹرنیشنل اس غلطی پر معذرت خواہ ہے۔ انٹرنیٹ ایڈیشن میں یہ غلطی درست کردی گئی ہے۔

....

خطبہ جمعہ

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ یو کے کا سالانہ اجتماع شروع ہو رہا ہے۔

اس حوالے سے میں انصار کو ایک انتہائی اہم اور بنیادی چیز کی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں اور وہ ہے نماز۔

نماز ہر مومن پر فرض ہے لیکن چالیس سال کی عمر کے بعد اللہ تعالیٰ کی عبادات اور نماز کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہونی چاہئے کہ وقت تیزی سے آ رہا ہے جب میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے اور وہاں ہمارے ہر عمل کا حساب کتاب ہونا ہے۔

نماز کے پڑھنے کی طرف جب بھی اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے تو اس طرف توجہ دلائی کہ نماز میں باقاعدگی بھی ہو، تمام نمازیں وقت پر ادا ہوں اور باجماعت ادا ہوں۔ نماز کے قائم کرنے کا حکم ہے اور نماز کے قائم کرنے کا مطلب ہی نماز کو وقت پر اور باجماعت ادا کرنا ہے۔

انصار اللہ کو خاص طور پر سب سے زیادہ اس بات کی طرف توجہ دینی چاہئے کہ ان کا ہر ممبر نماز باجماعت کا عادی ہو بلکہ ہر ناصر کو خود اپنا جائزہ لینا چاہئے اور کوشش کرنی چاہئے کہ وہ نماز باجماعت کے عادی ہوں۔ سوائے بیماری اور معذوری کی صورت کے نماز باجماعت ادا کرنے کی انتہائی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر قریب کوئی مسجد اور نماز سینٹر نہیں ہے تو علاقے کے کچھ لوگ کسی گھر میں جمع ہو کر نماز باجماعت پڑھ سکتے ہیں۔ اگر یہ سہولت بھی نہیں تو گھر کے افراد مل کر نماز باجماعت پڑھیں۔ اس سے بچوں کو بھی، نوجوانوں کو بھی نماز اور باجماعت نماز کی اہمیت کا احساس ہو گا۔

انصار اللہ حقیقی رنگ میں انصار اللہ تبھی بن سکتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کے دین کو قائم کرنے اور اس پر عمل کرنے اور کروانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی عبادت جو انسان کی پیدائش کا مقصد ہے اس پر عمل نہیں کر رہے اور جن کے نگران بنائے گئے ہیں ان سے عمل نہیں کروا رہے یا عمل کروانے کی کوشش نہیں کر رہے، اپنے نمونے پیش نہیں کر رہے تو صرف نام کے انصار اللہ ہیں۔

ہر ناصر کو خاص طور پر اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ کس حد تک وہ نماز کے پابند ہیں۔ کس حد تک وہ اپنا نمونہ اپنے بچوں کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ ان کی نمازوں کی حالت اور کیفیت کیا ہے۔ کیا صرف ایک فرض اور بوجھ سمجھ کر نمازیں ادا ہو رہی ہیں یا حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے ہم یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز کی اہمیت، اس کی فرضیت، اس کی حکمت، اس کو پڑھنے کا طریق، اس کا مقصد، اس کا فلسفہ اور اوقات کا فلسفہ، غرض اس موضوع پر مختلف پیرائے میں بار بار مختلف موقعوں پر اور جگہوں پر توجہ دلائی ہے۔ آپ کے بعض ارشادات اس وقت میں پیش کروں گا جو اس کی اہمیت اور حکمت پر روشنی ڈالتے ہیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 29 ستمبر 2017ء بمطابق 29 تبوک 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یو کے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ یو کے کا سالانہ اجتماع شروع ہو رہا ہے۔ اس حوالے سے میں انصار کو ایک انتہائی اہم اور بنیادی چیز کی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں اور وہ ہے نماز۔ نماز ہر مومن پر فرض ہے لیکن چالیس سال کی عمر کے بعد جبکہ یہ احساس پہلے سے بڑھ کر پیدا ہونا چاہئے کہ میری عمر کے ہر دن کے بڑھنے سے میری زندگی کے دن کم ہو رہے ہیں ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور نماز کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہونی چاہئے کہ وقت تیزی سے آ رہا ہے جب میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے اور وہاں ہمارے ہر عمل کا حساب کتاب ہونا ہے۔ پس ایسی حالت میں ایک مومن کی، ہر اس شخص کی جس کو مرنے کے بعد کی زندگی اور یوم آخرت پر ایمان ہے، فکر ہونی چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بھی حق ادا کرنے والے ہوں اور اس کے بندوں کے بھی حقوق ادا کرنے والے ہوں اور ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں جب اپنی کوشش کے مطابق یہ حقوق ادا کر رہے ہوں۔

نماز کے پڑھنے کی طرف جب بھی اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے تو اس طرف توجہ دلائی کہ نماز میں باقاعدگی بھی ہو، تمام نمازیں وقت پر ادا ہوں اور باجماعت ادا ہوں۔ نماز کے قائم کرنے کا حکم ہے اور نماز کے قائم کرنے کا مطلب ہی نماز کو وقت پر اور باجماعت ادا کرنا ہے۔ لیکن دیکھنے میں آیا ہے، انصار اللہ والے بھی اپنی رپورٹوں سے جائزہ لیتے ہوں گے اور جائزہ لینا چاہئے کہ باوجود اس کے کہ انصار کی عمر ایک پختہ اور سنجیدگی کی عمر ہے نماز باجماعت کی طرف اس طرح توجہ نہیں ہے جو ہونی چاہئے۔ پس انصار اللہ کو خاص طور پر سب سے زیادہ اس بات کی طرف توجہ دینی چاہئے کہ ان کا ہر ممبر نماز باجماعت کا عادی ہو بلکہ ہر ناصر کو خود اپنا جائزہ لینا چاہئے اور کوشش کرنی چاہئے کہ وہ نماز باجماعت کے عادی ہوں۔ سوائے بیماری اور معذوری کی صورت کے نماز باجماعت ادا کرنے کی انتہائی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر قریب کوئی مسجد اور نماز سینٹر نہیں ہے تو علاقے کے کچھ لوگ کسی گھر میں جمع ہو کر نماز باجماعت پڑھ سکتے ہیں۔ اگر یہ سہولت بھی نہیں تو گھر کے افراد مل کر نماز باجماعت پڑھیں۔ اس سے بچوں کو بھی، نوجوانوں کو بھی نماز اور باجماعت نماز کی اہمیت کا احساس ہو گا۔

پس انصار اللہ حقیقی رنگ میں انصار اللہ تبھی بن سکتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کے دین کو قائم کرنے اور اس پر عمل کرنے اور کروانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی عبادت جو انسان کی پیدائش کا مقصد ہے اس پر عمل نہیں کر رہے اور جن کے نگران بنائے گئے ہیں ان سے عمل نہیں کروا رہے یا عمل کروانے کی کوشش نہیں کر رہے، اپنے نمونے پیش نہیں کر رہے تو صرف نام کے انصار اللہ ہیں۔ آج تلواروں اور تیروں کی جنگ نہیں ہو رہی جہاں مددگاروں کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو فرمایا ہے کہ ہمارا غالب آنے کا ہتھیار دعا ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 9 صفحہ 28۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ

انگلستان) پس انصار اللہ بننے کے لئے اس دعا کے ہتھیار کو استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اس ہتھیار کو استعمال کیا جائے اور جب یہ ہوگا تبھی ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا بھی صحیح حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ ورنہ آپ نے بار بار یہی فرمایا ہے کہ اگر میری باتوں کو نہیں ماننا اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا نہیں کرنی، اپنی عبادتوں کے حق ادا نہیں کرنے تو پھر میری بیعت میں آنے کا کوئی فائدہ نہیں۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد10 صفحہ140۔ ایڈیشن1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ہر ناصر کو خاص طور پر اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ کس حد تک وہ نماز کے پابند ہیں۔ کس حد تک وہ اپنا نمونہ اپنے بچوں کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ ان کی نمازوں کی حالت اور کیفیت کیا ہے۔ کیا صرف ایک فرض اور بوجھ سمجھ کر نمازیں ادا ہو رہی ہیں یا حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے ہم یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز کی اہمیت، اس کی فرضیت، اس کی حکمت، اس کو پڑھنے کا طریق، اس کا مقصد، اس کا فلسفہ اور اوقات کا فلسفہ، غرض اس موضوع پر مختلف پیرائے میں بار بار مختلف موقعوں پر اور جگہوں پر توجہ دلائی ہے۔ آپ کے بعض ارشادات اس وقت مَیں پیش کروں گا جو اس کی اہمیت اور حکمت پر روشنی ڈالتے ہیں۔

نمازوں کو باقاعدگی سے اور بالالتزام پڑھنے کے بارے میں نصیحت فرماتے ہوئے ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجلس میں فرمایا کہ:

’’نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو‘‘۔ فرمایا کہ ’’بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نئی جماعت آئی۔ انہوں نے نماز کی معافی چاہی۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں۔ اس لئے اس بات کو خوب یاد رکھو اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اپنے عمل کرلو‘‘۔ فرمایا کہ ’’اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک یہ بھی نشان ہے کہ آسمان اور زمین اس کے امر سے قائم رہ سکتے ہیں۔‘‘ اگر اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو تو تبھی زمین و آسمان قائم ہیں ورنہ نہیں۔ فرمایا کہ ’’بعض دفعہ وہ لوگ جن کی طبائع طبعیات کی طرف مائل ہیں کہا کرتے ہیں کہ نیچری مذہب قابلِ اتّباع ہے کیونکہ اگر حفظ صحت کے اصولوں پر عمل نہ کیا جائے تو تقویٰ اور طہارت سے کیا فائدہ ہوگا‘‘؟ (اپنے اپنے فلسفے لوگوں نے گھڑے ہوئے ہیں۔) آپ فرماتے ہیں کہ ’’سو واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے یہ بھی ایک نشان ہے کہ بعض وقت ادویات بیکار رہ جاتی ہیں اور حفظ صحت کے اسباب بھی کسی کام نہیں آسکتے۔ نہ دوا کام آسکتی ہے، نہ طبیبِ حاذق۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ کا امر ہو تو الٹا سیدھا ہو جایا کرتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد1 صفحہ263۔ ایڈیشن1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اس کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کیا جائے اور اس کے لئے بہترین ذریعہ اس کی عبادت اور عبادتوں میں نماز کی ادائیگی ہے۔

پھر نماز کی حقیقت اور اہمیت اور انسان کو اس کی ضرورت اور نماز کی کیا کیفیت ہونی چاہئے؟ ان باتوں کی وضاحت فرماتے ہوئے ایک موقع پر آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ

’’نماز کیا ہے؟‘‘ فرمایا کہ ’’یہ ایک خاص دعا ہے۔ مگر لوگ اس کو بادشاہوں کا ٹیکس سمجھتے ہیں۔ نادان اتنا نہیں جانتے کہ بھلا خدا تعالیٰ کو ان باتوں کی کیا حاجت ہے۔ اس کے غناءِ ذاتی کو اس بات کی کیا حاجت ہے کہ انسان دعا، تسبیح اور تہلیل میں مصروف ہے۔ بلکہ اس میں انسان کا اپنا ہی فائدہ ہے کہ وہ اس طریق پر اپنے مطلب کو پہنچ جاتا ہے‘‘۔ (نمازوں کے ذریعہ سے جو اس کی حاجات ہیں پوری ہوتی ہیں۔ جو اس کا مقصدِ زندگی ہے وہ پورا ہوتا ہے، وہ اپنے مطلب کو پہنچتا ہے۔) فرمایا کہ ’’مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ آجکل عبادات اور تقویٰ اور دینداری سے محبت نہیں ہے۔ اس کی وجہ ایک عام زہریلا اثر رسم کا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت سرد ہو رہی ہے اور عبادت میں جس قسم کا مزا آنا چاہئے وہ مزا نہیں آتا‘‘۔ فرمایا کہ ’’دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں لذّت اور ایک خاص حظ اللہ تعالیٰ نے نہ رکھا ہو‘‘ (ہر چیز میں لذت رکھی ہے اور انسان اس میں ایک خاص قسم کا حظ محسوس کرتا ہے)۔ فرمایا کہ ’’جس طرح پر ایک مریض ایک عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ چیز کا مزا نہیں اٹھا سکتا اور وہ اسے تلخ یا بالکل پھیکا سمجھتا ہے‘‘۔ (مریض ہیں۔ ان کے منہ بدمزہ ہو جاتے ہیں۔ زبان بک بکی ہو جاتی ہے تو ان کو کسی چیز کا مزا نہیں آتا۔ اکثر مریضوں سے ہم یہی دیکھتے ہیں۔) فرمایا کہ ’’اسی طرح وہ لوگ جو عبادت الٰہی میں حظ اور لذت نہیں پاتے ان کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہئے‘‘۔ (جن کو نمازیں حظ نہیں آتا تو اس کا مطلب ہے وہ بھی بیمار ہیں۔) فرمایا ’’کیونکہ جیسا مَیں نے ابھی کہا ہے دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس میں خدا تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی لذّت نہ رکھی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس عبادت میں اس کے لئے لذّت اور سرور نہ ہو۔ لذّت اور سرور تو ہے مگر اس سے حظ اٹھانے والا بھی تو ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذّٰاریات:57)۔ اب انسان جبکہ عبادت ہی کے لئے پیدا ہوا ہے (تو پھر) ضروری ہے کہ عبادت میں لذت اور سرور بھی درجہ غایت کا رکھا ہو۔‘‘ (عبادت میں اعلیٰ درجے کی لذت اور سرور بھی ہونا چاہئے۔ نہیں تو اللہ تعالیٰ نے صرف پیدا کیا اور اس کا کوئی مقصد نہیں یا اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے یا اس میں سرور نہیں حاصل ہو رہا تو کس طرح انسان وہ کام کر سکتا ہے۔) فرمایا ’’اس بات کو ہم اپنے روزمرّہ کے مشاہدے اور تجربے سے خوب سمجھ سکتے ہیں۔ مثلاً دیکھو اناج اور تمام خوردنی اور نوشیدنی اشیاء انسان کے لئے پیدا ہوئی ہیں‘‘۔ (کھانے پینے کی تمام چیزیں انسان کے لئے پیدا ہوئی ہیں) ’’تو کیا ان سے وہ ایک لذت اور حظ نہیں پاتا؟ کیا اس ذائقہ، مزے اور احساس کے لئے اس کے منہ میں زبان موجود نہیں؟ کیا وہ خوبصورت اشیاء دیکھ کر نباتات ہوں یا جمادات، (پودے ہوں، پھل ہوں، پہاڑ ہوں، خوبصورت چیزیں ہوں) حیوانات ہوں یا انسان حظ نہیں پاتا‘‘؟ (ان کو دیکھ کر یقیناً اس سے وہ لطف اندوز ہوتا ہے)۔ فرمایا کہ ’’کیا دل خوش کُن اور سریلی آوازوں سے اس کے کان محظوظ نہیں ہوتے؟ پھر کیا کوئی دلیل اَور بھی اس امر کے اثبات کے لئے مطلوب ہے کہ عبادت میں لذت نہیں‘‘۔ آگے آپ فرماتے ہیں کہ ’’اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے عورت اور مرد کو جوڑا پیدا کیا اور مرد کو رغبت دی ہے۔ اب اس میں زبردستی نہیں کی بلکہ ایک لذّت بھی دکھلائی ہے۔ اگر محض توالد و تناسل ہی مقصود بالذات ہوتا تو مطلب پورا نہ ہو سکتا۔‘‘ آپ فرماتے ہیں کہ ’’خوب سمجھ لو کہ عبادت بھی کوئی بوجھ اور ٹیکس نہیں۔ اس میں بھی ایک لذت اور سرور ہے اور یہ لذت اور سرور دنیا کی تمام لذتوں اور تمام حظوظِ نفس سے بالاتر اور بلند ہے۔‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’جیسے ایک مریض کسی عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ غذا کی لذت سے محروم ہے اسی طرح، پر ہاں ٹھیک ایسا ہی وہ کمبخت انسان ہے جو عبادت الٰہی سے لذت نہیں پا سکتا‘‘۔

(ملفوظات جلد1 صفحہ160-159۔ ایڈیشن1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ انسان کی کمزوری ہے اور نمازوں کی طرف توجہ نہ دینا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے محروم ہونا ہے کہ نمازیں لذت نہیں آتی۔ پس ہمیں، ہم میں سے جو بھی ایسے ہیں ان کو فکر کرنی چاہئے۔

پھر حقیقی نماز کس قسم کی ہے اور کیسی ہونی چاہئے؟ اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

’’یاد رکھو! یہ نماز ایسی چیز ہے کہ اس سے دنیا بھی سنور جاتی ہے اور دین بھی۔ لیکن اکثر لوگ جو نماز پڑھتے ہیں تو وہ نماز ان پر لعنت بھیجتی ہے۔ جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ (الماعون:5۔6)۔ یعنی لعنت ہے ان نمازیوں پر جو نماز کی حقیقت سے ہی بےخبر ہوتے ہیں‘‘۔ فرمایا کہ ’’نماز تو وہ چیز ہے کہ انسان اس کے پڑھنے سے ہر ایک طرح کی بدعملی اور بےحیائی سے بچایا جاتا ہے۔... اس طرح کی نماز پڑھنی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتی اور یہ طریق خدا کی مدد اور استعانت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور جب تک انسان دعاؤں میں نہ لگا رہے اس طرح کا خشوع اور خضوع پیدا نہیں ہو سکتا‘‘۔ (نماز پڑھنے کے لئے اور یہ مقام حاصل کرنے کے لئے کہ جہاں انسان سب برائیوں سے بچے ایک کوشش کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے اس کے لئے خشوع اور خضوع ضروری ہے۔) آپ فرماتے ہیں ’’اس لئے چاہئے کہ تمہارا دن اور تمہاری رات غرض کوئی گھڑی دعاؤں سے خالی نہ ہو‘‘۔

(ملفوظات جلد10 صفحہ67-66۔ ایڈیشن1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس نماز کا حظ اور سرور حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کا فضل مانگنے کے لئے پھر اسی کے آگے جھکنے کی ضرورت ہے اور چلتے پھرتے بھی اس کا ذکر کرنے کی ضرورت ہے اور خشوع مانگنے کی ضرورت ہے۔ یہ حالت انسان پیدا کرے تو پھر نمازوں کا بھی مزا آتا ہے۔

پھر نماز میں لذّت نہ آنے کی وجہ اور اس کا علاج بتاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

’’مَیں دیکھتا ہوں کہ لوگ نمازوں میں غافل اور سست اس لئے ہوتے ہیں کہ اُن کو اس لذّت اور سرور سے اطلاع نہیں جو اللہ تعالیٰ نے نماز کے اندر رکھا ہے اور بڑی بھاری وجہ اس کی یہی ہے۔ پھر شہروں اور گاؤں میں تو اَور بھی سستی اور غفلت ہوتی ہے۔‘‘ (جو آبادیوں میں رہنے والے لوگ ہیں، زیادہ مصروف ہیں۔ وہ اپنے کاموں کی وجہ سے اَور بھی زیادہ سست ہو جاتے ہیں۔ فرمایا کہ) ’’سو پچاسواں حصہ بھی تو پوری مستعدی اور سچی محبت سے اپنے مولائے حقیقی کے حضور سر نہیں جھکاتا۔ پھر سوال یہی پیدا ہوتا ہے کہ کیوں ان کو اس لذت کی اطلاع نہیں اور نہ کبھی انہوں نے اس مزا کو چکھا۔ اَور مذاہب میں ایسے احکام نہیں ہیں۔‘‘ (دوسرے مذہب جو ہیں اُن میں باقاعدگی سے عبادت کرنے کے ایسے احکام نہیں ہیں۔) فرمایا ’’کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہم اپنے کاموں میں مبتلا ہوتے ہیں اور مؤذن اذان دے دیتا ہے۔

پھر وہ سننا بھی نہیں چاہتے گویا ان کے دل دُکھتے ہیں۔ یہ لوگ بہت ہی قابل رحم ہیں۔‘‘ (اذان ہوگئی مگر اذان پہ کان نہیں دھرا۔ یا نماز کا وقت ہوگیا اور اس کی طرف توجہ نہیں دی۔) فرمایا کہ ’’یہ لوگ بہت ہی قابل رحم ہیں‘‘۔ آپ نے فرمایا کہ ’’بعض لوگ یہاں بھی ایسے ہیں کہ ان کی دکانیں دیکھو تو مسجدوں کے نیچے ہیں مگر کبھی جا کر کھڑے بھی تو نہیں ہوتے۔‘‘ (یعنی نماز کے لئے نہیں جاتے۔) فرمایا کہ ’’پس مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ سے نہایت سوز اور ایک جوش کے ساتھ یہ دعا مانگنی چاہئے کہ جس طرح پھلوں اور اشیاء کی طرح طرح کی لذتیں عطا کی ہیں نماز اور عبادت کا بھی ایک بار مزہ چکھا دے۔ کھایا ہوا یاد رہتا ہے‘‘۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’کھایا ہوا یاد رہتا ہے۔ دیکھو اگر کوئی شخص کسی خوبصورت کو ایک سرور کے ساتھ دیکھتا ہے تو وہ اسے خوب یاد رہتا ہے۔ اور پھر اگر کسی بدشکل اور مکروہ ہیئت کو دیکھتا ہے تو اس کی ساری حالت باعتبار اس کے مجسم ہو کر سامنے آ جاتی ہے۔ ہاں اگر کوئی تعلق نہ ہو تو کچھ یاد نہیں رہتا‘‘۔ (بدصورتیاں اور خوبصورتیاں بھی انسان کو اس لئے یاد رہتی ہیں کہ ایک توجہ دے کر دیکھ رہا ہوتا ہے۔ لیکن اگر کوئی تعلق نہ ہو تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اسے کچھ نہیں یاد رہتا۔) فرمایا کہ ’’اسی طرح بے نمازوں کے نزدیک نماز ایک تاوان ہے کہ ناحق صبح اٹھ کر سردی میں وضو کر کے خوابِ راحت چھوڑ کر، کئی قسم کی آسائشوں کو کھو کر پڑھنی پڑتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اُسے بیزاری ہے‘‘۔ فرمایا کہ ’’اصل بات یہ ہے کہ اسے بیزاری ہے۔ وہ اس کو سمجھ نہیں سکتا۔ اس لذت اور راحت سے جو نماز میں ہے اس کو اطلاع نہیں ہے‘‘ (اس کو پتا ہی نہیں کہ نماز میں کیا لذّت اور راحت ہے۔) فرمایا ’’پھر نماز میں لذّت کیونکر حاصل ہو‘‘۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’مَیں دیکھتا ہوں کہ ایک شرابی اور نشہ باز انسان کو جب سرور نہیں آتا تو وہ پَے درپَے پیالے پیتا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کو ایک قسم کا نشہ آ جاتا ہے۔ دانشمند اور بزرگ انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور وہ یہ کہ نماز پر دوام کرے‘‘۔ (باقاعدگی کرے۔ جب تک مزا نہ آئے نمازیں پڑھتا جائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا جائے کہ اے اللہ! مجھے نماز میں وہ سرور اور حظ دے جو اَور چیزوں میں تو نے دیا ہوا ہے۔) فرمایا ’’دوام کرے اور پڑھتا جاوے یہاں تک کہ اس کو سرور آ جاوے۔ اور جیسے شرابی کے ذہن میں ایک لذت ہوتی ہے جس کا حاصل کرنا اس کا مقصود بالذات ہوتا ہے۔ اسی طرح سے ذہن میں اور ساری طاقتوں کا رجحان نماز میں اسے سرور کا حاصل کرنا ہو‘‘۔ (ساری جو قوتیں ہیں اس طرف لگائے کہ میں نے نماز میں سرور حاصل کرنا ہے۔ نماز کا مزا اٹھانا ہے۔) فرمایا ’’اور پھر ایک خلوص اور جوش کے ساتھ کم از کم اس نشہ باز کے اضطراب اور قلق و کرب کی مانند ہی ایک دعا پیدا ہو کہ وہ لذّت حاصل ہو تو مَیں کہتا ہوں‘‘۔ (آپ فرماتے ہیں اس لذت کے حاصل کرنے کے لئے اگر یہ دعا پیدا ہو، ایک کرب پیدا ہو، اضطراب پیدا ہو تو آپؑ فرماتے ہیں) ’’تو مَیں کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ یقیناً یقیناً وہ لذت حاصل ہو جاوے گی‘‘۔ پھر آپ فرماتے ہیں ’’پھر نماز پڑھتے وقت ان مفاد کا حاصل کرنا بھی ملحوظ ہو جو اس سے ہوتے ہیں اور احسان پیش نظر رہے۔ اِنَّ الۡحَسَنٰتِ یُذۡهِبۡنَ السَّیِّاٰتِ (هود:115)‘‘۔ فرماتے ہیں: ’’نیکیاں بدیوں کو زائل کر دیتی ہیں۔‘‘ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔) ’’پس ان حسنات کو اور لذات کو دل میں رکھ کر دعا کرے کہ وہ نماز جو کہ صدیقوں اور محسنوں کی ہے وہ نصیب کرے۔ یہ جو فرمایا ہے اِنَّ الۡحَسَنٰتِ یُذۡهِبۡنَ السَّیِّاٰتِ (هود:115)۔ یعنی نیکیاں یا نماز بدیوں کو دُور کرتی ہے یا دوسرے مقام پر فرمایا ہے۔ نماز فواحش اور برائیوں سے بچاتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ باوجود نماز پڑھنے کے پھر بدیاں کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ نمازیں پڑھتے ہیں مگر نہ روح اور راستی کے ساتھ۔‘‘ (نمازوں میں روح کوئی نہیں ہوتی۔) فرمایا ’’وہ صرف رسم اور عادت کے طور پر ٹکریں مارتے ہیں۔ ان کی روح مردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام حسنات نہیں رکھا اور یہاں جو حسنات کا لفظ رکھا، اَلصَّلٰوۃَ کا لفظ نہیں رکھا باوجودیکہ معنی وہی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تا نماز کی خوبی اور حسن و جمال کی طرف اشارہ کرے کہ وہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے‘‘۔ (وہ نماز بدیوں کو دُور کرتی ہے جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے۔) ’’اور فیض کی تاثیر اس میں موجود ہے۔ وہ نماز یقیناً یقیناً برائیوں کو دور کرتی ہے‘‘۔ فرمایا کہ ’’نماز نشست و برخاست کا نام نہیں ہے۔‘‘ (نماز صرف اٹھنے بیٹھنے کا نام نہیں ہے۔) ’’نماز کا مغز اور روح وہ دعا ہے جو ایک لذت اور سرور اپنے اندر رکھتی ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد1 صفحہ162 تا164۔ ایڈیشن1985ء مطبوعہ انگلستان)

نماز کی روح اور مقصد کو حاصل کرنے کی کس طرح کوشش کرنی چاہئے؟ ارکانِ نماز جو ہیں، قیام ہے۔ رکوع ہے۔ سجدہ ہے۔ قعدہ ہے۔ یہ جو ساری حالتیں نماز میں ہیں اس لئے رکھی گئی ہیں کہ اس مقصد کو حاصل کیا جائے۔ اس روح کو حاصل کیا جائے۔

اس بارہ میں آپ فرماتے ہیں کہ ’’ارکان نماز دراصل روحانی نشست و برخاست ہیں۔ انسان کو خدا تعالیٰ کے روبرو کھڑا ہونا پڑتا ہے اور قیام بھی آداب خدمتگاران میں سے ہے‘‘۔ (جو خدمت کرنے والے لوگ ہیں کسی بڑے آدمی کے سامنے جاتے ہیں تو ادب سے کھڑے ہوتے ہیں۔ تو قیام جو ہے نماز میں وہ ادب کی نشانی ہے۔) ’’رکوع جو دوسرا حصہ ہے بتلاتا ہے کہ گویا تیاری ہے کہ وہ تعمیلِ حکم کو کس قدر گردن جھکاتا ہے۔ اور سجدہ کمالِ آداب اور کمالِ تذلّل اور نیستی کو جو عبادت کا مقصود ہے ظاہر کرتا ہے۔‘‘ (جب انسان سجدہ کرتا ہے تو اپنے آپ کو انتہائی عاجزی اور نیستی اور تذلّل کی حالت میں لے جاتا ہے۔ یہی عبادت کا مقصد ہے کہ مَیں اللہ تعالیٰ کے آگے سر جھکاتا ہوں) فرمایا کہ ’’یہ آداب اور طُرق ہیں جو خدا تعالیٰ نے بطور یادداشت کے مقرر کر دیئے ہیں اور جسم کو باطنی طریق سے حصہ دینے کی خاطر ان کو مقرر کیا ہے‘‘۔ (انسان جس طرح ظاہری طور پر یہ آداب بجا لا رہا ہے، اسی طرح اندرونی طور پر روحانی طور پر روح کو بھی اسی طرح آداب بجا لانے چاہئیں۔ دل کا بھی اسی طرح قیام اور رکوع اور سجدہ ہونا چاہئے۔) فرمایا کہ ’’علاوہ ازیں باطنی طریق کے اثبات کی خاطر ایک ظاہری طریق بھی رکھ دیا ہے۔ اب اگر ظاہری طریق میں (جو اندرونی اور باطنی طریق کا ایک عکس ہے) صرف نقّال کی طرح نقلیں اتاری جاویں‘‘ (صرف ہاتھ باندھ لئے، رکوع میں چلے گئے، سجدے میں چلے گئے، بیٹھ گئے اگر نقّال کی طرح صرف یہ اُٹھک بیٹھک ہی کرنی ہے، نقل ہی اتارنی ہے) فرمایا ’’اور اسے ایک بارگراں سمجھ کر اتار پھینکنے کی کوشش کی جاوے تو تم ہی بتاؤ اس میں کیا لذت اور حظ آ سکتا ہے اور جب تک لذت اور سرور نہ آئے اس کی حقیقت کیونکر متحقق ہو گی؟‘‘ (لذت اور سرور نہیں آیا تو پتہ ہی نہیں لگ سکتا کہ نماز کی حقیقت کیا ہے؟۔) فرمایا ’’اور یہ اس وقت ہو گا جبکہ روح بھی ہمہ نیستی اور تذلّل تام ہو کر آستانہ الوہیت پہ گرے‘‘۔ (پس روح کو بھی اسی طرح سجدہ کرنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے آگے گرنا چاہئے جس طرح انسان کا جسم سجدے میں چلا جاتا ہے) ’’اور جو زبان بولتی ہے روح بھی بولے‘‘ (جو الفاظ زبان سے بولے جا رہے ہیں وہ دل سے نکلنے والے الفاظ ہوں۔) فرمایا کہ ’’اس وقت ایک سرور اور نور اور تسکین حاصل ہو جاتی ہے‘‘۔ فرماتے ہیں کہ ’’میں اس کو اَور کھول کر لکھنا چاہتا ہوں کہ انسان جس قدر مراتب طے کر کے انسان ہوتا ہے۔ یعنی کہاں نطفہ بلکہ اس سے بھی پہلے نطفے کے اجزاء یعنی مختلف قسم کی اغذیہ اور ان کی ساخت اور بناوٹ پھر نطفے کے بعد مختلف مدارج کے بعد بچہ۔ پھر جوان۔ بوڑھا۔ غرض ان تمام عالموں میں جو اس پر مختلف اوقات میں گزرے ہیں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا معترف ہو اور وہ نقشہ ہر آن اس کے ذہن میں کھنچا رہے تو بھی وہ اس قابل ہو سکتا ہے کہ ربوبیت کے مدّمقابل میں اپنی عبودیت کو ڈال دے‘‘۔ انسان جب یہ سارا سوچے کہ میں کس طرح پیدا ہوا؟ کس طرح مختلف مراحل میں سے گزرا؟ کس طرح بڑا ہوا؟ کس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے پالا پوسا بڑا کیا؟ تو تبھی صحیح طرح، صحیح عبودیت کا حق، ایک عبد بننے کا حق انسان سوچ سکتا ہے اور ادا کر سکتا ہے۔) فرمایا کہ ’’غرض مدّعا یہ ہے کہ نماز میں لذت اور سرور بھی عبودیت اور ربوبیت کے ایک تعلق سے پیدا ہوتا ہے۔ جب تک اپنے آپ کو عدم محض یا مشابہ بالعدم قرار دے کر‘‘ (جب تک بے وقعت اور بے حقیقت نہ سمجھو گے) ’’جو ربوبیت کا ذاتی تقاضا ہے نہ ڈال دے اس کا فیضان اور پَرتو اس پر نہیں پڑتا‘‘۔ (اللہ تعالیٰ کے فیض سے فائدہ اٹھانا ہے تو کامل عبودیت پیدا کرنی ہو گی۔) فرمایا کہ ’’اور اگر ایسا ہو تو پھر اعلیٰ درجہ کی لذت حاصل ہوتی ہے جس سے بڑھ کر کوئی حظ نہیں ہے۔ اس مقام پر انسان کی روح جب ہمہ نیستی ہو جاتی ہے تو وہ خدا کی طرف ایک چشمہ کی طرح بہتی ہے اور ماسوی اللہ سے اسے انقطاع تام ہو جاتا ہے۔‘‘ (اللہ کے علاوہ ہر دوسری چیز سے وہ مکمل طور پر تعلق کاٹ لیتا ہے۔) ’’اس وقت خدائے تعالیٰ کی محبت اس پر گرتی ہے۔ اس اتّصال کے وقت ان دو جوشوں سے جو اوپر کی طرف سے ربوبیت کا جوش اور نیچے کی طرف سے عبودیت کا جوش ہوتا ہے ایک خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے‘‘۔ (ایسا تعلق جب پیدا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پھر جوش میں آتی ہے اور انسان کی عبودیت کا بھی ایک جوش پیدا ہو رہا ہوتا ہے اور جب یہ دونوں ملتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ تب ’’ایک خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ اس کا نام صلوٰۃ ہے۔‘‘ (اس خاص کیفیت کا نام صلوٰۃ ہے جو ربوبیت اور عبودیت کے ملنے سے پیدا ہو۔) فرمایا کہ ’’پس یہی وہ صلوٰۃ ہے جو سَیِّئات کو بھسم کر جاتی ہے۔‘‘ (اس طرح کی نماز ہو اس طرح کی صلوٰۃ ہو تبھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ برائیوں کو ختم کرتی ہے۔ تو پھر برائیاں ختم ہوتی ہیں، ان کو جلا دیتی ہے۔) ’’اور اپنی جگہ ایک نور اور چمک چھوڑ دیتی ہے جو سالک کو راستے کے خطرات اور مشکلات کے وقت ایک منور شمع کا کام دیتی ہے۔‘‘ (ایک روشنی کا کام دیتی ہے۔ ایک ٹارچ لائٹ کا کام دیتی ہے) ’’اور ہر قسم کے خس و خاشاک اور ٹھوکر کے پتھروں اور خار و خس سے جو اس کی راہ میں ہوتی ہیں آگاہ کر کے بچاتی ہے۔‘‘ (ہر برائی نظر آ جاتی ہے۔) ’’اور یہی وہ حالت ہے جبکہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡهٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ (العنکبوت:46) کا اطلاق اس پر ہوتا ہے کیونکہ اس کے ہاتھ میں نہیں، اس کے دل میں ایک روشن چراغ رکھا ہوا ہوتا ہے‘‘۔ (فرمایا یہی وہ حالت ہے جبکہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡهٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ کا اطلاق اس پر ہوتا ہے کہ نماز جو ہے وہ فحشاء اور گناہوں سے روکتی ہے۔ غلط چیزوں سے روکتی ہے۔ فرمایا کہ اس وقت اس کے دل میں ایک روشن چراغ رکھا ہوا ہوتا ہے) ’’اور یہ درجہ کامل تذلّل، کامل نیستی، کامل فروتنی اور پوری اطاعت سے حاصل ہوتا ہے‘‘۔ فرمایا ’’پھر گناہ کا خیال اسے کیونکر آ سکتا ہے۔‘‘ (جب یہ حالت ہو جاتی ہے تو گناہ کا خیال کس طرح آ سکتا ہے) ’’اور انکار اس میں پیدا ہی نہیں ہو سکتا‘‘۔ فرمایا کہ ’’فحشاء کی طرف اس کی نظر اٹھ ہی

نہیں سکتی۔غرض ایک ایسی لذت، ایسا سرور حاصل ہوتا ہے میں نہیں سمجھ سکتا کہ اسے کیونکر بیان کروں‘‘۔

(ملفوظات جلد1 صفحہ164 تا166۔ایڈیشن1985ءمطبوعہ انگلستان)

پھر اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ ایک غیرت مند مومن ہر حالت میں صرف اللہ تعالیٰ کے آگے ہی جھکتا ہے اور جھکنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے غیر کو کسی صورت میں بھی اپنی امیدوں اور توجہ کا مرکز نہیں بنانا چاہئے۔آپ فرماتے ہیں:

’’پھر یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ نماز جو اپنے اصلی معنوں میں نماز ہے، دعا سے حاصل ہوتی ہے‘‘۔(نماز بھی دعا سے حاصل ہوتی ہے۔)’’غیر اللہ سے سوال کرنا مومنانہ غیرت کے صریح اور سخت مخالف ہے کیونکہ یہ مرتبہ دعا کا اللہ ہی کے لئے ہے۔جب تک انسان پورے طور پر خفیف ہو کر اللہ تعالیٰ ہی سے سوال نہ کرے اور اسی سے نہ مانگے، سچ سمجھو کہ حقیقی طور پر وہ سچا مسلمان اور سچا مومن کہلانے کا مستحق نہیں۔اسلام کی حقیقت ہی یہ ہے کہ اس کی تمام طاقتیں اندرونی ہوں یا بیرونی، سب کی سب اللہ تعالیٰ ہی کے آستانہ پر گری ہوئی ہوں۔جس طرح پر ایک بڑا انجن بہت سی کلوں کو چلاتا ہے‘‘(بہت سے پرزوں کو ایک انجن چلاتا ہے)’’پس اسی طور پر جب تک انسان اپنے ہر کام اور ہر حرکت وسکون کو اسی انجن کی طاقتِ عُظمیٰ کے ماتحت نہ کر لیوے وہ کیونکر اللہ تعالیٰ کی اُلوہیت کا قائل ہو سکتا ہے اور اپنے آپ کو اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ(الانعام:80) کہتے وقت واقعی حنیف کہہ سکتا ہے؟ جیسے منہ سے کہتا ہے ویسے ہی ادھر کی طرف متوجہ ہو‘‘۔(جب اپنی تمام توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف پھیرنے کا اظہار کرتا ہے اور اپنے آپ کو عبادت کرنے والا موحّد کہتا ہے تو فرمایا کہ پھر تمام توجہ اس طرف متوجہ ہونی چاہئے۔فرمایا جب ایسی حالت ہو)’’تو لاریب وہ مسلم ہے۔‘‘(تب یقیناً وہ مسلمان ہے۔)’’وہ مومن اور حنیف ہے۔لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا غیر اللہ سے سوال کرتا ہے اور ادھر بھی جھکتا ہے وہ یاد رکھے کہ بڑا ہی بدقسمت اور محروم ہے کہ اس پر وہ وقت آ جانے والا ہے کہ وہ زبانی اور نمائشی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف نہ جھک سکے‘‘۔فرمایا کہ’’ترک نماز کی عادت اور کسل کی ایک وجہ یہ بھی ہے کیونکہ جب انسان غیر اللہ کی طرف جھکتا ہے تو روح اور دل کی طاقتیں اس درخت کی طرح(جس کی شاخیں ابتداءً ایک طرف کر دی جاویں اور اس طرف جھک کر پرورش پالیں)ادھر ہی جھکتا ہے‘‘۔(پس یہ بہت اہم بات ہے۔جب نماز ترک کی یا کمزوریاں دکھائیں۔نماز پڑھنے میں سستی دکھائی اور اللہ کے سوا کسی اور طرف زیادہ انحصار کرنا شروع کر دیا تو پھر انسان اس درخت کی طرح دُور ہٹتا چلا جاتا ہے جس کی شاخوں کا رخ اگر ایک طرف پھیر دیا جائے تو آہستہ آہستہ وہ شاخیں اسی طرف بڑھنی شروع ہو جاتی ہیں)۔فرمایا’’اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک سختی اور تشدد اس کے دل میں پیدا ہو کر اسے منجمد اور پتھر بنا دیتا ہے۔جیسے وہ شاخیں۔‘‘(جو درخت کی شاخیں ایک طرف جھک رہی تھیں)’’پھر دوسری طرف مڑ نہیں سکتا۔اسی طرح پر دل اور روح دن بدن خدا تعالیٰ سے دور ہوتی جاتی ہے۔پس یہ بڑی خطرناک اور دل کو کپکپا دینے والی بات ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے سے سوال کرے۔اسی لئے نماز کا التزام اور پابندی بڑی ضروری چیز ہے تا کہ اوّلاً وہ ایک عادتِ راسخہ کی طرح قائم ہو اور رجوع الی اللہ کا خیال ہو۔پھر رفتہ رفتہ وہ وقت خود آ جاتا ہے جبکہ انقطاعِ کُلّی کی حالت میں انسان ایک نور اور ایک لذت کا وارث ہو جاتا ہے‘‘۔(پھر ہر چیز سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔کٹ جاتا ہے۔اور صرف اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہوتا ہے۔تب انسان کو ایک نور ملتا ہے اور لذت حاصل ہوتی ہے۔)فرمایا’’مَیں اس امر کو پھر تاکید سے کہتا ہوں۔افسوس ہے کہ مجھے وہ لفظ نہیں ملے جس میں غیر اللہ کی طرف رجوع کرنے کی برائیاں بیان کر سکوں۔لوگوں کے پاس جا کر منت خوشامد کرتے ہیں۔یہ بات خدا تعالیٰ کی غیرت کو جوش میں لاتی ہے کیونکہ یہ تو لوگوں کی نماز ہے۔پس وہ اس سے ہٹتا ہے اور اسے دور پھینک دیتا ہے۔مَیں موٹے الفاظ میں اس کو بیان کرتا ہوں۔گو یہ امر اس طرح پر نہیں ہے مگر سمجھ میں خوب آ سکتا ہے کہ جیسے ایک مردِ غیّور کی غیرت تقاضا نہیں کرتی کہ وہ اپنی بیوی کو کسی غیر کے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہوئے دیکھ سکے اور جس طرح پر وہ مرد ایسی حالت میں اس نابکار عورت کو واجب القتل سمجھتا بلکہ بسا اوقات ایسی وارداتیں ہو جاتی ہیں۔ایسا ہی جوش اور غیرت الوہیت کا ہے‘‘۔(اللہ تعالیٰ کو بڑی غیرت ہے۔)’’عبودیت اور دعا خاص اسی ذات کے مدّمقابل ہیں۔‘‘(پس اسی ذات کے مدّمقابل ہیں یعنی عبودیت اور دعا خاص کر اسی کو چاہئے۔)’’وہ پسند نہیں کر سکتا کہ کسی اور کو معبود قرار دیا جاوے یا پکارا جاوے۔پس خوب یاد رکھو! اور پھر یاد رکھو! کہ غیر اللہ کی طرف جھکنا خدا سے کاٹنا ہے۔نماز اور توحید کچھ ہی کہو کیونکہ توحید کے عملی اقرار کا نام ہی نماز ہے۔اس وقت بے برکت اور بے سود ہوتی ہے جب اس میں نیستی اور تذلّل کی روح اور حنیف دل نہ ہو۔‘‘

(ملفوظات جلد1 صفحہ166 تا168۔ایڈیشن1985ءمطبوعہ انگلستان)

پھر نماز میں وساوس پیدا ہونے کی وجہ بیان فرماتے ہیں۔بعض دفعہ کہتے ہیں کہ مختلف قسم کے وسوسے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔خیالات آتے رہتے ہیں۔فرمایا کہ:’’جن لوگوں کو خدا کی طرف پورا التفات نہیں ہوتا انہیں کو نماز میں بہت وساوس آتے ہیں۔دیکھو ایک قیدی جبکہ ایک حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو کیا اس وقت اس کے دل میں کوئی وسوسہ گزر جاتا ہے؟‘‘۔(ایک قیدی جب حاکم کے سامنے کھڑا ہو تو اور خیال اس کے دل میں آ ہی نہیں سکتا۔یہی مثال ہے۔)فرمایا کہ’’ہرگز نہیں‘‘۔(کبھی اس کے دل میں یہ خیال نہیں آئے گا۔)’’وہ ہمہ تن حاکم کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس فکر میں ہوتا ہے کہ ابھی حاکم کیا حکم سناتا ہے۔اس وقت تو وہ اپنے وجود سے بھی بالکل بے خبر ہوتا ہے۔ایسا ہی جب صدق دل سے انسان خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور سچے دل سے اس کے آستانہ پر گرے تو پھر کیا مجال ہے کہ شیطان وساوس ڈال سکے۔‘‘(ملفوظات جلد10 صفحہ91-90۔ایڈیشن1985ءمطبوعہ انگلستان)

نماز کی حفاظت کیوں کی جائے اور نماز کیوں پڑھی جائے؟ کیا اللہ تعالیٰ کو ہماری نمازوں کی ضرورت ہے؟ اکثر لوگوں کے ذہنوں میں یہ بھی سوال اٹھتے ہیں۔آجکل کی دہریت کے اثر کی وجہ سے اٹھتے رہتے ہیں۔اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ اللہ غنی ہے اور اسے ہماری عبادتوں کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ہمیں اس کی ضرورت ہے۔آپ فرماتے ہیں:

’’پھر یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ نماز کی حفاظت اس واسطے نہیں کی جاتی کہ خدا کو ضرورت ہے۔خدا تعالیٰ کو ہماری نمازوں کی کوئی ضرورت نہیں۔وہ تو غنی عن العالمین ہے۔اس کو کسی کی حاجت نہیں۔بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو ضرورت ہے اور یہ ایک راز کی بات ہے کہ انسان خود اپنی بھلائی چاہتا ہے اور اسی لئے وہ خدا سے مدد طلب کرتا ہے۔کیونکہ یہ سچی بات ہے کہ انسان کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہو جانا حقیقی بھلائی کا حاصل کر لینا ہے۔ایسے شخص کی اگر تمام دنیا دشمن ہو جائے اور اس کی ہلاکت کے درپے رہے تو اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی اور خدا تعالیٰ کو ایسے شخص کی خاطر اگر لاکھوں کروڑوں انسان بھی ہلاک کرنے پڑیں تو کر دیتا ہے اور اس ایک کی بجائے لاکھوں کو فنا کر دیتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد10 صفحہ66۔ایڈیشن1985ءمطبوعہ انگلستان)

صحابہ کس طرح غالب آئے؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

’’اخلاص جیسی اَور کوئی تلوار دلوں کو فتح کرنے والی نہیں۔ایسے ہی امور سے وہ لوگ دنیا پر غالب آ گئے تھے۔صرف زبانی باتوں سے کچھ ہو نہیں سکتا‘‘۔فرمایا کہ’’اب نہ پیشانی میں نور اور نہ روحانیت ہے اور نہ معرفت کا کوئی حصہ۔‘‘۔(نماز کی معرفت نہیں ہے۔نماز پڑھنے کی وجہ سے جو نور ملتا ہے وہ نہیں ہے۔نمازیں بھی بوجھ سمجھی جاتی ہیں)فرمایا کہ’’خدا تعالیٰ ظالم نہیں ہے۔اصل بات ہی یہی ہے کہ ان کے دلوں میں اخلاص نہیں۔صرف ظاہری اعمال سے جو رسم اور عادت کے رنگ میں کئے جاتے ہیں کچھ نہیں بنتا‘‘۔(اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جماعت میں بہت سارے ایسے ہیں جو خالص ہو کر نمازیں پڑھنے والے ہیں۔یہ عمومی حالت آپ اُس زمانے کی بیان فرما رہے ہیں۔پس یہ ہمارے لئے بھی سبق ہے اور ایک تنبیہ بھی ہے۔ان باتوں کا خیال رکھیں۔)فرمایا’’اس سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ میں نماز کی تحقیر کرتا ہوں۔وہ نماز جس کا ذکر قرآن میں ہے اور وہ معراج ہے۔بھلا ان نمازیوں سے کوئی پوچھے تو سہی کہ ان کو سورہ فاتحہ کے معنی بھی آتے ہیں۔پچاس پچاس برس کے نمازی ملیں گے مگر نماز کا مطلب اور حقیقت پوچھو تو اکثر بے خبر ہوں گے حالانکہ تمام دنیوی علوم ان علوم کے سامنے ہیچ ہیں۔بایں دنیوی علوم کے واسطے تو جان توڑ محنت اور کوشش کی جاتی ہے اور اس طرف سے ایسی بے التفاتی ہے کہ اسے جنتر منتر کی طرح پڑھ جاتے ہیں۔‘‘(اکثر مسلمانوں میں سے یہی حالت دیکھیں گے)فرمایا’’مَیں تو یہاں تک بھی کہتا ہوں کہ اس بات سے مت رکو کہ نمازیں اپنی زبان میں دعائیں کرو۔بیشک اردو میں، پنجابی میں، انگریزی میں جو جس کی زبان ہو اُسی میں دعا کر لے۔مگر ہاں یہ ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کے کلام کو اِسی طرح پڑھو۔اس میں اپنی طرف سے کچھ دخل مت دو۔اس کو اِسی طرح پڑھو اور معنی سمجھنے کی کوشش کرو۔اِسی طرح ماثورہ دعاؤں کا بھی اسی زبان میں التزام رکھو۔قرآن اور ماثورہ دعاؤں کے بعد جو چاہو خدا تعالیٰ سے مانگو اور جس زبان میں چاہو مانگو۔وہ سب زبانیں جانتا ہے۔سنتا ہے۔قبول کرتا ہے‘‘۔فرمایا’’اگر تم اپنی نماز کو باحلاوت اور پُرذوق بنانا چاہتے ہو تو ضروری ہے کہ اپنی زبان میں کچھ نہ کچھ دعائیں کرو۔مگر اکثر یہی دیکھا گیا ہے کہ نمازیں تو ٹکّریں مار کر پوری کر لی جاتی ہیں۔پھر لگتے ہیں دعائیں کرنے‘‘۔(اکثر مسلمان ملکوں میں غیر احمدیوں میں یہی رواج ہے کہ نماز جلدی جلدی پڑھ لی۔اس کے بعد ہاتھ اٹھا کے دعا کرنے لگ گئے۔فرمایا یہ دعائیں کرنے لگ جاتے ہیں۔فرمایا کہ اس سے ظاہر تو یہی لگتا ہے کہ)’’نماز تو

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

ایک ناحق کا ٹیکس ہوتا ہے۔اگر کچھ اخلاص ہوتا ہے تو نماز کے بعد میں ہوتا ہے۔ یہ نہیں سمجھتے کہ نماز خود دعا کا نام ہے جو بڑے عجز، انکسار، خلوص اور اضطراب سے مانگی جاتی ہے۔ بڑے بڑے عظیم الشان کاموں کی کنجی صرف دعا ہی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل کے دروازے کھولنے کا پہلا مرحلہ دعا ہی ہے‘‘۔ فرمایا کہ ’’نماز کو رسم اور عادت کے رنگ میں پڑھنا مفید نہیں بلکہ ایسے نمازیوں پر تو خود خدا تعالیٰ نے لعنت اور وَیۡلٌ بھیجا ہے چہ جائیکہ ان کی نماز کو قبولیت کا شرف حاصل ہو۔ وَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ خود خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ یہ ان نمازیوں کے حق میں ہے جو نماز کی حقیقت سے اور اس کے مطالب سے بے خبر ہیں۔ صحابہؓ تو خود عربی زبان رکھتے تھے اور اس کی حقیقت کو خوب سمجھتے تھے مگر ہمارے واسطے یہ ضروری ہے کہ اس کے معانی سمجھیں اور اپنی نماز میں اس طرح حلاوت پیدا کریں۔ مگر ان لوگوں نے تو ایسا سمجھ لیا ہے جیسے کہ دوسرا نبی آ گیا ہے اور اس نے گویا نماز کو منسوخ ہی کر دیا ہے۔‘‘ (آپ کے خلاف جو لوگ باتیں کرتے ہیں ان کے بارے میں آپ فرما رہے ہیں جب میں یہ کہتا ہوں کہ اپنی زبان میں دعائیں کرو تو کہتے ہیں کہ نئی شریعت لے آئے۔) فرمایا ’’دیکھو خدا تعالیٰ کا اس میں فائدہ نہیں بلکہ خود انسان ہی کا اس میں بھلا ہے کہ اُس کو خدا تعالیٰ کی حضوری کا موقع دیا جاتا ہے اور عرض معروض کرنے کی عزت عطا کی جاتی ہے جس سے یہ بہت سی مشکلات سے نجات پا سکتا ہے۔ میں حیران ہوں کہ وہ لوگ کیونکر زندگی بسر کرتے ہیں جن کا دن بھی گزر جاتا ہے اور رات بھی گزر جاتی ہے مگر وہ نہیں جانتے کہ ان کا کوئی خدا بھی ہے۔ یاد رکھو کہ ایسا انسان آج بھی ہلاک ہوا اور کل بھی‘‘۔ فرمایا کہ ’’مَیں ایک ضروری نصیحت کرتا ہوں کاش لوگوں کے دل میں پڑ جاوے۔ دیکھو عمر گزری جا رہی ہے غفلت کو چھوڑ دو اور تضرع اختیار کرو۔ اکیلے ہو ہو کر خدا تعالیٰ سے دعا کرو کہ خدا ایمان کو سلامت رکھے اور تم پر وہ راضی اور خوش ہو جائے‘‘۔

(ملفوظات جلد10 صفحہ411 تا413۔ایڈیشن1985ء مطبوعہ انگلستان)

ایک موقع پر نصیحت کرتے ہوئے کہ حقیقی نماز کیا چیز ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ: ’’وَالَّذِیۡنَ جَاهَدُوۡا فِیۡنَا لَنَهۡدِیَنَّهُمۡ سُبُلَنَا (العنکبوت:70) پوری کوشش سے اس کی راہ میں لگے رہو منزلِ مقصود تک پہنچ جاؤ گے‘‘۔ (کوشش کرو جہاد کرو۔ فرمایا کہ توبہ و استغفار وصول الی اللہ کا ذریعہ ہے۔ اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے اور جو لوگ ہمارے رستے میں کوشش کرتے ہیں ان کو ہم پھر صحیح رستوں کی طرف رہنمائی بھی کر دیتے ہیں۔) فرمایا کہ ’’اللہ تعالیٰ کو کسی سے بخل نہیں۔ آخر انہیں مسلمانوں میں سے وہ تھے جو قطب اور اَبدال اور غوث ہوئے۔ اب بھی اُس کی رحمت کا دروازہ بند نہیں۔ قلبِ سلیم پیدا کرو۔ نماز سنوار کر پڑھو۔ دعائیں کرتے رہو۔ ہماری تعلیم پر چلو۔ ہم بھی دعا کریں گے۔ یاد رکھو! ہمارا طریق بعینہٖ وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا تھا۔ آجکل فقراء نے کئی بدعتیں نکال لی ہیں۔ یہ چلّے اور ورد و وظائف جو انہوں نے رائج کر لئے ہیں ہمیں ناپسند ہیں‘‘۔ (بہت سارے لوگ کہتے ہیں کہ بتائیں فلاں کیا دعا کریں۔ خاص دعا کیا ہے۔ خاص کوشش کیا کرنی چاہئے۔ اصل چیز نماز ہے۔ نماز کی طرف ہر احمدی کی پوری توجہ ہونی چاہئے)۔ فرمایا کہ ’’اصل طریقِ اسلام قرآن مجید کو تدبّر سے پڑھنا اور جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کرنا اور نماز توجہ کے ساتھ پڑھنا اور دعائیں توجہ اور انابت اِلَی اللہ سے کرتے رہنا۔ بس نماز ہی ایسی چیز ہے جو معراج کے مراتب تک پہنچا دیتی ہے۔ یہ ہے تو سب کچھ ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد10 صفحہ107۔ ایڈیشن1985ء مطبوعہ انگلستان) اور معراج پر پہنچانے والی نماز وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہونے والے کے دل کو پگھلا دے۔

پھر فرائض نمازوں کے ساتھ تہجد کی تاکید بھی آپ نے فرمائی اور انصار اللہ کو تو خاص طور پر اس کا بھی التزام کرنا چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں:

’’اس زندگی کے کُل اَنفاس اگر دنیاوی کاموں میں گزر گئے تو آخرت کے لئے کیا ذخیرہ کیا‘‘۔ (اگر ساری سانسیں اور ساری عمر دنیاوی کاموں کے لئے گزار دی تو آخرت کے لئے کیا ذخیرہ کیا) فرمایا کہ ’’تہجد میں خاص کر اٹھو اور ذوق اور شوق سے ادا کرو۔ درمیانی نمازوں میں بہ باعث ملازمت کے ابتلا آ جاتا ہے‘‘۔ (یعنی آگے پیچھے بھی ہو جاتی ہیں۔ بعض دفعہ ایسا ابتلا بھی آ جاتا ہے کہ قضاء بھی ہو جاتی ہیں۔) فرمایا کہ ’’رازق اللہ تعالیٰ ہے۔ نماز اپنے وقت پر ادا کرنی چاہئے۔ ظہر و عصر کبھی کبھی جمع ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ ضعیف لوگ ہوں گے اس لئے یہ گنجائش رکھ دی۔ مگر یہ گنجائش تین نمازوں کے جمع کرنے میں نہیں ہو سکتی۔ جبکہ ملازمت میں اور دوسرے کئی امور میں لوگ سزا پاتے ہیں اور موردِ عتابِ حُکّام ہوتے ہیں تو اگر اللہ تعالیٰ کے لئے تکلیف اٹھاویں تو کیا خوب ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد1 صفحہ6۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) اگر دنیاوی کاموں میں بھی تکلیفیں اٹھا رہے ہوتے ہیں، اگر نماز کے لئے، فرض پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے احکام پر چلنے کے لئے تھوڑی سی تکلیف اٹھا لو تو کیا حرج ہے۔) آپ فرماتے ہیں کہ ’’یہ اللہ تعالیٰ کا کمال فضل ہے کہ اس نے کامل اور مکمل عقائد کی راہ ہم کو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بِدُوں مشقّت و محنت کے دکھائی ہے‘‘۔ (بغیر کسی مشقت اور محنت کے ہمیں راستہ دکھا دیا۔) ’’وہ راہ جو آپ لوگوں کو اس زمانہ میں دکھائی گئی ہے بہت سے عالِم ابھی تک اس سے محروم ہیں‘‘۔ (احمدیوں کو اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کو ماننے کی وجہ سے وہ رستہ دکھا دیا۔) ’’پس خدا تعالیٰ کے اس فضل اور نعمت کا شکر کرو اور وہ شکر یہی ہے کہ سچے دل سے ان اعمال صالحہ کو بجا لاؤ جو عقائد صحیحہ کے بعد دوسرے حصہ میں آتے ہیں اور اپنی عملی حالت سے مدد لے کر دعا مانگو کہ وہ ان عقائد صحیحہ پر ثابت قدم رکھے اور اعمال صالحہ کی توفیق بخشے۔ حصّہ عبادات میں صوم، صلوٰۃ و زکوٰۃ وغیرہ امور شامل ہیں۔ اب خیال کرو کہ مثلاً نماز ہی ہے یہ دنیا میں آئی ہے لیکن دنیا سے نہیں آئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قُرَّۃُ عَیۡنِیۡ فِی الصَّلٰوۃِ۔‘‘ (ملفوظات جلد1 صفحہ150-149۔ ایڈیشن1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ حقیقی توحید کس طرح پوری ہوتی ہے فرمایا:

’’توحید تب ہی پوری ہوتی ہے کہ کُل مرادوں کا مُعطی اور تمام اَمراض کا چارہ اور مدار وہی ذاتِ واحد ہو۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے معنی یہی ہیں۔ صوفیوں نے اس میں اِلٰه کے لفظ سے محبوب، مقصود، معبود مراد لی ہے‘‘۔ فرمایا ’’بے شک اصل اور سچ یونہی ہے۔ جب تک انسان کامل طور پر توحید پر کاربند نہیں ہوتا اس میں اسلام کی محبت اور عظمت قائم نہیں ہوتی۔ اور پھر میں اصل ذکر کی طرف رجوع کر کے کہتا ہوں کہ نماز کی لذّت اور سرور اُسے حاصل نہیں ہو سکتا۔ مدار اسی بات پر ہے کہ جب تک برے ارادے، ناپاک اور گندے منصوبے بھسم نہ ہوں، اَنانیت اور شیخی دُور ہو کر نیستی اور فروتنی نہ آئے، خدا کا سچا بندہ نہیں کہلا سکتا۔ اور عبودیت کاملہ کے سکھانے کے لئے بہترین معلّم اور افضل ترین ذریعہ نماز ہی ہے‘‘۔ فرمایا ’’مَیں پھر تمہیں بتلاتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق، حقیقی اِرتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم، نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری رُوح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں‘‘۔ (ملفوظات جلد1 صفحہ170-169۔ ایڈیشن1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی توحید پر قائم ہونے، اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے اور پُرسرور نمازیں پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ غیر اللہ کو اپنا معبود بنانے کی بجائے ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کو اپنا حقیقی معبود بنانے والے ہوں۔

انصار اللہ کا اجتماع جہاں ہو رہا ہے وہاں مجھے پتا لگا ہے کہ شاید مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھنے کا انتظام نہیں ہو گا کیونکہ شام کو ایک معیّن وقت کے بعد انہوں نے وہ جگہ چھوڑنی بھی ہے۔ شاید ہال خالی کرنا ہے۔ اگر تو یہ صحیح ہے تو پھر انتظامیہ کو اجتماع کا انتظام ایسا کرنا چاہئے کہ دوسری جگہ جہاں بھی لے کے جانا ہے وہاں پر باجماعت نماز کا انتظام ہو سکے۔ اور آئندہ بھی انصار اللہ کو چاہئے کہ اپنے اجتماعات ایسی جگہ منعقد کریں جہاں پانچوں وقت کی نمازوں کا اہتمام بھی ہو سکے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ ان کا اجتماع کامیاب کرے اور ہمیں حقیقی عابد بنائے۔

بقیہ: خطاب حضور انور از صفحہ نمبر2

بقیہ: خطاب حضور انور از صفحہ نمبر2

کے مستقبل کا بھی احاطہ ہو گیا۔ اس میں اپنے آپ کو سنوارنے کی بھی نصیحت اور ارشاد آ گیا اور اپنی نسلوں کے ہر لحاظ سے سنوارنے کی بھی نصیحت اور ارشاد آ گیا۔ ایک دنیادار جہاں تک پہنچنے کی سوچ بھی نہیں سکتا اللہ تعالیٰ نے اپنے اس حکم میں ہمیں ان منزلوں تک پہنچنے کے راستوں پر ڈال دیا ہے۔ ایک دنیادار اپنی کل کے لئے صرف روپیہ پیسہ بچانے کی کوشش کرتا ہے، جائیدادیں بنانے کی کوشش کرتا ہے لیکن روحانیت اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی اسے فکر نہیں ہوتی۔ لیکن ایک مومن کے لئے حکم ہے کہ تم صرف اس عارضی سامان کی جو اس دنیا کا مادی سامان ہے اس کی ہی فکر نہ کرو۔ عارضی سامان دنیا کا کمانا ناجائز نہیں۔ جائز ہے۔ لیکن صرف اسی کی فکر نہ کرو بلکہ اپنی روحانی زندگی کی بھی فکر کرو۔ اگر اولاد کی صحیح تربیت نہیں تو اس دنیا کا عارضی مال و متاع جتنا بھی چھوڑ جاؤ تمہاری اولاد کھا پی کر اسے ختم کر دے گی۔ اگر صحیح تربیت نہیں تو غلط کاموں میں پڑ کر وہ قانون کی گرفت میں آ جائے گی اور پھر روپیہ پیسہ اس کے کچھ کام نہیں آئے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک واقعہ بیان فرماتے تھے کہ ایک عورت کا لڑکا اس کا بڑا لاڈلا تھا۔ باہر جا کر شرارتیں کرنا، غلط کام کرنا، لوگوں کو چھوٹا موٹا نقصان پہنچانا اس کی عادت تھی۔ پھر آہستہ آہستہ چھوٹی چھوٹی چوریاں بھی شروع ہو گئیں۔ لوگ بچے کو پکڑ کر ماں کے پاس لاتے تھے۔ ماں بچے کی طرفداری کرتی تھی اور اس کے غلط کاموں کو باوجود جاننے کے بھی چھپاتی تھی اور کہہ دیتی تھی کچھ نہیں ہوا۔ لوگوں کو کہتی تھی کہ میرا بچہ ایسا نہیں ہے تم الزام لگا رہے ہو۔ بچہ اپنی حرکتوں کے ساتھ اور ماں کے غلط لاڈ پیار کے ساتھ بڑا ہوتا چلا گیا اور اس کی عادتیں بھی پکی ہوتی گئیں۔ آخر ایک دن وہ لڑکا بڑا ڈاکو اور قاتل بن گیا اور ایک دن اس جرم میں پکڑا بھی گیا۔ اسے پھانسی کی سزا ہوئی۔ پھانسی کے وقت اس سے پوچھا گیا کہ تمہاری اگر کوئی آخری خواہش ہے تو بتا دو۔ اس نے کہا بس میری ایک خواہش ہے کہ میری ماں کو میرے پاس لے آؤ۔ جب ماں پاس آئی تو اس نے اس مجرم بیٹے سے کہا ہاں بچے تمہاری آخری خواہش کیا ہے؟۔ بیٹے نے ماں کو کہا کہ میں اب مرنے جا رہا ہوں۔ مرنے سے پہلے میری خواہش یہ ہے کہ مَیں تمہاری زبان پر پیار کروں، اسے چُوسوں۔ ماں نے زبان باہر نکالی تو اس لڑکے نے اس زور سے اسے کاٹا کہ وہ زبان

آدھی کٹ کر علیحدہ ہو گئی۔ ماں نے تو وہاں چیخنا چلّانا شروع کر دیا۔ لوگوں نے اسے لعن طعن کی کہ بدبخت اس آخری وقت میں بھی تُو ظلم سے باز نہیں آیا اور ماں پر اتنا بڑا ظلم کر دیا۔ اس نے کہا کہ جب میں غلط کام کرتا تھا اور لوگ مجھے پکڑ کر ماں کے پاس لاتے تھے تو یہ میری اصلاح اور تربیت کرنے کی بجائے میرے غلط کاموں پر میری حمایت کرتی تھی جس سے مجھے جرأت ہوتی گئی اور مَیں اتنا بڑا مجرم بن گیا۔ اگر میری ماں شروع میں ہی میری صحیح تربیت کرتی اور میرے غلط کاموں پر غصہ کا اظہار کرتی اور مجھے سمجھاتی اور سزا دیتی تو مَیں اس حد تک نہ پہنچتا۔ پس جو زبان میری صحیح تربیت اور اچھی نصائح کے بجائے میرے غلط کاموں پر میری حمایت کرتی رہی ہے اس ماں اور اس زبان کا یہی انجام ہونا چاہئے جو میں نے کیا۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد دوم صفحہ 373۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ ایک سبق آموز قصہ ہے ان سب ماؤں کے لئے جو وقتی لاڈ پیار کے وقت نہ اپنے کل کو دیکھتی ہیں، نہ اپنے بچوں کے کل کو دیکھتی ہیں، فکر ہے تو صرف دنیا کے مال و متاع کی یا دنیا کی آسائشوں کی۔ ہزاروں لوگ روزانہ یہاں دنیا میں دیوالیہ ہوتے ہیں۔ آجکل تو ہر جگہ دیکھا جاتا ہے بڑے بڑے بزنس مین بھی جو ہیں بینک کرپٹ ہو جاتے ہیں۔ ان کے ماں باپ نے ان کے لئے مکان روپیہ اور پیسہ چھوڑا ہوتا ہے جو قرضوں کی وجہ سے ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔ کچھ بھی ہاتھ نہیں رہتا۔ کوڑی کوڑی کے محتاج ہو جاتے ہیں۔ پھر اس وجہ سے خودکشیاں بھی کرتے ہیں یا غلط کاموں میں ملوث ہو جاتے ہیں۔ اگر نیک تربیت ہو تو صرف دنیا کی دوڑ میں نہ پڑے ہوں بلکہ متوازن طبیعت کے حامل ہوں۔ دنیا کی نعمتوں سے بیشک فائدہ اٹھائیں لیکن روحانیت کی بھی فکر ہو۔ ایک عام غیر احمدی مسلمان عورت کے بچے اگر ایسے ہوں تو ان کی تربیت کا تو انتظام نہیں۔ کہہ سکتے ہیں کہ ان کی تربیت نہیں۔ لیکن ایک احمدی عورت جس نے زمانے کے امام کو مانا ہے اس کا تو فرض بنتا ہے کہ وہ اپنی روحانیت کو بھی تیز کرنے کی کوشش کرے۔ اپنے بچوں کی تربیت بھی اس نہج پر کرے کہ وہ بجائے دنیا داری میں پڑنے کے دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ بیشمار لوگ دنیا میں ہیں جو باپ دادے سے دنیاوی لحاظ سے کشائش رکھتے ہیں۔ امیر ہیں اور امیر تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ کاروباروں میں دھوکہ دہی بھی کر رہے ہیں۔ اَور بھی ان میں برائیاں ہیں۔ لیکن پھر بھی ان پر دنیاوی زوال نہیں آیا۔ اس کے باوجود ان پر دنیاوی زوال نہیں آیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہاں ہمیں کل پر نظر رکھنے کے لئے کہہ کر اس طرف بھی توجہ دلا دی کہ بیشک یہ دنیا میں اچھی حالت میں ہیں۔ بعض لوگ دنیا میں اچھی حالت میں ہوتے ہیں لیکن تم جو ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہو، تم جو زمانے کے امام کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہو، تم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے بیعت میں آنے کا دعویٰ کرتے ہو، تم جو یہ دعویٰ کرتے ہو کہ اس زمانے میں ہم نے بیعت کر کے اپنی اصلاح کے سامان مہیا کر لئے ہیں تمہیں بہرحال اپنی کل کو دیکھنا ہو گا اور اُخروی زندگی پر بھی نظر رکھنی ہو گی۔ ان لوگوں نے جن کے پاس نہ دین ہے نہ روحانیت ہے انہوں نے اگر اپنی اخروی زندگی پر نظر نہیں رکھی، مرنے کے بعد کی زندگی پر نظر نہیں رکھی تو وہ مجبور ہیں، معذور ہیں۔ انہوں نے اس دنیا کو سب کچھ سمجھا اور روحانی کل سے فائدہ نہ اٹھایا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگلا جہان بھی ہے۔ ان کے اس دنیا میں غلط کاموں کی سزا اگر یہاں نہیں ملی تو اگلے جہان میں ملے گی۔ لیکن تم جو روحانیت کا دعویٰ کرتے ہو تمہیں بہرحال اپنی دونوں دنیاؤں کو دیکھنا ہو گا۔ پس ہم جو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے فرستادے کی جماعت میں شامل ہونے والا کہتے ہیں، ہم جو اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری شرعی نبی ہیں اور آپ پر اتری ہوئی کامل کتاب قرآن کریم ہماری دنیا و آخرت سنوارنے کے لئے ہمیں ہر لحاظ سے کامل ہدایت عطا کرتی ہے تو پھر ہمیں اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اس کے احکامات پر چلنے کی بھی کوشش کرنی ہو گی۔ ہمیں اپنے نمونے اپنی اولادوں کے لئے بھی قائم کرنے ہوں گے تاکہ ہماری کل، ہمارا مستقبل، ہماری نسلیں اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرتی چلی جانے والی ہوں۔

اسلام نے عورت پر نئی نسل کو سنبھالنے کی ذمہ داری ڈالی ہے۔ اگر ایک کے بعد دوسری نسل کو محفوظ رکھ سکتی ہے تو وہ عورت ہے۔ اگر عورت اللہ تعالیٰ کے احکامات کو نہ سمجھے اور نہ سمجھنے کی کوشش کرے تو پھر نسلوں کی تربیت کی بھی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا کہ ایک حقیقی مسلمان عورت کا کیا مقام ہے اس کو احساس دلانے کے لئے عورت کے بلند مقام کا ذکر فرمایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جذباتی اور سطحی ارشاد نہیں فرمایا بلکہ نسلوں کو محفوظ رکھتے چلے جانے کے لئے، ان کی دنیا و آخرت سنوارنے کے لئے عورت کو ایک مقصد حیات دے دیا ہے۔ آپ نے ایک فقرے میں عورت کے بلند ترین مقام اور اس کی ذمہ داریوں کی طرف رہنمائی فرما دی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ (کنز العمال جلد 16 صفحہ 192 کتاب النکاح باب الثامن فی بر الوالدین الاّم حدیث 45431 مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت 2004ء) اس فقرہ میں جہاں عورت کے مقام کے ساتھ خوشخبری وابستہ کی ہے وہاں اِنذار بھی ہے کہ جس ماں کے قدموں کے نیچے جنت نہیں تو وہیں جہنم بھی ہے جس کی مثال میں نے ابھی اس ڈاکو اور قاتل کے واقعہ میں دی ہے۔

پس ماں کے قدموں کے نیچے جنت اس لئے ہے کہ ماں کی تربیت سے ایک بچہ اچھا شہری بنتا ہے۔ ایک بچہ قوم کا سرمایہ بنتا ہے۔ ایک بچہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والا بنتا ہے۔ یہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ تربیت میں بھی برکت اسی وقت پڑتی ہے جب اس کے ساتھ دعائیں بھی ہوں اور ماؤں کی دعاؤں کی حالت کو دیکھ کر بچوں میں بھی دعاؤں کی طرف رجحان پیدا ہوتا ہے۔ پس صرف ظاہری تربیت نہیں بلکہ ایک ماں کا دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنا بھی ضروری ہے۔

بیشک باپوں کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے اور روحانیت اور عبادت میں ان کے معیار اعلیٰ ترین ہونے چاہئیں اور ایک عمر کے بعد لڑکے خاص طور پر باپوں کو دیکھتے ہیں لیکن بیشمار خط بچوں کے مجھے آتے ہیں کہ ماں کی نیک تربیت اور اس کے نیک عمل کا ہمارے پہ اثر ہے اور باپ ہمارا خیال نہیں رکھتا یا ماں کا خیال نہیں رکھتا۔ اس کی شکایتیں بچے کرتے ہیں اور اس وجہ سے بعض بچے بگڑ بھی جاتے ہیں۔ لیکن بہت بڑی تعداد ایسی ہے جنہیں ماؤں کی دعائیں بگڑنے سے بچا لیتی ہیں۔ پس مائیں اگر پکّا اور مصمّم ارادہ کر لیں کہ ہم نے اپنی نسلوں کو بگڑنے سے بچانا ہے تو نامساعد حالات کے باوجود، باپوں کے اور خاوندوں کے تعاون نہ ہونے کے باوجود، مردوں کے ظالمانہ اور غلط رویّوں کے باوجود بچے دین پر قائم ہوتے ہیں۔ یہاں مَیں مردوں کو بھی کہوں گا کہ اپنے گھروں کو جنت بنانے میں وہ بھی اپنا کردار ادا کریں، صرف ماؤں پر ذمہ داری نہ ڈالیں کیونکہ مردوں کے گھروں میں محبت کے اظہار اور اپنے فرائض کی ادائیگی اور پھر ماؤں کی نیک تربیت کی طرف توجہ، بچوں کی تربیت میں مزید بہتری پیدا کرتی ہے۔ لیکن مائیں بہرحال اس بات کو لے کر نہ بیٹھ جائیں کہ مرد ٹھیک نہیں تو ہم کیا کریں، ہم کس طرح تربیت کریں۔

جیسا کہ مَیں نے کہا بیشمار خاندان ایسے ہیں جہاں باپوں کے غلط رویّے کے باوجود ماؤں کی وجہ سے بچے دینی لحاظ سے بھی بہترین تربیت یافتہ بن کر نکلتے ہیں اور بہترین شہری بھی بن کر نکلتے ہیں۔ اگر لڑکے ہیں تو آئندہ آنے والے خاوند اور باپ اس تربیت کی وجہ سے، ماؤں کی تربیت کی وجہ سے نیکیوں پر قائم ہونے والے خاوند اور باپ بنیں گے۔ اعلیٰ اخلاق کے حامل بنیں گے اور اس دنیا میں بھی جنتیں بنانے میں اپنی بیویوں کے مددگار بنیں گے۔ پس اگر ایک نسل نہیں تو دوسری نسل کو مائیں سنبھال سکتی ہیں۔ یعنی اگر خاوند ٹھیک طرح نہیں سنبھل رہے تو کم از کم اپنے بچوں کو سنبھال کر آئندہ آنے والے باپ اور خاوندوں کو سنبھال لیں۔ اگر بیٹیاں ہیں تو اس نیک تربیت کی وجہ سے وہ جنت میں لے جانے والی مائیں بنیں گی۔ پس اسلام نے جو ایک اہم ذمہ داری اپنے ایمان لانے والوں پر ڈالی ہے اور جس کو انتہائی خوبصورت اور پُرمعنی الفاظ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرما دیا ہے اسے ہماری عورتوں کو، لڑکیوں کو ہر وقت سامنے رکھنا چاہئے۔

جرمنی میں ایک پریس کی نمائندہ نے سوال کیا اور آجکل یہ ایشو بڑا اٹھا ہوا ہے کہ مسجدوں میں عورت امام کیوں نہیں بن سکتی تو میں نے اسے بتایا کہ مختلف دنوں میں، مختلف حالات میں عورتوں کو نمازوں اور عبادتوں سے بھی چھوٹ ہے۔ پھر اسلام میں تقسیمِ کار ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ یہ مردوں کے کام ہیں اور یہ عورتوں کے کام ہیں۔

یہاں یہ بھی بتا دوں کہ اسلام مَردوں کو تو کہتا ہے کہ تم عورتوں کے کاموں میں ہاتھ بٹاؤ۔ ان کے گھر کے کاموں میں بھی ہاتھ بٹاؤ اور کام کرو۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے اور سنّت سے ہمیں اس کی واضح مثالیں ملتی ہیں۔ لیکن عورتوں کو نہیں کہتا کہ تم نے ضرور مردوں کے کام بھی کرنے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ کس طرح آپ اپنی بیویوں کے گھروں میں ان کے گھریلو کاموں میں ہاتھ بٹایا کرتے تھے۔ (صحیح البخاری کتاب الأدب باب کیف یکون الرجل فی اھلہ حدیث 6039)

تو بہرحال میں نے اس کو یہ جواب دیا کہ اسلام عورتوں کی بعض ذاتی مجبوریوں کی وجہ سے بعض احکامات بجالانے میں رخصت دیتا ہے جو کام کرنے امام کے لئے بھی ضروری ہوتے ہیں۔ نیز اسلام میں عورت اور مرد کی تقسیمِ کار بھی ہے۔ لیکن ایک امامت کے ایشو کو لے کر جو غیر مسلم ہیں ان کو مسلمانوں سے زیادہ تکلیف ہے اور وہی امامت کے ایشو کو زیادہ ابھارتے اور بگاڑتے ہیں اور بڑھ بڑھ کر باتیں کرتے ہیں۔ اسلام نے عورت کو جو مقام دیا ہے وہ امامت سے بڑھ کر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ کوئی امام تو یہ ضمانت نہیں دے سکتا کہ میرے پیچھے نمازیں پڑھنے والے جنت میں جائیں گے۔ بلکہ اگر امام کے دل میں نماز پڑھتے ہوئے کوئی غلط خیال آ جائے تو یہ روایتیں تو ملتی ہیں کہ پیچھے جتنے بھی مقتدی ہیں ان کو غلط خیالات آ رہے ہیں تو ان کے گناہ بھی امام کے سر پڑ جاتے ہیں۔ تو جنت کہاں دلوانی ہے ان لوگوں نے۔ لیکن عورت وہ ہستی ہے جو ماں کی حیثیت سے نیک امام بنانے والی ہے اور جنت میں لے جانے والی ہے۔ اچھا شہری بنانے والی ہے۔ اعلیٰ سائنسدان بنانے والی ہے۔ ایک اعلیٰ ملکی سربراہ بنانے والی ہے۔ پس عورت کا بڑا مقام ہے۔ پس ایک حقیقی مسلمان عورت کو، ایک احمدی عورت کو کسی قسم کے احساس کمتری میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

گزشتہ دنوں اس خبر کو بڑا اچھالا گیا کہ جرمنی میں ایک عورت نے ایک مسجد بنائی ہے جس میں عورت امام ہو گی اور عورت اور مرد اکٹھے نماز پڑھیں گے۔ نیز یہ بھی کہ سر کو ڈھانکنے کی، سکارف لینے کی اور پردے وغیرہ کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اب یہ عورت یہ بھی کہتی ہے کہ مَیں یوکے (UK) میں بھی جا رہی ہوں اور یہاں آ کر بھی اسی طرح کی ایک مسجد بناؤں گی جیسی مَیں نے جرمنی میں بنائی تھی۔ تو یہ سب باتیں دین کو نہ سمجھنے کی وجہ ہے اور احساس کمتری میں مبتلا ہونے کی وجہ ہے۔ جو چیز خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف ہے وہ بدعت ہے جو دین میں شامل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے یا جہالت کی وجہ سے اس کو دین میں شامل کیا جا رہا ہے یا اسلام کے خلاف جو قوتیں ہیں وہ ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت، ایک سازش کے تحت ایسی باتوں کو شامل کر رہی ہیں تاکہ اسلام میں ہی بگاڑ پیدا کیا جائے۔ دوسرے دینوں میں تو بگاڑ پیدا ہو چکا ہے۔ اسلام اگر اپنی اصلی حالت میں ہے تو یہ بڑی تکلیف دہ بات ہے اس لئے یہ کہتے ہیں اس میں بھی بگاڑ پیدا کیا جائے۔ قرآن کریم یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ ہمیشہ سے محفوظ ہے اور اس کے احکامات ہمیشہ کے لئے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کی حفاظت کرتا رہے گا۔ یہ بات اسلام مخالف قوتوں کو برداشت نہیں اس لئے وہ اس میں بگاڑ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور کریں گے۔ جب قرآن کریم نے واضح طور پر عورت کو حیادار لباس اور پردے کا حکم دے دیا تو پھر اس قسم کی حرکتیں جو ان حکموں کے خلاف ہیں کہ اسکارف کی کوئی ضرورت نہیں ہے، لمبے ڈھیلے لباس کی کوئی ضرورت نہیں ہے، زینت چھپانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، یہ دین میں بگاڑ پیدا کرنے والی باتیں ہیں۔ اور یہ بھی غلط ہے کہ مرد عورتیں اکٹھے کھڑے ہو کر نمازیں پڑھیں۔ جب خدا تعالیٰ نے کہہ دیا کہ علیحدہ علیحدہ رہو تو پھر کوئی وجہ نہیں کہ ہم اسلام مخالف طاقتوں کے اعتراضوں سے متأثر ہو کر اس کی خلاف ورزی کریں۔

دنیادار جس کی دین کی آنکھ اندھی ہے اس کو یہ احساس ہو ہی نہیں سکتا کہ دین کے احکامات کی اہمیت کیا ہے۔ ایک دفعہ یہاں ایک سیاسی پارٹی کے لیڈر مجھے ملنے آئے۔ کہنے لگے کہ کبھی ایسا وقت آئے گا کہ عورت اور مرد مسجد میں ایک ہی جگہ اکٹھے نماز پڑھیں؟ میں نے اسے بتایا کہ یہ آئے گا نہیں بلکہ آ چکا ہے اور ایک زمانہ ہوا گزر بھی چکا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک ہی جگہ نماز ہوا کرتی تھی۔ مرد آگے ہوتے تھے اور عورتیں پیچھے ہوتی تھیں۔ اب بھی ضرورت ہو تو اس طرح ہو سکتا ہے۔ اب تو یہ عورتوں نے اپنی سہولت کے لئے

علیحدہ جگہ کرلی ہے تا کہ آزادی سے نمازیں پڑھ سکیں اور آزادی سے اگر کبھی ضرورت ہو تو اپنے سر کے دوپٹے اور چادریں بھی اتار سکیں گو نماز پڑھتے ہوئے نہیں لیکن باقی فنکشنز میں۔ اس کو میں نے بتایا کہ مختلف سوچوں کے مرد ہوتے ہیں۔ نماز ایک عبادت ہے۔ اگر عورتیں آگے ہوں یا مِکس (Mix) ہوں تو عبادت کے بجائے بہت سے مرد ایسے بھی ہو سکتے ہیں جو عبادت کرنے کے بجائے عورتوں کو ہی دیکھتے رہیں گے، نماز کی طرف ان کی توجہ نہیں ہوگی۔ ہنس کے کہنے لگا کہ تم بالکل ٹھیک کہتے ہو۔ بلکہ بعد میں مجھے دوسرے ذرائع سے پتا لگا کہ بعد میں وہ سیاستدان اپنی مجلسوں میں ذکر کرتا رہا ہے کہ میرے اس سوال کا مجھے یہ جواب ملا ہے جو بڑا منطقی اور حقیقت پر مبنی جواب ہے۔ پس یہ لوگ جو بگڑ کر دین میں بدعات پیدا کر رہے ہیں یہ غلط ہے بلکہ دین سے مذاق کرنے والے ہیں۔ اسلام کے نام پر خود مسلمان ہو کر ایسی باتیں کر رہے ہیں تو دین سے مذاق کر رہے ہیں اور یہ دین کے علم کو نہ سمجھنے اور جہالت کی وجہ سے ہے۔ مسلمانوں کا یہ حال ہونا تھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی تھی کہ ایسی جہالت مسلمانوں میں پیدا ہو جائے گی جب وہ اس قسم کی حرکتیں کریں گے۔

یا پھر مسلمانوں کی ایک دوسری انتہا ہے کہ دین کے نام پر ظلم کر رہے ہیں، بربریت کر رہے ہیں اور اتنی سختی عورت پر ہو رہی ہے کہ عورت کی کوئی حیثیت ہی نہیں سمجھی جاتی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں زمانے کے امام مسیح موعود اور مہدی معہود کو بھیجا ہے کہ اسلام کی تعلیم میں علماء کے غلط رویّوں کی وجہ سے جو افراط اور تفریط پیدا ہو رہی ہے یا اس طرف جھک گئے یا اُس طرف جھک گئے وہ حالت پیدا ہو رہی ہے تو اسے درست کیا جائے۔ اسلام کی تعلیم میں آسانی کے نام پر لوگ جو بدعات پیدا کر رہے ہیں یا اسلام کی تعلیم میں سختی کے نام پر بے جا پابندیاں لگائی جا رہی ہیں، جو غلط عمل کئے جا رہے ہیں ان سے روکے۔ ان دونوں طرح کے لوگوں کو صحیح راستہ مسیح موعود اور مہدی معہود نے ہی دکھانا تھا جو آپ نے ہمیں دکھایا۔

پس ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ ہم نے آپ کو مانا۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو ماننے کے بعد بھی ہمارے اندر کوئی احساس کمتری یا دین کو دنیا پر مقدم کرنے میں کمزوری ہے تو یہ قابل فکر اور قابل شرم بات ہے۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی بات ہی ہمیشہ رہنے والی اور ہر سُقم سے پاک ہے اور ہر غلطی سے پاک ہے۔

دنیا والوں کے بنائے ہوئے قواعد اور قانون کبھی غلطیوں اور خامیوں سے پاک نہیں ہو سکتے۔ ابھی گزشتہ دنوں میں ایک خبر آئی تھی کہ سویڈن میں ایک عورت جو میوزک کے بڑے بڑے کنسرٹ کرتی ہے۔ اس نے اعلان کیا ہے کہ ہر سال جو اُن کا بہت بڑا کنسرٹ (concert) ہوتا ہے اس میں اس دفعہ صرف عورتیں آئیں گی اور مرد نہیں بلائے جائیں گے اور وجہ یہ بیان کی کہ کیونکہ گزشتہ سالوں کے تجربہ سے یہ ثابت ہوا ہے کہ مرد آکر عورتوں کے ساتھ بڑی بیہودگی کرتے ہیں بلکہ ریپ (rape) تک نوبت آ جاتی ہے۔ اب یہ نتیجہ ہے جو مرد عورت کو اکٹھا رکھنے کا سامنا آیا ہے۔ اس لئے اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ اگر معمولی سا بھی امکان ہو کہ کوئی غلط کام ہو سکتا ہے تو اس غلط کام سے بچو، اس امکان سے بچو۔ اسلام کی تعلیم پر اعتراض کرنے والے اب خود ہی اس بات کا اقرار کرنے لگ گئے ہیں کہ بعض جگہوں پر عورت اور مرد کی علیحدگی ہی بہتر ہے۔ اب بعض جگہ عورتوں اور مردوں کی علیحدہ تنظیم کی باتیں ہونے لگ گئی ہیں۔ دنیاوی معاشرے میں بھی اس بات کا احساس پیدا ہونا شروع ہو گیا ہے کہ عورت اور مرد کی علیحدہ شناخت اور علیحدہ رہنا ہی ٹھیک ہے۔ جو ہم پر سیگریگیشن (segregation) کا الزام لگاتے تھے، اعتراض کرتے تھے اب خود یہ تسلیم کرنے لگ گئے ہیں کہ بعض جگہوں پر یہ علیحدگی ہونی چاہئے۔

(http://www.bbc.com/news/entertainment-arts-40504452)

پس ایک احمدی مسلمان عورت کو اس بات پر کامل یقین ہونا چاہئے کہ آخرکار ہماری تعلیم ہی کامیاب ہونے والی ہے اور عورت کی آزادی کے نام پر ان کی کوششیں ناکام و نامراد ہوں گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہماری اس بارے میں رہنمائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اسلامی تعلیم کی روشنی میں کیوں ضروری ہے کہ عورت اور مرد علیحدہ رہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ

”اسلامی پردہ کی یہی فلاسفی اور یہی ہدایت شرعی ہے۔ خدا کی کتاب میں پردہ سے یہ مراد نہیں کہ فقط عورتوں کو قیدیوں کی طرح حراست میں رکھا جائے۔ یہ اُن نادانوں کا خیال ہے جن کو اسلامی طریقوں کی خبر نہیں۔ بلکہ مقصود یہ ہے کہ عورت مرد دونوں کو آزاد نظر اندازی اور اپنی زینتوں کے دکھانے سے روکا جائے کیونکہ اس میں دونوں مرد اور عورت کی بھلائی ہے۔“ فرمایا کہ ”بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ خوابیدہ نگاہ سے غیر محل پر نظر ڈالنے سے اپنے تئیں بچا لینا اور دوسری جائز النظر چیزوں کو دیکھنا اس طریق کو عربی میں غضِ بصر کہتے ہیں“۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 344)

اگر کہیں مجبوری ہے تو بڑی نیم وا آنکھوں سے دیکھنے کی ضرورت پڑ جاتی ہے لیکن عموماً اپنی نظریں نیچی رکھو اور اپنے آپ کو غلط جگہ نظر ڈالنے سے بچاؤ اور یہ چیز ہی غض بصر کہلاتی ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جو لوگ بے پردگی پر زور دیتے ہیں اور اس حوالے سے عورت کی آزادی کے نعرے لگاتے ہیں تو اس سے فسق و فجور بڑھے گا۔ دین سے دور ہٹو گے اور برائیوں میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر آزادی اور بے پردگی سے ان کی عفت اور پاکدامنی بڑھ گئی ہے یعنی عورتوں کی عفّت اور پاکدامنی بڑھ گئی ہے تو ہم مان لیں گے کہ ہم غلطی پر ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ مردوں کی حالت کا اندازہ کرو۔ مردوں کو بھی نصیحت کی اور ان کی حالت کا بھی بیان فرمایا کہ وہ کس طرح بے لگام گھوڑے کی طرح ہو گئے ہیں، نہ خدا کا خوف رہا ہے، نہ آخرت کا یقین ہے۔ دنیاوی لذّات کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 7 صفحہ 134-135۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) پس سب سے اوّل ضروری ہے کہ آزادی اور بے پردگی سے پہلے مَردوں کی اخلاقی حالت درست کرو اگر یہ درست ہو جاوے اور مردوں میں کم از کم اس قدر قوت ہو کہ وہ اپنے نفسانی جذبات سے مغلوب نہ ہو سکیں تو اس وقت اس بحث کو چھیڑو کہ آیا پردہ ضروری ہے کہ نہیں ورنہ موجودہ حالت میں اس بات پر زور دینا کہ آزادی اور بے پردگی ہو گویا بکریوں کو شیروں کے آگے رکھ دینا ہے۔

یہ بات جو آپ نے فرمائی یہی بات اس عورت نے بھی کہی جو کنسرٹ آرگنائز کرتی ہے جس کے بارے میں ابھی میں نے بتایا کہ اس نے کہا کہ ہم اس وقت تک مردوں اور عورتوں کو اکٹھے نہیں رکھ سکتے جب تک مردوں کو یہ سمجھ نہ آ جائے اور ہمیں یہ یقین نہ ہو جائے کہ عورت کی کس طرح عزت کرنی ہے اور اپنے جذبات کو کس طرح قابو کرنا ہے۔ آج ایک جگہ سے یہ آواز اٹھی ہے چاہے وہ ناچ گانے کی مجلس کی آواز ہی ہو، اس کے حوالے سے ہی ہو، کم از کم خیال تو آیا ان کو کہ مرد عورت کے ایک جگہ ہونے میں کس طرح کی برائیاں پیدا ہو سکتی ہیں اور ہو رہی ہیں۔ وہ باتیں جو دین نے ہمیں سینکڑوں سال پہلے بتا دیں اور وہ باتیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ہمیں کھول کر سوا سو سال پہلے بیان فرما دیں وہ اب تجربے کے بعد آزادی کے نام پر بے حیائیوں کے پھیلنے کے بعد ان کو سمجھ آ رہی ہیں۔ آخر ایک دن ان کو مکمل طور پر یہ ماننا پڑے گا کہ اسلام کی تعلیم ہی قائم رہنے والی تعلیم ہے۔ یہی تعلیم ہے جو انسان کو انسانوں کے دائرے میں رکھنے کے لئے مکمل ہدایت دیتی ہے۔

پس ایک حقیقی مسلمان عورت کو کسی بھی قسم کے احساس کمتری میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم دو کشتیوں میں پاؤں نہیں ڈال سکتے۔ ڈوب جائیں گے۔ اگر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہے تو پھر دین کو مقدم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر نظر رکھنی ہو گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مرد اپنی نظریں نیچی رکھیں۔ یہ پہلے مَردوں کو حکم ہے اور غضِّ بصر سے کام لیں اور عورتوں کو بلا وجہ نہ دیکھیں اور ان کی مجلسوں میں نہ جائیں۔ پھر اگر اس پر عمل کریں گے تو پھر ہی مرد ان برائیوں سے بچ سکتے ہیں اور اپنی دنیا و آخرت سنوار سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پھر عورتوں کو بھی فرماتا ہے کہ اپنی نظریں نیچی رکھو اور اپنی زینت کو غیر مردوں سے چھپاؤ اور اپنی حیا کو قائم کرو۔ اگر یہ عورتیں کریں گی تو اس پر عمل کر کے ہی اپنی اور اپنی نسلوں میں حیا کو قائم کرنے کا ان کو موقع ملے گا۔

پس جہاں ماؤں کو اپنی عبادتوں، اپنے اخلاق، اپنے حیا دار لباس کے نمونے اپنے بچوں کے سامنے قائم کرنے ہوں گے تا کہ اپنی کل کو بچا سکیں وہاں میں مردوں کو بھی کہوں گا کہ وہ بھی اس پر قائم ہوں اور خاص طور پر جو مرد اور عورت عہدیدار ہیں ان کو کہوں گا کہ وہ اپنے نمونے اپنے بچوں کے لئے دکھائیں۔ عورت عہدیداروں کے نمونے بھی ضروری ہیں۔ صرف عہدہ لینا، لجنہ کا کام کرنا کافی نہیں ہے۔ ان کو ان باتوں کا خیال رکھنا ہو گا کہ کس طرح انہوں نے اپنے گھروں کے لئے بھی اور اپنے ماتحت کام کرنے والیوں کے لئے بھی اپنے نمونے قائم کرنے ہیں۔

آجکل برقعوں کے بھی عجیب عجیب رواج ہو گئے ہیں۔ بعض لوگ پیٹ تک بٹن بند کرتے ہیں اس کے بعد عجیب کاٹ سے برقعے کھلے ہو جاتے ہیں جس سے لباس کی زینت نظر آ رہی ہوتی ہے۔ ٹیڑھی کاٹ کے برقعے ہوتے ہیں۔ کپڑوں کی نمائش کروا رہی ہوتی ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں بھی برقعوں پہ اعتراض ہوتا تھا۔ آپ نے اس وقت بھی فرمایا کہ بعض برقعے ایسے ہیں جو سامنے سے کپڑوں کی نمائش کرتے ہیں نظر آتے ہیں۔ لوگ جو اعتراض کرتے ہیں کہ بعض برقعے پیچھے سے تنگ ہیں۔ اُس زمانے میں بھی یہی باتیں تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ اعتراض مجھے لوگوں کی طرف سے پہنچ رہے ہیں کہ یا سامنے سے کھلے ہوتے ہیں یا پیچھے سے صحیح نہیں ہوتے تو اس وقت آپ نے لجنہ کو کہا تھا کہ تم لوگ خود اپنے ایسے حیادار برقعے ڈیزائن کرو۔ تم لوگ جانتی ہو کس طرح کرنا ہے کہ جس سے پردہ بھی ہو جائے اور تمہاری سہولت بھی قائم رہے۔ (ماخوذ از مستورات سے خطاب، انوار العلوم جلد 12 صفحہ 560-561)

پس آج بھی اسی چیز کی ضرورت ہے کہ ایسے برقعے پہنیں جو پردے کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں اور آپ کو سہولت سے کام کرنے میں روک بھی نہ پڑے۔ اگر اپنے لباس کی زینتوں کو اسی طرح کھلے لباس کر کے دکھائیں گی تو پھر یہ امید نہ رکھیں کہ مَردوں کی نظریں نہیں پڑیں گی۔ مردوں کی نظریں بھی پھر نیچے سے اوپر تک مکمل جائزہ لیں گی اور اس حوالے سے بعض مسائل بعض جوڑوں میں، بعض گھروں میں، بعض شادی شدہ لوگوں میں، میاں بیوی میں پیدا ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ اس لئے مَیں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اپنی نمائش کر کے دنیا کی دوڑ میں شامل ہونے کی بجائے دین کی دوڑ میں شامل ہوں۔ اپنے اور اپنے بچوں کی کل کو سنواریں۔ اس دنیا کو بھی جنت بنائیں اور اگلی دنیا کو بھی جنت بنائیں۔ اور یہ اس وقت ہو سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ ہر کام میں مقدم ہو۔ کل بھی میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے بتایا تھا کہ ہر کام میں یہ چیز ہو کہ میں نے خدا کے لئے یہ کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ **وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ** (الرحمٰن: 47)۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی وضاحت فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ”یاد رکھو جو خدا تعالیٰ کی طرف صدق اور اخلاص سے قدم اٹھاتے ہیں وہ کبھی ضائع نہیں کئے جاتے۔ ان کو دونو جہان کی نعمتیں دی جاتی ہیں۔ جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ** (الرحمٰن: 47) اور یہ اس واسطے فرمایا کہ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ میری طرف آنے والے“ یعنی خدا تعالیٰ کی طرف آنے والے ”دنیا کھو بیٹھتے ہیں۔ بلکہ ان کے لئے دو بہشت ہیں۔“ فرمایا ”ان کے لئے دو بہشت ہیں۔ ایک بہشت تو اس دنیا میں اور ایک جو آگے ہو گا۔“ (ملفوظات جلد 10 صفحہ 78۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے یہ چاہتا ہے کہ ہم کل پر نظر رکھیں تا کہ اس دنیا کی جنت کے حاصل کرنے والے بھی ہوں اور اگلے جہان کی جنت کے حاصل کرنے والے بھی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کسی عورت کی آزادی کو ختم کرنا نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ عورت اور مرد اپنے اپنے دائرے میں رہیں تا کہ اس دنیا کا معاشرہ بھی حسین بن کر جنت کا نمونہ پیش کرے اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر چلنے کی وجہ سے اگلے جہان میں بھی جنتوں کے وارث بنیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ ان کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہو اور وہ دونوں جہان کی جنت حاصل کرنے والی ہوں۔ اب دعا کر لیں۔

(دعا)

☆☆☆

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز

میاں حنیف احمد کامران

ربوہ 0092 47 6212515

28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ

0044 203 609 4712

0044 740 592 9636

بقیہ رپورٹ: دورہ جرمنی از صفحہ نمبر 20

میں سے چند مہمانوں کے تأثرات درج ذیل ہیں:

❁..... ایک عربی النسل مسلمان دوست خالد میاز صاحب (Khalid Myaz Sahib) جو ریڈ کراس (Red Cross) کے ساتھ کام کرتے ہیں وہ بھی جلسے میں شامل ہوئے اور اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہا:

میں جب اپنے غیر مسلم دوستوں کو اسلام پر اعتراض کرتے ہوئے سنتا تھا تو مسلمانوں کی باہمی منافرت اور جھگڑوں کی وجہ سے میں اسلام کا دفاع نہیں کر پاتا تھا۔ آج اس جلسے میں آپ کی جماعت کے اجتماعی اور انفرادی امن و محبت اور باہمی یگانگت کو دیکھ کر اور آپ کے افراد میں خلیفہ کے لئے محبت اور اطاعت کا مشاہدہ کر کے میرا سر فخر سے بلند ہو گیا ہے کہ مَیں نے ایک ایسی جماعت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے جس کے افراد پُرامن ہیں۔ جن کا اجتماع منظم ہے اور جن کا لیڈر خدا رسیدہ وجود ہے۔ اب میں آپ کی مثال بڑے اعتماد سے اپنے غیر مسلم دوستوں کو پیش کر کے ان کے اسلام پر اعتراضات کا دفاع کر سکتا ہوں۔ اور میں نے خلیفہ وقت کی فوٹو بھی کھینچی ہے جو میں اپنے عرب رشتہ داروں کو دکھاؤں گا کہ خدا کا خلیفہ یہ ہے۔

❁..... ایک جرمن دوست مشائیل فی شر صاحب Michael Fischer Sahib جلسہ میں شامل ہوئے۔ انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:

میں اس جلسہ میں آنے سے پہلے اخبار میں پڑھتا رہتا تھا کہ احمدی امن پسند لوگ ہیں مگر امن کا دعوی اور بھی بہت سے لوگ کرتے ہیں۔ یہاں آ کر میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ امن کے دعوے اور عملی مطابقت کی گواہی صرف اس جلسہ میں ہی مل سکتی ہے جہاں لوگ باہمی محبت سے خود بھی وقت گزار رہے ہیں اور آنے والے دیگر لوگوں کو بھی خوش آمدید کہہ رہے ہیں۔ اتنا بڑا اجتماع اتنا پُرامن ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ ورنہ تو کہیں پانچ سو آدمی بھی اکٹھے ہوں تو لڑائی ہو جاتی ہے۔ میں جلسہ میں شامل ہو کر اور آپ کے اس پُرامن ماحول کو دیکھ کر آپ کے امن کے دعوے کی تصدیق کرتا ہوں۔

❁..... ایک خاتون ماریا جوزے (Maria Josey) صاحبہ جن کا اصل تعلق جنوبی امریکہ سے ہے اور برلن میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میرا اس سے پہلے اسلام یا احمدیت سے کوئی تعارف نہیں تھا۔ پیراگوئے کے مربی سلسلہ کی بیگم کے ذریعے مجھے جماعت کے بارہ میں علم ہوا اور میں جلسے میں شرکت کے لئے آئی ہوں۔ لیکن یہاں آ کر میں بہت حیران ہوئی کہ اتنی قوموں، نسلوں اور رنگوں کے لوگ ایسی یگانگت کے ساتھ رہ رہے ہیں اور ہر طرف امن اور سکون کی فضا ہے۔ سب لوگ مطمئن ہیں۔ کسی کو بھی کوئی خوف نہیں۔ میرے لئے ایسے پُرامن اجتماع میں شرکت ایک نیا تجربہ ہے اور میری خواہش ہے کہ میں برلن واپس جا کر جماعت احمدیہ کی مسجد سے رابطہ کروں اور اس جماعت کے ساتھ مزید تعلق مضبوط کروں۔ مجھے آپ لوگوں میں شامل ہو کر ایک دلی اطمینان ملا ہے۔

❁..... ایک جرمن خاتون 'مارا سی اُوگالا' (Mara Czogalla) صاحبہ جماعت سے مستقل رابطہ میں ہیں۔ وہ جلسہ کے دوران بیعت کے پروگرام میں شامل ہوئیں۔ اس کے بعد اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میرے سوال تو تقریباً ایک ایک کر کے سارے حل ہو گئے ہیں۔ اور بیعت میں آپ کے خلیفہ کے وجود میں ایسی کشش اور روحانیت محسوس کی ہے کہ اب مجھے لگتا ہے کہ میں اب زیادہ دیر مہمان بن کے نہیں آؤں گی بلکہ اب میری خواہش ہے کہ میں خود بھی بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو جاؤں۔

موصوفہ کہنے لگیں: حضور کے خطاب کے ہر لفظ کی میرا دل اور دماغ تصدیق کرتا ہے۔ اور جب دل اور دماغ میں اس قدر اتفاق ہو تو پھر بیعت کر لینی چاہئے۔

❁..... میسیڈونیا کی ایک سوشل ویلفیئر کی تنظیم میں کام کرنے والی تین خواتین نتالیا (Natalia) صاحبہ، اولی کُک لیوا صاحبہ Oli Cukleva Sahiba، اور ماریجا صاحبہ (Marija) جلسہ میں شامل ہوئیں۔ ان خواتین نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

ہمارے ارد گرد وہاں بہت سے مسلمان رہتے ہیں مگر اسلام کی یہ قسم اور اس کا ایسا معاشرتی مظاہرہ ہمارے لئے بالکل غیر متوقع ثابت ہوا۔ ہم نے آپ کے افراد اور آپ کی تعلیمات اور آپ کی لیڈر شپ کو دیکھا ہے اور ہم اِس احساس کے ساتھ واپس جائیں گی کہ وہاں کے مسلمانوں کو آپ کی جماعت کا تعارف کروائیں گی۔ یہ جماعت اور اِس کے جلسے دیگر مسلمانوں کے لئے نمونہ ہیں اور ایسی پُرامن تعلیم اور ایسی منظم جماعت اس قابل ہیں کہ بین الاقوامی سطح پر مسلمانوں کی نمائندگی کرے۔ اِس دفعہ تو ہم کسی کی دعوت پر یہاں آئے ہیں مگر ہمیں امید ہے کہ آئندہ ہم مہمانوں کو ساتھ لے کر آئیں گی اور آپ کی جماعت کا تعارف میسیڈونیا کے مسلمانوں کو ہم جا کر خود کرائیں گے۔

❁..... لٹویا (Latvia) سے ایک عیسائی دوست مائیکولس صاحب (Mykolas) جو کہ طالب علم ہیں اور مذاہب پر تحقیق میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ انہوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

مَیں مذہب میں گہری دلچسپی رکھتا ہوں اور اِسی وجہ سے آپ کی جماعت کی تعلیمات کو پڑھا اور اب اُس کا عملی اظہار دیکھ رہا ہوں۔ مجھے آپ کی تعلیمات اور آپ لوگوں کا طرزِ عمل مثبت اور پُرکشش ہی لگتا ہے۔ مَیں نے جلسے میں شامل ہونے والے لوگوں میں ایک روحانی لگن محسوس کی ہے۔

❁..... لٹویا سے ایک جرنلسٹ خاتون اگسٹین (Augustine) صاحبہ نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

مَیں گزشتہ چھ ماہ سے اسلام کے مختلف فرقوں پر ایک پروجیکٹ پر کام کر رہی ہوں۔ اِس سے پہلے مَیں استنبول بھی گئی تھی اور وہاں مختلف اسلامی فرقوں سے ملی ہوں لیکن یہاں امام جماعت احمدیہ کو دیکھ کر میرے دل کی جو کیفیت ہوئی اُس کو بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔

مَیں نے خلیفۃ المسیح سے ملاقات کے دوران پوچھا کہ اِس وقت مُلّائیت اور انتہا پسندی کا کیا علاج ہے۔ تو انہوں نے دو لفظوں میں ہی اس مشکل سوال کا مکمل جواب دے دیا۔ امام جماعت احمدیہ نے کہا کہ ایسے مسائل کا واحد حل "Right Education" ہے۔ واقعی ان مسائل کا صحیح تعلیم ہی حل ہے۔

❁..... لٹویا سے قرطبہ یونیورسٹی کی پروفیسر لولی ڈیاز صاحبہ (Lolly Diaz) نے جلسہ کے حوالہ سے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

مَیں زندگی میں پہلی بار مسلمانوں کے اتنے بڑے جلسے میں شامل ہوئی ہوں۔ مَیں نے امام جماعت احمدیہ کو پہلی دفعہ جب قریب سے دیکھا تو وہ لمحہ میرے لئے ایک روحانی تجربہ ہے جس کی کیفیت تو مجھے زندگی بھر یاد رہے گی مگر میں اس کو بیان کرنے لگوں تو الفاظ اور جذبات میرا ساتھ نہیں دیتے۔ میرا یقین ہے کہ یہ جماعت اور اس جماعت کے خلیفہ دیگر مسلمانوں سے بالکل مختلف وجود ہیں اور میں اِس فرق کو اپنی روح میں محسوس کر سکتی ہوں۔

❁..... جلسہ میں ایک 13 سالہ بچے نے اپنی والدہ، بھائی، خالہ اور اپنی والدہ کی ایک دوست کے ساتھ شرکت کی۔ وہ کہتے ہیں:

مَیں جلسہ پر اکیلا جانا چاہتا تھا لیکن میری والدہ نے میری کم عمری کی وجہ سے مجھے اکیلا بھیجنے سے انکار کر دیا کیونکہ وہ جلسہ اور جماعت کے بارہ میں کچھ نہیں جانتی تھیں۔ پھر ہمارے ساتھ جماعت احمدیہ کے ایک عرب احمدی نے رابطہ کیا اور میری والدہ سے بات کی اور ان کو اطمینان دلایا اور جلسہ اور جماعت کے متعلق بتایا۔

مَیں نے جلسہ میں بہت کچھ سیکھا۔ اخلاق، سچائی، احمدیوں کی وحدت، .... مَیں نے کوئی غلط بات نہیں دیکھی اور مَیں نے عربوں کے اجتماع میں احمدیوں کی اپنے خلیفہ سے محبت ملاحظہ کی اور جب خلیفہ احمدیوں کے سامنے سے گزرتے تھے تو بعض خوشی کی وجہ سے رونا شروع ہو جاتے تھے۔ ان کی اپنی خلیفہ سے اِس محبت کا نظارہ میں نے دیکھا۔

ان کی والدہ کہتی ہیں: انشاء اللہ یقیناً میں اگلے سال بھی آؤں گی۔ ہماری خدمت بہت اچھے انداز سے کی گئی۔ بعض اوقات جب شادیوں یا پارٹیوں میں جن میں صرف چند سو لوگ شامل ہوتے ہیں تو وہاں کے باتھ رومز اور پارٹیوں کی جگہ انتہائی گندی ہوتی ہے لیکن جلسہ میں اس قدر لوگوں کی تعداد کے باوجود ہم نے ہر چیز باتھ رومز، کھانے کی ٹیبلز، یہاں تک کہ صحن مستقل صاف پایا۔

جہاں تک احمدی مردوں اور احمدی خواتین کی بات ہے میں نے ان میں سچائی اور انسانیت پائی۔ خصوصاً اس جنگ کے بعد جس میں ہم اپنے ملک میں رہ رہے تھے اِس جنگ نے ہمیں یہ سکھا دیا ہے کہ اچھے اور برے میں تمیز کر سکیں۔ میں آپ کی شکر گزار ہوں کہ آپ نے ہمارے گھروں سے روانہ ہونے سے لے کر واپس پہنچنے تک ہمارا بہت خیال رکھا۔

❁..... ایک سیرین دوست مکرم اکرم الدومانی صاحب بیان کرتے ہیں:

مجھے جماعت احمدیہ کا تعارف تقریباً ایک ماہ قبل احمدیوں کی ایک تبلیغی میٹنگ میں ایک دوست کے ذریعے سے ہوا۔ وہاں میں نے پہلی مرتبہ جماعت احمدیہ کے متعلق سنا۔ پھر میں اپنی فیملی کے ساتھ جلسہ پر آ گیا۔ لوگ بہت اچھے اور مہمان نواز تھے۔ جماعتی عقائد کے متعلق بہت محبت اور شفقت سے بات چیت کرتے تھے۔ ایک چیز جسے میں جلسے میں معجزہ خیال کرتا ہوں، وہ یہ کہ اتنی بڑی تعداد ہونے کے باوجود تینوں دن ایک مرتبہ بھی آپس میں لڑائی جھگڑا نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ حج میں بھی کبھی کبھار لوگ آپس میں لڑ پڑتے ہیں۔ لیکن یہاں میں نے کسی کو ایک دوسرے کے خلاف اونچی آواز میں بھی بات کرتے ہوئے مشاہدہ نہیں کیا۔

ایک اور بات بھی جسے میں معجزہ ہی سمجھتا ہوں۔ وہ یہ کہ احمدی مہمان عورتوں کی طرف اخوّت اور احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ یہاں تک کہ میری بیوی نے بھی مجھے کہا کہ میں نے کسی کو گندی نظر سے دیکھتے ہوئے نہیں پایا۔ جب خلیفہ عربوں سے ملے تو میں چاہتا تھا کہ میں اُن سے شام میں لاپتہ اپنے بھائی کے متعلق دعا کی درخواست کروں۔ کیونکہ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ خلیفہ ایک صالح انسان ہیں اور اُن کی دعا اللہ کے حضور قبول ہوتی ہے۔

❁.....ایک شامی خاتون رھاف الیوسف بیان کرتی ہیں کہ:

جلسہ بہت اچھا تھا۔ میں نے فیس بُک پر جماعت کا تعارف حاصل کیا۔ پھر میں نے جلسہ پر آنے کا ارادہ کیا تا کہ میں جماعت کے بارہ میں مزید جان سکوں۔ میں نے خطابات سنے اور بعض سوالات بھی پوچھے جن میں سے بعض جوابات حقیقت پر مبنی تھے۔ اور بعض کے متعلق مجھے مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔ آپ لوگ حقیقت میں بہت سچے ہیں اور آپ کے پاس ہی حقیقی تقویٰ اور ایمان ہے۔ میں نے آپ لوگوں میں محبت اور امن پایا۔ اور ہمیں یہاں بہت محبت اور احترام ملا۔

❁.....ایک عرب نومبائع نور الدین الجمعہ بیان کرتے ہیں کہ:

میں نے کچھ عرصہ پہلے جامعہ احمدیہ جرمنی میں عربوں کی ایک میٹنگ کے بعد بیعت کی۔ میرا یہ پہلا جلسہ تھا۔ میں اتنی بڑی تعداد کی توقع نہیں کر رہا تھا۔ اس چیز نے مجھے اندر سے بدل کر رکھ دیا۔ میرے لئے بہت خوش کُن سرپرائز اس وقت ہوا جب مجھے علم ہوا کہ بیعت کے وقت میں سب سے آگے بیٹھوں گا اور مجھے یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ میرا ہاتھ امیر المومنین کے ہاتھ مبارک میں ہوگا۔ جب امیر المومنین ہال میں داخل ہوئے تو وہاں موجود لوگوں نے نعرے لگانے شروع کر دیئے تو میں کانپنے لگ گیا اور خوف محسوس کرنے لگا۔ لیکن جب امیر المومنین وہاں پہنچ گئے تو میرا خوف جاتا رہا۔ جلسہ کے اختتام پر اب میں کہہ سکتا ہوں کہ زندگی میں میں نے پہلی مرتبہ حقیقی اسلام دیکھا اور نماز کی پابندی پہلے سے زیادہ کرنے لگا ہوں اور پنے اندر بہت بڑی تبدیلی پاتا ہوں۔

❁..... ایک سیرین نو مبائع نوجوان ابراہیم الخلف بیان کرتے ہیں:

جلسہ میں ہر چیز ہی پیاری تھی۔ گویا ہم کسی اور ہی دنیا میں ہیں۔ جب امیر المومنین عربوں سے ملے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے امیر المومنین کے ہاتھ مبارک کا بوسہ لینے کا موقعہ دیا۔ میرے لئے یہ ایک بہت بڑی بات تھی۔ جلسہ کے بعد امیر المومنین نے نومبائعین سے ملاقات کی اور میں بھی وہاں موجود تھا۔ میرے لئے اس وقت سب سے اہم چیز یہ تھی کہ میں امیر المومنین کے ساتھ ہوں۔ صرف ایک چیز جس کا جلسہ کے دوران مجھے بہت غم تھا، وہ یہ کہ میری بیوی میرے ساتھ نہیں تھی وہ بھی حضور کے ہاتھ پر بیعت کرتی۔ اس کی بھی جلسہ پر آنے کی شدید خواہش تھی مگر حاملہ ہونے کی وجہ سے سفر کرنا مشکل تھا۔ اب میں محسوس کرتا ہوں کہ میں دنیا کا سب سے خوش قسمت انسان ہوں۔

Morden Motor(UK)

Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing,
Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box,
Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road,
Unit 2 Morden **SM4 5JF**
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

ہم نے تین دن مسلسل جماعت احمدیہ کے روحانی دسترخوان سے روحانی کھانا کھایا۔ الحمدللہ۔

❁.....ایک اور سیرین دوست محمد العلی بیان کرتے ہیں:

میں دوسری مرتبہ جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔ اس سال جلسہ کے انتظامات زیادہ منظم تھے۔ مبلغین اور کام کرنے والے پہلے سے زیادہ چست نظر آئے، یہاں تک کہ صبح ہوٹل سے لے کر جلسہ گاہ تک اور شام کو جلسہ گاہ سے ہوٹل جانے تک احمدی بس میں مہمانوں کے سوالات کے جوابات دیتے رہے۔ اور جماعت کے عقائد بیان کرتے رہے۔

امسال سب سے خوبصورت اور منفرد چیز خلیفہ کی عرب احمدیوں اور مہمانوں سے ملاقات تھی۔ میں تمام منتظمین اور خدمت کرنے والوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

❁.....اسامہ ابو محمد حلبی بیان کرتے ہیں کہ:

جلسہ میں اتنی زیادہ حاضری کے باوجود تنظیم سازی بہت اچھی تھی۔ اور امن کے لئے تمام احتیاطی تدابیر بروئے کار لائی گئیں۔ اور اتنی کثیر تعداد کے باوجود ان کی خدمت مثالی تھی۔ ہمارے احمدی بھائیوں نے ضیافت اور رہائش میں بہت خوبصورت انداز سے ہماری خدمت کی۔ یہ بات بالکل واضح ہے کہ اُن کے ہر قول اور فعل میں وہ سچائی نظر آئی جو ہم بہت سے اسلامی فرقوں میں معدوم پاتے ہیں۔ میں احمدی تو نہیں لیکن آپ لوگوں کے تمام کاموں کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

❁.....بیلجیم سے Akjoua Somia صاحبہ جن کا تعلق مراکش سے ہے جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئیں۔ ایک سال زیر تبلیغ رہنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال جلسہ سالانہ جرمنی میں حضور انور کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئی ہیں۔ موصوفہ اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ:

حضور انور کا خطاب بڑا ایمان افروز تھا۔ حضور انور کے خطابات اور ہدایات نے میرے اندر تبدیلی پیدا کی۔ میری ساری پریشانی اور ڈر جاتا رہا اور میں نے اپنے اندر ایک نئی تبدیلی محسوس کی۔ اور احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی۔

❁.....بیلجیم کے ایک دوست مکرم یوسف الغنی صاحب نے بیان کیا:

جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت میرے لئے بہت انوکھا تجربہ تھا کیونکہ اس جلسہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفسِ نفیس خود موجود تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات اور باقی مقررین کی تقاریر بھی بہت عمدہ تھیں۔

میرے بچے بھی میرے ساتھ آئے تھے۔ بچے بھی اس جلسہ سے بے حد محظوظ ہوئے۔ جب ہم جلسہ کے بعد واپس جانے لگے تو بچے کہنے لگے کہ کیا ہم یہاں مزید نہیں ٹھہر سکتے۔ یہی جلسہ کی خاصیت ہے کہ جو اس میں شامل ہوتا ہے اس کا دل کرتا ہے کہ یہ مبارک ایام کبھی بھی ختم نہ ہوں۔ جماعت کے تمام لوگ بہت اچھے اخلاق کا مظاہرہ کر رہے تھے جو کہیں اور دیکھنے کو نہیں ملتا۔

❁.....فرانس میں مقیم آئیوری کوسٹ کے ایک احمدی جماندے آدما جن کے والد احمدی تھے لیکن اُن کا اپنا رابطہ جماعت سے ٹوٹ گیا تھا وہ بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

جرمنی جلسہ کے تین دن جو میں نے محسوس کیا وہ ناقابل بیان ہے۔ گویا مجھے نئی زندگی مل گئی۔ میں اپنے حقیقی خاندان سے ملا۔ مجھے اُس روحانی وراثت کا شعور ہوا جو میرے والد مرحوم نے میرے لئے چھوڑی تھی۔ جب میں نے اپنے بھائیوں کو بتایا تو وہ بھی بے حد خوش ہوئے اور میری جلسہ کی تصاویر دیکھ کر رشک کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے ساتھ دوبارہ رابطہ ہونے پر میری آنکھوں میں شکر کے آنسو ہیں۔

❁.....الجزائر کے ایک مہمان نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

آپ کی بہترین مہمان نوازی پر بہت شکرگزار ہوں۔ جماعت احمدیہ کے گھر کی زیارت کا تجربہ بہت حسین تھا۔ آپ سب نے اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس روز، جب نہ اولاد کسی کے کام آئے گی اور نہ ہی مال کسی کے کام آئے گا سوائے اُس کے جو قلب سلیم لے کر خدا کے حضور حاضر ہوا، نیکیاں آپ کے پلڑے میں ڈالے۔

جماعت احمدیہ کے خلیفہ کے ساتھ بھی میری ملاقات بہت زبردست رہی۔ ان میں مجھے ایک روحانی قائد نظر آیا جو مرشد، مربی، ہمدرد اور انسانی اقدار کا حامل اور امن و سلامتی سے پیار کرنے والا ہے۔

❁.....مشرقی جرمنی کی صوبائی پارلیمنٹ سے تعلق رکھنے والی گرین پارٹی کی ممبر آسٹریڈ ورطھے بانگلیش صاحبہ نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

سب سے پہلے میں تو اس جلسہ کی دعوت پر آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ جب اس جلسہ میں شامل ہوئی جہاں لوگوں کی اتنی بڑی تعداد تھی تو مجھے لگا کہ شاید میں عیسائیوں کے کسی اجتماع میں ہوں، لیکن یہ تو مسلمانوں کا جلسہ تھا۔ وہ بھی ایسے مسلمان جن سے مجھے عزت، اخوت اور بھائی چارہ جیسے جذبات دیکھنے کو ملے۔ سب سے زیادہ میرے دل پر اس بات نے اثر کیا کہ جلسہ میں مختلف اقوام کے لوگ شامل تھے اور سب ایک دوسرے کے ساتھ پیار اور محبت کا سلوک کر رہے تھے۔ میں اگلے سال بھی اس جلسہ میں شامل ہونا چاہوں گی اور کوشش کروں گی کہ زیادہ سے زیادہ وقت جلسہ میں گزاروں اور جلسہ کے مختلف پروگراموں سے مستفیض ہو سکوں۔ امام جماعت احمدیہ کا خطاب سننے کا بھی موقع ملا۔ ان کی روشن خیالی، فراست اور دوربینی نے میرا دل مرعوب کر دیا ہے۔ ایک بات جس کا مجھ پر سب سے زیادہ اثر تھا وہ ایک خدا کا تصور ہے جو مسلمانوں، عیسائیوں، یہودیوں اور ساری کائنات کا خدا ہے اور پھر یہ کہ انسان دنیا میں جس مرضی رنگ و نسل کا ہو لیکن تمام انسان برابر ہیں اور تمام انسانوں کے حقوق بھی برابر ہیں۔ انہوں نے جس انداز سے دہشت گردی اور انتہا پسندی کا ذکر کیا اس سے میرے دل میں ایک سکون پیدا ہوا۔ اس حقیقی اخوت اور اخلاص سے بھرپور امن پسند مسلمانوں کے اجتماع میں شمولیت میں کبھی نہیں بھول سکتی۔ صرف ضرورت اس بات کی ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک جماعت احمدیہ کی پُرامن تعلیمات کا پیغام پہنچے اور اس سلسلہ میں میں آپ کی ہر ممکن مدد کروں گی۔

❁.....آسٹریا کے ایک نومبائع نوجوان عزیزم ابوبکر رحیمی صاحب بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔ موصوف کو قبولِ احمدیت کی وجہ سے اپنے والدین کی طرف سے سخت مخالفت کا سامنا ہے۔ وہ اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

جلسہ میں شرکت سے پہلے مجھے اس بات کا احساس تو تھا کہ جلسہ سالانہ غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے لیکن جلسہ میرے اندازے اور توقعات سے بڑھ کر برکات اور روحانی فوائد اپنے اندر لئے ہوئے تھا۔ اگر مجھے پہلے سے پتہ ہوتا کہ جلسہ کا ماحول اتنا مقدس اور روحانی ہے تو پہلے سے ہی اس میں شرکت کے لئے میں اپنے آپ کو روحانی طور پر تیار کرتا۔ وہ لوگ جو اندرونی تیاری کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئے انہوں نے اس سے زیادہ فیض حاصل کیا۔ اب مجھے اندازہ ہو گیا ہے۔ اگلے سال میں روحانی تیاری کے ساتھ آؤں گا اور پورا سال اس کے لئے اپنے آپ کو تیار کروں گا تاکہ اگلے سال میں بھی زیادہ سے زیادہ جلسہ کی برکات سے مستفیض ہو سکوں۔

موصوف نے جب پہلی مرتبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دیدار کیا تو کہنے لگے کہ حضور تو مجسم نور ہیں۔ آپ سے نکلنے والی نور کی شعاعیں سورج کی شعاعوں کی طرح اپنے اندر انتہائی طاقت رکھتی ہیں۔ جب آپ چل رہے تھے تو ایسے لگا کہ روشنی کا ایک دائرہ ہے جو اپنے ماحول کو منور کرتے ہوئے بڑی تیزی کے ساتھ چل رہا ہے۔ آپ کی نظر میں بھی بڑی قوت ہے۔ آپ جب پاس سے گزرے تو مجھے لگا کہ حضور نے مجھ پر بھی نظر کرم فرمائی ہے۔ یہ لمحہ میرے لئے بہت قیمتی تھا۔ میں اس کو کبھی بھول نہیں سکتا۔

❁.....ایک مہمان Mirko Walter صاحب نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: باوجود اتنے رش اور گرمی کے ہر جگہ لوگ ایک دوسرے کی عزت کرتے ہی نظر آئے۔ میں نے بے شمار لوگوں سے ہاتھ ملایا اور ان سے تعارف ہوا۔ یہ لوگ جس انداز سے عزت سے پیش آئے اس میں کہیں بھی بناوٹ یا مبالغہ نہیں تھا بلکہ اس میں ایک سچائی نظر آئی۔

جماعت احمدیہ کے امام عورتوں کی طرف بھی گئے اور وہاں عورتوں کو خطاب کیا اور اُن عورتوں کو جنہوں نے پڑھائی میں اعلیٰ کامیابی حاصل کی تھی انہیں انعامات سے بھی نوازا۔ انہوں نے بتایا کہ عورتیں اگر کام کرتی ہیں تو یہ پیسہ اُن کا اپنا ہے اور اگر مرد کام کرتا ہو تو اس کا فرض ہے کہ وہ سب کا خیال رکھے۔ عورتیں زیادہ طاقتور ہیں اس لئے ان پر بچوں سنبھالنے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے نہ کہ اس وجہ سے کہ وہ کمزور ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ مرد اتنا مشکل کام کر ہی نہیں سکتے۔

پھر دوسرے روز امام جماعت احمدیہ نے جس رنگ میں اسلام کی حقیقی تعلیم پیش کی وہ بھی حیران کن تھا۔ کہیں بھی مجھے یہ نہیں لگا کہ وہ اپنے موقف کو نرمی کے ساتھ پیش کرنے کے لئے تکلّف سے کام لے رہے ہیں۔

یہاں جلسہ میں شامل ہو کر اور خلیفہ کو دیکھ کر مجھے اب علم ہوا ہے کہ احمدی اپنے خلیفہ کی اتنی عزت کیوں کرتے ہیں۔ یقیناً وہ ایک ہی متاثر کرنے والی شخصیت ہے۔ ایک نیک اور محترم انسان ہیں۔ ان کی باتوں سے ہی ان کی خوبیاں واضح ہو جاتی ہیں۔ وہ اپنا عقیدہ نہایت واضح اور آرام سے بیان کرتے ہیں خواہ موضوع کتنا ہی مشکل کیوں نہ ہو۔

مجھے بہت اچھا لگا کہ احمدی تعلیم پر بہت زور دیتے ہیں اور جو لوگ جماعت میں شامل ہونا چاہتے ہیں انہیں بھی کہتے ہیں کہ پہلے جماعت کے بارہ میں تفصیل کے ساتھ مطالعہ کریں اور اس کے بعد جماعت میں شامل ہوں۔

اسی طرح ایک بڑی تعداد میں لوگ مل کر جب اپنے خدا کو پکار رہے ہوتے ہیں تو یہ منظر بھی بہت خوبصورت اور دل کو ہلا دینے والا ہوتا ہے۔ اس کا بیان ممکن ہی نہیں۔

❁.....سوئٹزرلینڈ کے ایک مہمان جیمز لنڈنر (James Lindner) جن کا عیسائی فرقہ The Church of Jesus Christ of Latter-day Saints کے ساتھ تعلق ہے انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات سنے تو ایک احمدی دوست کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ میں آپ کے خلیفہ سے آٹوگراف لینا چاہتا ہوں۔

ان سے جب پوچھا گیا کہ آپ کے دل میں آٹوگراف لینے کا خیال کیسے آیا تو کہنے لگے کہ اس آدمی کے اندر واقعی کچھ خاص بات ہے۔ جو کچھ اس نے کہا بالکل سچ کہا۔ جب میں ان کا خطاب سُن رہا تھا تو مجھے لگ رہا تھا کہ ان کے اندر سے روح القدس کی آواز آ رہی ہے۔

❁.....دو زیر تبلیغ مہمان Hrtem Selutin صاحب اور Oner Ozdenir صاحب کو جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کا شیڈول بتایا گیا تو بہت حیران ہوئے اور کہنے لگے:

امام جماعت احمدیہ صرف قیام امن کی باتیں ہی نہیں کرتے بلکہ عملی طور پر امن پھیلانے کے لئے کوشاں ہیں۔ ان کی تقریر سے بھی بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ ان کے چہرے پر بہت زیادہ نور اور امن نظر آتا ہے۔

جب انہیں جلسہ گاہ میں وقار عمل کا بتایا گیا تو بہت حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ اس مادی دور میں کون اپنا مال اور وقت خرچ کرتا ہے۔ یہاں ہر ایک والنٹیئر عاجزی اور انکساری کی زندہ تصویر ہے۔ ہم نے مسلمانوں کے بہت سے فرقے دیکھے ہیں لیکن جماعت احمدیہ سے بہتر اور اچھا کوئی فرقہ نہیں ہے۔ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔

جلسہ سالانہ جرمنی کی میڈیا کوریج

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ جرمنی کی الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں بڑے وسیع پیمانے پر کوریج ہوئی۔

❁.....جلسہ کے پہلے دن نماز جمعہ کے بعد پریس کانفرنس ہوئی جس میں انٹرنیشنل نیشنل اور لوکل الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے جرنلسٹس اور نمائندے شامل ہوئے۔

❁.....انٹرنیشنل میڈیا میں اٹلی، میسیڈونیا، آسٹریا، برازیل اور بیلجیم کے TV اور اخبارات کے نمائندے تھے۔

❁.....نیشنل لیول پر جرمنی کے چار (4) ٹی وی سٹیشن اور تین پرنٹ میڈیا کے نمائندے موجود تھے۔

❁.....لوکل لیول پر ایک TV، ایک ریڈیو اور چار (4) پرنٹ میڈیا کے نمائندے تھے۔

❁.....مجموعی طور پر جرمنی میں جلسہ سالانہ کے تینوں ایام کی کوریج ہوئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق پانچ ٹی وی چینل، تین (3) ریڈیو چینل اور 61 اخبارات اور دیگر پرنٹ میڈیا کے ذریعہ 5 کروڑ 92 لاکھ 56 ہزار 513 افراد تک پیغام پہنچا ہے۔ (5,92,56,513)

❁.....اس کے علاوہ انٹرنیشنل میڈیا میں آئندہ ہفتہ تک جو کوریج متوقع ہے اس کے ذریعہ ان کی viewership کے مطابق 4 کروڑ 13 لاکھ 12 ہزار (4,13,12000) افراد تک پیغام پہنچے گا۔

❁.....ماضی کے برعکس امسال میڈیا نے اس مرتبہ محض معلومات نہیں دیں بلکہ چند ایک رپورٹرز نے جلسہ گاہ میں گھوم پھر کے مختلف لوگوں سے انٹرویو کئے ہیں اور شعبہ امور خارجہ کے کارکنان، لجنات، پارکنگ، رجسٹریشن وغیرہ پر موجود عام احمدیوں سے بھی انٹرویو کئے اور ان کا ذکر کیا ہے۔ کم و بیش تمام نمائندے جو حضور انور کے ساتھ

پریس کانفرنس میں شریک تھے کم از کم 3 گھنٹے جلسہ گاہ میں موجود رہے۔ مختلف جگہوں پر جا کر انٹرویو کرتے رہے۔ گو آرٹیکل کی جگہ محدود ہو لیکن ان جرنلسٹس نے تفصیلی نوٹس لئے۔ ایک رپورٹر نے کئی گھنٹے کی آڈیو ریکارڈنگ کی۔ اردو تقاریر اور تلاوت بھی ریکارڈ کی۔

❁ ZDF T.V....+ نے خبر دیتے ہوئے حضور انور کے اس جملہ اور اس کا ترجمہ پیش کیا ہے کہ:

میں آپ سے مذہبی طریق کے مطابق ہاتھ تو نہیں ملاتا لیکن جب بھی آپ کو ضرورت ہوگی یا کوئی مسئلہ آئے گا تو آپ مجھے اپنی مدد کے لئے صف اول میں پائیں گے۔

یہی جملہ متعدد دیگر اخبارات مثلاً KA-Nachrichten نے بھی لکھا۔

❁..... اخبارات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عورتوں سے خطاب کا بھی خلاصہ درج کیا۔ اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دوسرے روز کے خطاب میں سے بھی بعض امور کا ذکر کیا۔

❁..... جرمنی کے Baden-TV نے انٹرنیٹ پر جلسہ کی منفی خبروں پر منفی comments لکھنے والوں کو ایک ویڈیو تبصرہ کے ذریعہ بہت اچھا جواب دیا ہے جس میں انہوں نے جماعت کے ماٹو 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' کی اہمیت پر زور دیا ہے۔

☆ جرمنی کے ایک اور مشہور اخبار Tagesspiegel (تھاگس شپیگل) میں کافی لمبا آرٹیکل شائع ہوا۔

اس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تبلیغی مہمانوں کے ساتھ خطاب کو بھی quote کیا۔ نیز عورتوں کے حوالہ سے لکھا کہ عورتوں کو وہاں ہدایت کی گئی تھی کہ غیر ضروری طور پر ادھر ادھر نہ گھومیں بلکہ پردہ کا خیال رکھیں۔ اگر کوئی عورت چہرہ نہیں ڈھانپ سکتی تو وہ میک اپ وغیرہ نہ کرے۔

❁..... میڈیا کی بھاری اکثریت نے جماعت کے امن پسند ہونے کا ذکر کیا ہے۔

❁..... اخبار Sueddeutsche Zeitung نے لکھا:

مرزا مسرور احمد نے قرآن کی پرامن تشریح پر زور دیتے ہوئے کہا کہ جنگیں کرنا کبھی بھی اسلام کا مطمح نظر نہیں رہا۔ ہم جنس پرستی کے متعلق انہوں نے کہا کہ قرآن ایسے تعلقات کی ممانعت کرتا ہے لیکن ہم جنس پرستوں پر ظلم نہیں کرنا چاہئے۔ یہی بات دیگر اخباروں اور پرنٹ میڈیا نے بھی لکھی۔

❁..... ایک رپورٹر نے بتایا:

مجھے سب سے اچھی بات یہ لگی کہ خلیفہ نے ہر سوال کا سیدھا اور براہ راست جواب دیا ہے۔ سیاستدانوں کی طرح ادھر ادھر کی باتیں نہیں کیں۔ اپنی توجہ سوال پر قائم رکھی۔

الاسلام ویب سائٹ (alislam.org) پر جلسہ کی کوریج

❁..... جلسہ سالانہ کی کاروائی ایم ٹی اے جرمن سٹوڈیو کے تعاون سے مسلسل اپ لوڈ کی جاتی رہی۔

❁..... سنٹرل پریس اینڈ میڈیا آفس کی طرف سے جاری کردہ پریس ریلیز بھی اپ لوڈ کی گئی۔

❁..... سوشل میڈیا پر بھی جلسہ کی کوریج کے حوالہ سے کاروائی کی گئی جس میں فیس بک پر 32 پوسٹ شائع ہوئیں جو 4 لاکھ 20 ہزار لوگوں نے دیکھیں اور 36 ہزار لوگوں نے ان Posts کو پسند کیا اور ان پر تبصرہ وغیرہ کئے۔

❁..... اسی طرح Twitter پر بھی جلسہ کے حوالہ سے 5 لاکھ 36 ہزار لوگوں نے جلسہ کے Tweets دیکھے اور 5 ہزار 800 لوگوں نے retweet کیا۔

...............(باقی آئندہ)

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 13 ستمبر 2017ء بروز بدھ 12 بجے دوپہر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر عزیزم زرتشت سعید (ابن مکرم عابد سعید صاحب۔ کلپہم) **کی نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

عزیزم زرتشت سعید (ابن مکرم عابد سعید صاحب۔ کلپہم)

8 ستمبر 2017ء کو ڈیڑھ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل تھے۔ فروری 2017ء میں کینسر کے مرض کی تشخیص ہوئی تو اس وقت سے زیر علاج تھے۔ گزشتہ دو ہفتوں سے Ventilator پر تھے۔

نماز جنازہ غائب:

1۔ مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ (بنت مکرم حکیم الدین صاحب۔ کارکن بہشتی مقبرہ قادیان)

4 اگست 2017ء کو 60 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 2004ء میں بچوں کو لے کر قادیان میں سکونت اختیار کی اور لمبا عرصہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے گھر خدمت بجالاتی رہیں۔ آپ نے ساری زندگی بڑے صبر وحوصلہ سے گزاری۔ آپ کے شوہر نے باقاعدہ بیعت نہیں کی ہوئی تھی لیکن وہ جماعت کی مخالفت بھی نہیں کرتے تھے۔ ان کی وفات پر مرحومہ کے گھر والوں اور دوسرے رشتہ داروں کی طرف سے بہت دباؤ ڈالا گیا کہ وہ احمدیت کو چھوڑ دیں لیکن آپ نے اس موقعہ پر ثابت قدمی دکھائی اور جماعت اور خلافت کا دامن کبھی نہیں چھوڑا۔ آپ نے تنگدستی کے باوجود کبھی اپنے رشتہ داروں کے آگے ہاتھ نہیں پھیلایا بلکہ پوری زندگی اللہ تعالیٰ پر توکّل کرتے ہوئے اپنی اور اپنے بچوں کی ضروریات پوری کرتی رہیں۔ بڑی دعا گو خاتون تھیں اور بچوں کو بھی ہمیشہ توکّل علی اللہ اور نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ مضبوط تعلق رکھنے کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند بہت نیک خاتون تھیں۔ باوجود غربت اور تنگ حالی کے آپ کے اندر مہمان نوازی کا وصف بہت نمایاں تھا۔ خلافت کے ساتھ آپ کو والہانہ پیار تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کی ایک بیٹی مکرمہ ڈاکٹر عظمیٰ منیر صاحبہ واقفہ زندگی ہیں اور نور ہسپتال قادیان کے شعبہ ہومیوپیتھی میں خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ دونوں مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

....

❁ مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 14 ستمبر 2017ء بروز جمعرات نماز ظہر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرم فاروق احمد صاحب۔ لندن (ابن مکرم انصار احمد صاحب آف قادیان) **کی نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

مکرم فاروق احمد صاحب۔ لندن (ابن مکرم انصار احمد صاحب آف قادیان)

یکم ستمبر 2017ء کو لمبی علالت کے بعد 44 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نماز باجماعت کے پابند، تہجد گزار، کم گو، ملنسار، چندہ جات و دیگر مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے، خلافت کے فدائی، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ نے ایک پولش نومبائع خاتون سے شادی کی جس نے بیماری کے دوران آپ کی بڑی دلجمعی کے ساتھ خدمت کی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ والدہ اور بہن بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

1۔ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ۔ ربوہ (بنت حضرت میاں عبداللہ صاحب رضی اللہ عنہ)

21 جون 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت میاں کریم بخش صاحبؓ کی نواسی اور حضرت میاں عبداللہ صاحبؓ کی بیٹی تھیں۔ مقامی طور پر لجنہ کی سیکرٹری اشاعت کے علاوہ مختلف خدمات بجالاتی رہیں اور گھر گھر جا کر رسالہ مصباح تقسیم کرتی تھیں۔ بچوں کو قرآن شریف پڑھانے کی بھی توفیق پائی۔ حضور انور کا خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سنتی تھیں۔ بہت مخلص، باوفا اور نیک خاتون تھیں۔ مہمان نوازی کا خلق نمایاں تھا۔ خلافت سے بہت عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

....

❁ مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ 18 ستمبر 2017ء بروز سوموار 12 بجے دوپہر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر مکرمہ امۃ الحفیظ چوہدری صاحبہ۔ لندن (اہلیہ مکرم عبدالرحمٰن چوہدری صاحب) **کی نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر:

مکرمہ امۃ الحفیظ چوہدری صاحبہ۔ لندن (اہلیہ مکرم عبدالرحمٰن چوہدری صاحب)

14 ستمبر 2017ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بہت سی خوبیوں کی مالک، دعا گو، صوم وصلوٰۃ کی پابند، فدائی اور نیک خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ انتہائی پیار اور اخلاص کا تعلق تھا۔ آپ کو ایک مرتبہ حج بیت اللہ اور چار مرتبہ عمرہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔ آپ مکرم ڈاکٹر سید ولی احمد شاہ صاحب (سابق امیر یوکے) اور مکرم سید منصور احمد شاہ صاحب (نائب امیر یوکے) کی خالہ تھیں۔

نماز جنازہ غائب:

1۔ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ۔ ربوہ (اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب آف ناصر آباد سٹیٹ۔ سندھ)

11 ستمبر 2017ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت میاں غلام محمد صاحبؓ کی بہو اور حضرت میاں جان محمد صاحبؓ کی بھابھی تھیں۔ آپ نے زندگی کا زیادہ وقت ناصر آباد سٹیٹ میں گزارا تاہم وفات سے کچھ عرصہ قبل ربوہ شفٹ ہو گئی تھیں۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی، بہت صابر و شاکر، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے گہرا وابستگی کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

2۔ مکرم عطاء الرحمٰن خان مبشر صاحب (آف جوہر ٹاؤن۔ لاہور)

2 ستمبر 2017ء کو 79 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مستری گوہر دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے تھے جنہیں منارۃ المسیح کا دروازہ بنانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ مرحوم جماعتی چندہ جات باقاعدگی سے ادا کرتے تھے بلکہ آپ کی کوشش ہوتی تھی کہ سال کے شروع میں ہی سارے سال کا چندہ ادا کردیں۔ اب بھی انہوں نے دسمبر 2017ء تک کے تمام چندوں کی ادائیگی کی ہوئی تھی۔ نمازوں کے پابند اور قرآن کریم کی تلاوت میں باقاعدہ تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے زمانے میں ترجمہ قرآن کی کلاسوں میں چاندی کے دو میڈل حاصل کئے۔ نہایت سادہ طبیعت، بڑے خلیق اور ملنسار انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم ڈاکٹر چوہدری ناصر احمد صاحب (مرکزی انچارج جائیداد و تعمیرات اور نائب امیر یوکے) کے ہم زلف، مکرم مولوی محمد منور صاحب (سابق مبلغ افریقہ) کے بھتیجے اور مکرم مبارک احمد صاحب طاہر (سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ) کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔

3۔ مکرمہ غزالہ نایاب صاحبہ۔ واقفۂ نو (اہلیہ مکرم سہیل احمد صاحب۔ حال جرمنی)

آپ نومبر 2016ء میں ٹوگو سے شادی ہو کر جرمنی آئی تھیں اور مختصر علالت کے بعد 11 ستمبر 2017ء کو 22 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ وقف نو کی تحریک میں شامل تھیں۔ بچپن سے ہی پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، دعا گو، جماعت اور خلافت کے ساتھ پیار کرنے والی بہت ملنسار طبیعت کی مالک تھیں۔ اپنے جیب خرچ سے غریبوں کی مدد کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتی تھیں۔ آپ نے فرنچ زبان اس لئے سیکھی تا کہ جماعتی لٹریچر کا ترجمہ کرکے جماعت کی خدمت کی جاسکے۔ آپ مکرم رمضان احمد ظفر صاحب مرحوم (سابق اکاؤنٹنٹ الفضل ربوہ کی پوتی) اور مکرم وسیم احمد صاحب ظفر ثانی (ریجنل مبلغ ٹوگو۔ مغربی افریقہ) کی بیٹی تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

...☆...☆...☆...

VACANCY Minister of Religion Ahmadiyya Muslim Community: Indonesian Speaker

We are a UK registered charity, a religious community, that runs its own religious training academy and faith based TV channels for viewers all over the world.

ABOUT THE ROLE:

We are inviting applications for the following post of Minister of Religion. Candidates will be expected to lead congregational prayers, have a dynamic preaching record, be fully conversant with both Arabic and Urdu languages and in addition a recent qualification equivalent to English Language level B2 on the CEFR(overall band score of 5.5).

He should have the additional qualification/experience listed below. The successful applicant may be posted at any one of the mission centres in the UK. This is a permanent position to help meet the community's growing spiritual and religious needs.

	Main qualification/work	Likely posting
Indonesian speaker	Prepare and present religious programmes on TV	London SW19

JOBDESCRIPTION:

You would be required to do some or all of the following:

Lead and encourage attendance at obligatory prayers deliver sermons on Fridays and other gatherings preach and propagate to members of the public the teachings of the founder of the Ahmadiyya Muslim community enter into correspondence with members and the general public defend the teachings against opponents and non-believers translate literature and correspondence in or from the relevant languages specified above carry out research on relevant secular and non-secular subjects, publish periodicals, participate in inter-community matters liaise with members of the community and resolve social problems introduce programmes host religious talk shows, current affairs or religious/cultural educational programmes attend promotional events for our faith community, conferences and social functions and related administrative duties.

EXPERIENCE REQUIRED:

You must have a wide range of knowledge in the Holy Quran, Ahadith (Traditions of the Prophet of Islam)and Islamic topics and preferably be familiar with the writings of Hadhrat Mirza Ghulam AhmadFounder of the Ahmadiyya Muslim community and of his claims gained through an intensive course of private or college study of not less than four years full-time. You must have language skills in Urdu, Arabic and with a good understanding of Indonesian and a reasonable command of English. You should have served as a Minister of Religion for not less than two years.

You must have a good record of performance, preferably have some previous broadcasting experience, and a strong understanding of our targeted audiences particularly in the East.You should also possess good interviewing, listening and spoken communication skills, good interpersonal skills, be able to follow instructions, memorise facts and also have good planning and organisational ability. You need to have a confident and relaxed manner in dealing with members of the public. We expect you to be able to work under pressure.

QUALIFICATIONS REQUIRED:

You are expected to have either a Shahid"degree"or equivalent gained from attending a 4 years full-time Jamia Ahmadiyya college OR equivalent qualification in Islamic religious studies or a relevant HND level qualification plus at least two years' relevant work experience as an Imam.

PACKAGE:

Thestipend/customaryofferingspackageincludethefollowing:

Stipend of £5,100—/per annum(for 35 hours a week on average plus rent free accommodation with all utilities eg council tax, water rates, gas, electricity paid by the Employer travel expenses reimbursed(25 days holidays per annum.)

Closing Date: 2 December 2017

Please apply to:

Mansoor.Shah@ahmadiyyauk.org OR write to:

The National President, Ahmadiyya Muslim Association UK,

16 Gressenhall Road London SW18 5QL

اس چاند سے پیارے چہرے پر بس ایک نظر بس ایک نظر
کردیتی ہے دل کو زیروزبر بس ایک نظر بس ایک نظر

کرتی ہے سکینت دل کو عطا ملتا ہے جس سے عجیب مزا
رکھتی ہے بے حد پاک اثر بس ایک نظر بس ایک نظر

پیدا ہو محبت مولا سے وہ شخص کچھ ایسا جادو کرے
ہے نورِ سماوی کا مظہر بس ایک نظر بس ایک نظر

مُردوں کو زندہ کرتی ہے ایمان کو تازہ کرتی ہے
اس رشکِ قمر کی ایک نظر بس ایک نظر بس ایک نظر

بیمار کو مل جاتی ہے دوا مایوس کو ہو جاتی ہے شفا
ہے مسیحِ زماں کا لختِ جگر بس ایک نظر بس ایک نظر

کرتے ہیں دعائیں روزوشب اورفیض اٹھاتے ہیں ہم سب
برکات خلافت کا پیکر بس ایک نظر بس ایک نظر

(امۃ الباری ناصر)

بقیہ الفضل ڈائجسٹ از صفحہ 18

روکا۔مگر وہ باز نہ آیا۔آخر فساد کی صورت پیدا ہوگئی۔اُنہوں نے کہا کہ ہم مولوی فتح الدین کو قتل کر دیں گے مگر اس وقت مولوی صاحب قادیان گئے ہوئے تھے۔جب آپؓ واپس دھرم کوٹ پہنچے تو یہ تجویز ہوئی کہ حفظ امن کی نالش کی جاوے۔فریقِ مخالف نے بھی دعویٰ دائر کر دیا۔آخر گورداسپور جا کر منشا نے مولوی صاحب سے صلح کرلی۔پھر ہم حضرت صاحب کے پاس آئے تو آپؑ نے دریافت کیا کہ مقدمہ کا کیا ہوا تو مولوی صاحب نے کہا کہ راضی نامہ کرلیا ہے۔حضورؑ یہ سن کر خوش ہوئے کہ بہت اچھا۔فساد مٹ گیا۔

حضرت حکیم دین محمد صاحبؓ راہوں ضلع جالندھر (بیعت 1902ء) نے ایسے شعراء کی فہرست شائع کروائی تھی جو وقتاً فوقتاً حضورؑ کی مجلس میں حضورؑ کی اجازت سے اپنی نظمیں سناتے تھے۔اس فہرست میں حضرت مولوی صاحبؓ کا نام پانچویں نمبر پر درج تھا۔

10 مارچ 1908ء کو بوقت سیر حضورؑ نے دینی ضروریات کے لئے چندوں کے متعلق فرمایا:...کوئی ہفتہ خالی نہیں جاتا کہ دس بیس آدمی بیعت نہ کرتے ہوں۔اب اس طرح سے بیعت کے رجسٹروں کی تعداد میں تو روزافزوں ترقی ہے مگر یہ رجسٹر (یعنی باقاعدہ چندہ دہندگان کا) اپنی اسی حالت پر ہے۔اس میں کوئی نمایاں ترقی نہیں ہوتی۔اصل وجہ یہی ہے کہ لوگ بذریعہ خطوط بیعت کرتے ہیں یا اس جگہ بیعت کرتے اور چلے جاتے ہیں۔مگر ان کو ضروریاتِ سلسلہ سے مطلع کرنے کا کوئی کافی ذریعہ نہیں ہے۔ہمارے خیال میں مولوی فتح الدین صاحب بھی اس کام کے واسطے موزوں ہیں۔آدمی مخلص دیانتدار ہیں اور یوں ان کی کلام بھی مؤثر ہے۔ان کی پنجابی نظم جو اس ملک کی مادری زبان ہے اور جسے لوگ خوب سمجھتے ہیں وہ بھی اچھی مؤثر ہے۔ہمارے خیال میں ان کے ذریعہ سے دعوت و اشاعت کا کام بھی ہوتا رہے گا اور چندہ کی وصولی کا بھی باقاعدہ انتظام ہو جاوے گا۔

حضرت مولوی صاحبؓ موصی تھے۔ابتدائی تین سو موصیان کی فہرست میں آپ کا اور آپ کی اہلیہ کا وصیت نمبر 22 درج ہے۔آپؓ نے 27 جولائی 1920ء کو بعمر 60 سال وفات پائی۔اس موقع پر اخبار الحکم نے یہ بھی لکھا کہ مولوی فتح الدین صاحب جو کہ حضرت مسیح موعودؑ کے پرانے خادم اور رفیق ایک قابل عالم اور مناظر احمدیت تھے۔جماعت احمدیہ میں ان کا وجود بہت ہی نافع سمجھا جاتا تھا بہت سی پنجابی کتابوں کے مصنف تھے۔شعراء میں اعلیٰ پایہ کے شاعر تھے۔مرحوم کا جنازہ قادیان لایا گیا۔نماز جنازہ حضرت مصلح موعودؓ نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

حضرت مولوی صاحبؓ کی تین بیٹیاں اور ایک بیٹا تھا۔آپؓ کی ایک بیٹی مختاراں بیگم صاحبہ کا نکاح حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت حافظ جمال احمد صاحبؓ مربی ماریشس کے ساتھ پڑھایا تھا۔حضرت حافظ صاحبؓ اپنے بچوں سمیت ماریشس بھجوا دیئے گئے۔اُن کی وفات ماریشس میں ہوئی اور وہیں دفن ہوئے۔حضرت مختاراں بیگم صاحبہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہیں۔

جلسہ سالانہ برطانیہ 2017ء کا کامیاب و بابرکت انعقاد

قسط نمبر 5۔ آخری

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب

مہمانوں کی تقاریر اور تقریبِ تقسیمِ اسناد و میڈلز کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے عشّاق کے والہانہ نعروں میں منبر پر تشریف لائے اور جماعت احمدیہ برطانیہ کے 51 ویں جلسہ سالانہ سے اختتامی خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں جب بھی کسی ایسے پروگرام میں شامل ہوتا ہوں جس میں غیر مسلم بھی بلائے گئے ہوں اور وہاں جب اسلام کی خوبصورت اور پُر امن تعلیم پیش کی جاتی ہے تو اکثریت حیران ہوتی ہے کہ کیا حقیقت میں یہ اسلام کی تعلیم ہے۔ اور یہ ردّ عمل، یہ اظہار کسی ایک ملک کے رہنے والوں کا نہیں ہے بلکہ بلا تخصیص ہر ملک میں یہی اظہار ہوتا ہے۔ اور آجکل جبکہ مختلف ممالک میں جماعتیں اپنے نظام کے تحت اسلام کی امن اور سلامتی کی تعلیم کے پمفلٹ تقسیم کر رہی ہیں ہر ملک میں جیسا کہ کل بھی رپورٹ میں مَیں نے بتایا تھا کہ اب لاکھوں کی تعداد میں یہ پمفلٹ تقسیم ہو رہے ہیں۔ تو وہاں ہر ایک کا یہی اظہار ہوتا ہے کہ حیرت ہے کہ میڈیا تو ہمیں اسلام کے متعلق کچھ اور بتاتا ہے اور آپ اس سے بالکل مختلف باتیں کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس اختتامی خطاب میں تفصیل سے اسلام کی پُر امن تعلیم اور قیامِ امن عالم کے لئے اسلام کے بیان کردہ اصولوں کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ غیر مسلم دنیا کے نزدیک دنیا کی بدامنی اور فتنہ و فساد کی وجہ صرف اسلام کی تعلیم اور مسلمان ہیں جبکہ حقیقت میں اسلام کی تعلیم ہی حقیقی امن کی ضامن ہے اور دنیا کی سلامتی کی ضامن ہے۔ اسلام کے لفظ میں ہی سلامتی اور امن کا پیغام ہے جو بلا تخصیص، بغیر کسی فرق کے، بغیر کسی امتیاز کے، ہر ایک کو امن اور سلامتی دینا چاہتا ہے۔ اسلام کی تعلیم وہ خوبصورت تعلیم ہے جو ہر قسم کے احساس کمتری و برتری اور فرق کو ختم کر کے کہتی ہے کہ سب انسان برابر ہیں۔

خطاب کے آخر پر حضورِ انور نے دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ اب دعا ہو گی۔ دعا میں پاکستان کے احمدیوں کو بھی یاد رکھیں جو مشکلات میں گرفتار ہیں۔ الجزائر کے احمدیوں کو بھی یاد رکھیں اور عمومی اسلامی دنیا کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں کہ جہالت کی وجہ سے وہ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کا عذاب سہیڑ رہے ہیں۔ دنیا کی عمومی حالت بھی بگڑتی جا رہی ہے جیسا کہ مَیں نے بیان کیا۔ دنیا کو عمومی طور پر بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور ہمیں اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اعلان فرمایا کہ اس سال کُل حاضری 37 ہزار 393 ہے اور ایک سو چودہ ممالک کی نمائندگی ہے۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس نہایت بصیرت افروز خطاب کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کی کسی آئندہ اشاعت میں شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔)

[بعد ازاں قریبًا آدھ گھنٹہ تک عربی (عرب احمدی)، فارسی (جامعہ احمدیہ یو کے)، اردو (انٹرنیشنل گروپ)، انگریزی (انگریز نو احمدی)، اردو (یو کے گروپ)، افریقن ترانہ (افریقی احمدی)، اردو (جامعہ احمدیہ یو کے)، بنگلہ (بنگلہ احمدی)، اور پنجابی و اردو (جامعہ احمدیہ کینیڈا) زبانوں میں مختلف گروپس نے اپنے پیارے آقا کے حضور دینی نغمات اور ترانوں کے تحائف پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔]

ان ترانوں کے دوران جب حضورِ انور ازراہِ شفقت منبر پر کھڑے ہو کر ترانہ پڑھنے والوں کی حوصلہ افزائی فرماتے رہے وہاں پوری دنیا میں موجود احمدی بالخصوص وہ احمدی جو جلسہ گاہ میں موجود تھے زبانِ حال سے گویا محوِ دعا تھے

یونہی دیدار سے بھرتا رہے یہ کاسۂ دل
یونہی لاتا رہے مولیٰ ہمیں سرکار کے پاس

ترانوں کے بعد حضور انور السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور ’اللہ تعالیٰ حفاظت میں رکھے‘ کی دعا دے کر جلسہ گاہ سے تشریف لے گئے اور احباب کرام کچھ دیر تک پر جوش اسلامی نعروں کے ساتھ اپنے جوش و خروش اور امامِ وقت سے اپنی والہانہ محبت اور عقیدت کا اظہار کرتے رہے۔

اس طرح جماعت احمدیہ برطانیہ کے 51 ویں جلسہ سالانہ کی کارروائی انتہائی خیر و برکت کے ساتھ اتوار 30/ جولائی کی شام کو اختتام پذیر ہوئی۔

... ...

دیگر متفرق شعبہ جات و تقاریب

ایّام جلسہ کے دوران جلسہ کی معمول کی کارروائی کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی ہدایات کی روشنی میں دیگر ممالک سے تشریف لانے والے مہمانوں، غیر از جماعت اور غیر مسلم دوستوں کے اعزاز میں مختلف تقریبات کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

ریویو آف ریلیجنز

جلسہ سالانہ پر جلسہ کی علمی مجالس کے علاوہ انتہائی مفید اور معلوماتی نمائش و دیگر تقاریب کا بھی انتظام کیا جاتا ہے۔ حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جیسا کہ اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا کہ ریویو آف ریلیجنز کی جانب سے ’القلم‘ پراجیکٹ امسال بھی یہاں جاری رہا۔ اس پراجیکٹ کے تحت خواہشمند احباب کو اپنے ہاتھ سے قرآنِ کریم کی ایک آیت لکھنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ یہ پراجیکٹ اب اپنے آخری مراحل میں پہنچ چکا ہے اور اب تک حضورِ انور کی رہنمائی اور دعاؤں سے بہت کامیابی سے چلایا جا رہا ہے۔

کفنِ مسیح کانفرنس

جلسہ سالانہ کے دوران امسال پہلی Shroud of Turin Conference کا انعقاد بھی کیا گیا جس میں امریکہ، اٹلی اور اسپین سے تشریف لانے والے ماہرین نے اپنے تحقیقاتی مقالہ جات پیش کیے۔ ریویو آف ریلیجنز کی جانب سے گذشتہ کئی سال سے کفنِ مسیح کے replica کی نمائش کی جا رہی تھی۔ امسال اس نمائش میں حضرت مسیح کے چہرۂ مبارک پر رکھے جانے والے کپڑے کے replica کو پہلی مرتبہ نمائش کا حصہ بنایا گیا۔

PAAMA کا خصوصی اجلاس

حضور انور کی اجازت سے (Pan-African Ahmadiyya Muslim Association (PAAMA نے جلسہ سالانہ کے پہلے روز مردانہ پنڈال میں اپنے ایک پروگرام کا انعقاد کیا۔ اس آرگنائزیشن کا قیام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ایماء پر 1984ء میں کیا گیا۔ اور اس کا مقصد یہ تھا کہ تارکین وطن افریقہ کے لوگوں کو متحد اور یک جان بنایا جاسکے اور افریقن احمدی اسلام، سوسائٹی اور افریقہ کی خدمت کرسکیں۔

اِس پروگرام کا آغاز مکرم Tommy Kallon صاحب صدر PAAMA کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم اور اس کے انگریزی ترجمہ کے بعد مکرم Tommy Kallon صاحب صدر PAAMA نے PAAMA کا تعارف کروایا اور حاضرین کو پروگرام سے آگاہ کیا۔

بعد ازاں مکرم عبداللہ ڈیا صاحب مبلغ سلسلہ امریکہ نے تقریر کی۔ تقاریر کے بعد سوال و جواب کی محفل ہوئی۔ اس موقع پر پردہ کی رعایت کے ساتھ خواتین نے بھی شمولیت اختیار کی۔ تقریب کے اختتام پر افریقی طرز پر پکائے گئے کھانوں پر مشتمل عشائیہ مہمانوں کی خدمت میں پیش کیا گیا۔

....

تبلیغ مارکی

حدیقۃ المہدی میں جلسہ سالانہ کی مین مارکی سے ہٹ کر جلسہ گاہ کے ایک حصہ میں تبلیغ مارکی کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس کے اندر اردو اور انگریزی بولنے والے دوستوں کے لئے الگ اور عربی دان دوستوں کے لئے الگ خیمہ جات لگائے گئے تھے۔ جلسہ کے دوران یہاں پر جماعتِ احمدیہ کا تعارف حاصل کرنے کے لئے جو بھی مہمان تشریف لاتے انہیں table talk کی صورت میں جماعتِ احمدیہ مسلمہ کا تعارف کروایا جاتا اور ان کے سوالات کے جوابات پیش کیے جاتے۔ ان خیمہ جات میں جلسہ کے دوران حضورِ انور کی منظوری اور اجازت سے جماعتی ذیلی تنظیموں خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کے تعاون سے الگ الگ باقاعدہ تقاریب منعقد ہوئیں۔ مہمانوں کو جلسہ گاہ کے مختلف حصوں کا تعارفی دورہ بھی کروایا جاتا رہا جس میں ہیومینٹی فرسٹ، ریویو آف ریلیجنز، مخزنِ تصاویر، مین مارکی، بازار اور بُک اسٹال وغیرہ شامل ہیں۔ مہمان ہر جگہ نظم و ضبط اور دسیوں اقوام سے تعلق رکھنے والے احمدیوں کے باہمی مثالی بھائی چارہ کو دیکھ کر متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ الحمدللہ

ان تقاریب کے لئے کئی ہفتوں قبل تیاری شروع کر دی گئی تھی۔ چنانچہ مہمانوں اور میزبانوں کی رجسٹریشن کے لئے آن لائن سہولت مہیا کی گئی۔

تبلیغ کی مارکی میں مہمانوں کیلئے مختلف نمائشوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ جس میں قرآن مجید کے مختلف تراجم رکھے گئے۔ خلافت 21ویں صدی میں، قرآن کریم، True Islam Campaign کی نمائش Banner اور Posters کی صورت میں لگائی گئی تھی۔ اسی طرح عارضی طور پر ایک Auditorium بھی لگایا گیا تھا۔ اس میں مختلف Documentaries (اسلام احمدیت کا تعارف، اسلام کا خلیفہ، Grenfell Tower کے حادثے میں جماعت کا ردعمل اور امداد، جلسہ سالانہ اور بیعت کی تقریب، حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء احمدیت کی مختصراً تاریخ) ویڈیو کی شکل میں دکھائی گئیں۔

مہمانوں کیلئے خطبہ جمعہ کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ لوگوں کیلئے Headsets مہیا کئے گئے جس میں وہ اپنی زبان میں ترجمہ سن سکتے تھے۔ مہمانوں کے لئے جلسہ گاہ میں بیٹھ کر سننے کی سہولت بھی موجود تھی۔

مہمانوں کے ساتھ Defeating Extremism through True Islam، Spiritual Fruits of Islam Ahmadiyya، اور ہستی باری تعالیٰ کے موضوعات پر تقاریر اور مجالس سوال و جواب اردو و انگریزی زبانوں میں رکھی گئی تھیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہفتہ کے ایام میں ایک ہزار سے زائد مہمانان نے جلسہ میں شرکت کی اور مختلف تقریبات میں شامل ہوئے۔

تبلیغ ڈیپارٹمنٹ کے ناظم محترم سیکرٹری صاحب تبلیغ جماعت احمدیہ یو کے ہیں آپ کے ساتھ نائب ناظمین اور ایک ٹیم خدمات کی انجام دہی میں مصروف رہی۔ تبلیغ مارکی میں انٹرنیشنل تبلیغ سیمینار منعقد کیا گیا جس میں 163 افراد نے شمولیت اختیار کی۔ 100 سے زائد ممالک کی نمائندگی تھی۔

تبلیغ مارکی میں سب سے اہم کام غیر از جماعت مہمانوں کو جلسہ کے موقع پر دعوت دینا اور پھر جلسہ پر ان کے سوالات کے جوابات دینا جلسہ کے مقاصد اور جلسہ کے پروگرامز اور مساعی سے آگاہ کرنا ہے۔

تبلیغ مارکی کی کارروائی کو کئی ایک لوکل، قومی اور انٹرنیشنل اخباروں، TV کے نمائندگان نے رپورٹ کیا اور مارکی میں تشریف لائے۔

خیمۃ العرب میں ہونے والی تقاریب

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پُر شفقت ہدایات کے زیرِ اہتمام گزشتہ چار سال سے جلسہ سالانہ انگلستان کے موقع پر الگ سے عرب مارکی کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس کا مقصد دنیا کے مختلف ممالک میں بسنے والے عربوں کی اس جلسہ میں ایک دوسرے کے ساتھ ملاقات و تعارف، سوال و جواب کے ذریعے معلومات میں اضافہ اور باہمی تبادلۂ خیال کے ذریعہ ایمان اور روحانیت میں اضافہ ہے۔

امسال بھی جلسہ سالانہ کے دوران عرب احباب کے لئے لگائی گئی مارکی میں مختلف اجلاسات ہوئے۔ پہلے روز حضورِ انور کی افتتاحی تقریر کے بعد شام کو عرب ممالک سے تعلق رکھنے والے افراد بشمول عرب ممالک کے امرائے کرام، جماعتوں کے صدران، ایڈیشنل وکالت تبشیر لندن کی طرف سے مدعو کیے جانے والے عرب مہمان اور دیگر معززین جمع ہوئے۔ مختلف دوستوں کو مختصر تقاریر کرنے کی دعوت دی گئی۔ اس تقریب میں دوسو سے زائد عرب احباب نے شمولیت اختیار کی۔ اجلاس کے بعد تمام شاملینِ تقریب کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

....

عرب مارکی میں لجنہ کی تقریب

جلسہ کے دوسرے روز دوپہر کے وقت عرب مارکی میں گزشتہ سال کی طرح دنیا بھر سے تعلق رکھنے والی عرب لجنہ اماء اللہ کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد کی گئی۔ اس تقریب کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ حضرت صاحبزادی امۃ السبوح بیگم صاحبہ مدّ ظلہا العالی حرم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفسِ نفیس تشریف لا کر اس محفل کو رونق بخشی۔ اس موقع پر سوال و جواب کی ایک محفل ہوئی۔

....

IAAAE مارکی

جلسہ گاہ کی ایک جانب انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف

احمدیہ آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز (یوروپین چیپٹر) کی جانب سے لگائی گئی ایک مارکی نصب تھی۔ اس میں اس تنظیم کی جانب سے افریقہ اور دنیا کے دیگر ممالک میں کی جانے والی خدمات کی عکاسی کی گئی تھی۔

……………

بنگلہ احمدیوں کا اجلاس

امسال بنگلہ بولنے والے جن احباب کرام نے جلسہ سالانہ میں شرکت کی ان کا کامیاب اور معلوماتی اجلاس جلسہ گاہ کے 'گرین ایریا' میں منعقد کیا گیا۔ اجلاس کی صدارت محترم فیروز عالم صاحب انچارج بنگلہ ڈیسک نے کی۔ محترم امیر صاحب بنگلہ دیش بھی اس موقع پر موجود تھے۔ آپ نے بنگلہ دیش میں ہونے والی جماعتی ترقیات کے بارہ میں معلومات فراہم کیں۔

… … … …

MTA

مسلم ٹیلیویژن احمدیہ نے بھی ہر سال کی طرح امسال بھی جلسہ سالانہ برطانیہ کو عالمی جلسہ بنانے میں اپنا خاص کردار ادا کیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات و خطابات کو پوری دنیا کے احمدیوں تک بذریعہ مواصلاتی نظام پہنچایا گیا۔ نیز جلسہ پر کی جانے والی دیگر تقاریر و اجلاسات وغیرہ کو لائیو نشر کرتا رہا۔

جلسہ سالانہ یوکے 2017ء کے موقع پر ایم ٹی اے کے پروگرامز

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے کو 25 سال مکمل ہو گئے ہیں اور جلسہ سالانہ کے موقع پر کثیر التعداد نت نئے پروگرامز نشر کئے گئے۔ گزشتہ سال کی نسبت نشریات میں مزید بہتری اور وسعت نظر آئی جن کا ذکر درج ذیل سطور میں نہایت اختصار کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔

لائیو نشریات کا آغاز جمعرات کے روز ہو گیا تھا۔ جلسہ سالانہ سے متعلق Studio Discussion کے علاوہ جلسہ سالانہ سائٹ کے مختلف مناظر دکھائے گئے اور ساتھ ساتھ جلسہ سالانہ کے مختلف انتظامات کے حوالہ سے معلومات دی گئیں۔ جلسہ سالانہ یوکے 2017ء کی پہلی لائیو نشریات کے موقع پر 23 جولائی 2017ء کے روز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو معائنہ انتظامات فرمایا تھا اس کی ویڈیو بھی دکھائی گئی۔

دستاویزی فلمیں (Documentaries)

مسجد اقصیٰ ربوہ، مسجد یادگار ربوہ اور مسجد مبارک ربوہ کے بارہ میں ڈاکومنٹریز دکھائی گئیں۔

Mayotte Island میں احمدیت کے نفوذ اور احباب جماعت کے حالات سے متعلق ایک ڈاکومنٹری دکھائی گئی جس کا نام ''At the Corners of the Earth'' تھا۔

اسی طرح مسجد نور قادیان اور مسجد بشارت سپین کے بارہ میں ڈاکومنٹریز دکھائی گئیں۔

Road to the Mosque کے نام سے دو اقساط پر مشتمل ایک ڈاکومنٹری دکھائی گئی جس میں برطانیہ میں مساجد کی مختصر تاریخ بیان کی گئی۔

ایم ٹی اے کے 25 سال مکمل ہونے پر ایک ڈاکومنٹری دکھائی گئی۔

بچوں کے لئے پروگرام

امسال بچوں کے لئے بھی ایک پروگرام شامل تھا۔ ایک پروگرام Jalsa Kids Piece کے نام سے دکھایا جس میں بچوں نے بتایا کہ ایم ٹی اے میں کس طرح پروگرام فائنل ہوتا ہے اور پروگرام بنانے کے لئے کن کن مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔

فرنچ پروگرامز

امسال جلسہ سالانہ کے تینوں دن فرنچ بولنے والوں کے لئے الگ سے پروگرامز کا انتظام تھا۔ جلسہ سالانہ کی مکمل کارروائی فرنچ زبان میں دکھائی گئی جس کے لئے ایک الگ سے فرنچ Live Stream ایم ٹی اے کی ویب سائٹ پر موجود تھا۔ نیز فرنچ بولنے والوں کے لئے اسی فرنچ Live Stream کے ذریعہ فرنچ audience کے لئے پروگرامز شامل کئے گئے۔

ایم ٹی اے افریقہ اور افریقہ کے مختلف ممالک میں جلسہ سالانہ کی کارروائی کی نشریات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سال کی طرح امسال بھی ایم ٹی اے افریقہ نے افریقہ سے تعلق رکھنے والے ممالک کے لئے الگ سے پروگرامز کا انتظام کیا۔ سر فہرست مختلف Studio Discussions ہیں۔ افریقہ کے مختلف ممالک سے تشریف لانے والے معزز مہمانوں کے ساتھ گفتگو کی گئی۔

درج ذیل افریقہ کے چینلز نے جلسہ سالانہ کی نشریات شامل کیں۔

GHANA: CINEPLUS CHANNEL, GHANA NATIONAL TELEVISION (GTV–(national channel of the country, GHANA LIFE CHANNEL, NTV GHANA
GAMBIA: GAMBIA NATIONAL TELEVISION(GRTS–(national channel of the country
NIGERIA: MITV NIGERIA
RWANDA: BTN RWANDA
UGANDA: UGANDA BROADCAST CORPORATION–national channel of the country
HTV
SIERRA LEONE: SIERRA LEONE NATIONAL BROADCASTING CORPORATION(SLBC(-national channel of the country

سوشل میڈیا (ایم ٹی اے)

امسال سوشل میڈیا کی طرف سے جلسہ سالانہ کے حوالہ سے ایمان افروز واقعات کو دنیا بھر میں بسنے والے لوگوں تک پہنچانے کی سعی کی گئی۔ مختلف ممالک سے تشریف لانے والے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانان و رضا کاران کے انٹرویوز لئے گئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان انٹرویوز کو بہت مثبت تاثرات موصول ہوئے اور لوگوں کی طرف سے پسندیدگی کا اظہار کیا گیا۔

اس شعبہ کی جانب سے جلسہ سالانہ کے دوران مختلف شعبہ جات کے ناظمین، نائب ناظمین، معاونین سے انٹرویو لئے گئے اور ویڈیو بنائی گئی کہ ان کے شعبہ جات میں کیا کیا کام ہو رہا ہے اور کام کی نوعیت کے بارہ میں معلومات حاصل کیں۔

اس کے علاوہ اس شعبہ کے تحت ان کی آفیشل ویب سائٹ www.mta.tv/jalsaconnect پر بھی معلومات مہیا کی جاتی رہیں۔ نیز twitter، Facebook، Instagram اور youtube پر بھی مواد post کیا جاتا رہا۔ ان ذرائع سے دنیا بھر میں بسنے والے متعدد احمدیوں کی جانب سے پیغامات، blogs وغیرہ موصول ہوئے جنہیں شیئر کیا جاتا رہا۔ مثلاً Guyana سے ایک خاتون نے ہمیں بتایا کہ وہ 1994ء سے جماعت سے connected ہے اور وہ ایم ٹی اے کے ذریعے جماعت سے رابطہ میں ہے۔ اور جو سروس ایم ٹی اے جلسہ کے حوالہ سے سوشل میڈیا کے ذریعہ دے رہا ہے اس کے ذریعہ سے وہ یوں محسوس کر رہی ہے کہ گویا وہ خود جلسہ سالانہ میں شامل ہے۔

اس امر کا خاص لحاظ رکھا جاتا ہے کہ حضور انور کے خطبہ جمعہ یا خطابات کے دوران کوئی tweet وغیرہ نہیں ہوتی کیونکہ اس وقت سب کی توجہ حضور انور کی باتوں پر ہونی چاہئے۔

اس شعبہ کے تحت کل 4 ناظمین ہیں جن میں سے 2 ناظمہ لجنہ کی طرف ہیں جن کے ساتھ 7 معاونات کام کر رہی ہیں اور 2 ناظمین مردوں کی طرف جن کے ساتھ 9 معاونین ہیں۔ لجنہ کی ٹیم نے لجنہ production ٹیم کے ساتھ مل کر کام کیا۔

… … …

جلسہ پر تشریف لانے والے بعض مہمانان و صحافیوں کے تاثرات

محترم ابراہیم اخلف صاحب (نیشنل سیکرٹری تبلیغ یوکے) کی رپورٹ کے مطابق بعض مہمانوں کے تاثرات درج ذیل ہیں:

1۔ ایک دوست نے کہا کہ مجھے جلسہ میں آ کر بہت خوشی ہوئی اور مہمان نوازی کا بہترین نمونہ مجھے ادھر آ کر نظر آیا۔ مجھے خیال تھا کہ مجھے اسلام کے بارہ میں بہت کچھ پتہ ہے مگر آپ کے خلیفہ کی تقاریر سن کر میں نے اسلام کے بارہ میں بہت کچھ نیا سیکھا اور میرا اسلام کے بارے میں تاثر بدل گیا ہے۔

2۔ ایک انگریز خاتون Anne Osborne لکھتی ہیں کہ اتنا بڑا event تھا مگر میں حیران تھی کہ پھر بھی اس کو اتنے اچھے طریق سے منظم طور پر کس طرح چلایا جا رہا ہے۔ آپ کے خلیفہ کی تقریر بہت ہی دل کو چھونے والی اور ہماری عیسائیوں کی تعلیم (بائبل) سے ملتی جلتی ہے۔

3۔ ایک یہودی مہمان نے کہا کہ جلسہ کا ماحول ایک خاص ماحول محسوس کیا، مہمانوں کا بہت خیال رکھا گیا۔ میں بہت شکر گزار ہوں کہ مجھے جلسہ میں شامل ہونے کا اور حقیقی اور خوبصورت اسلام کو دیکھنے کا موقع ملا۔

4۔ ایک سُنی مسلمان نے کہا مجھے سوال و جواب کی مجلس سے بہت فائدہ ہوا۔ میرا عقیدہ خاص طور پر خونی مسیح کے بارہ میں بالکل بدل گیا ہے۔ آپ کے خلیفہ کی تقریر سے بھی بہت سی نئی چیزیں سیکھیں اور میں سمجھتا ہوں کہ میرے لئے یہ بہت بڑی خوش قسمتی کی بات ہے کہ آپ کے خلیفہ کی تقریر کو سننے کا موقع ملا۔ آپ کی جماعت بہت امن پسند ہے اور واحد جماعت ہے جو نفرت کو نہیں پھیلاتی۔

5۔ ایک افریقن مہمان نے کہا میں حیران تھا کہ یہاں اتنی بڑی تقریب میں ہم کو سب کچھ مفت میں مل رہا ہے اور آج تک میں اپنی زندگی میں اتنے لوگ نہیں دیکھے۔ مہمانان کے لئے جو سیشن منعقد ہوئے بہت اچھے تھے۔ سوالوں کے جوابات بھی بڑے اچھے انداز میں اور تفصیل کے ساتھ دیے گئے۔ اگر جلسہ میں شامل نہ ہوتا تو شاید میں اس طرح کے لوگوں سے کبھی نہ مل پاتا۔

6۔ یورپ سے آنے والے ایک مہمان نے کہا: مجھے جلسہ میں آ کر بہت اچھا محسوس ہو رہا ہے۔ آپ کے خلیفہ کی تقریر نے مجھ پر گہرا اثر کیا ہے، اتنا کہ قریب تھا کہ میں رونے لگ جاتا۔ اس طرح کے اور جلسے ہونے چاہئے۔

7۔ ایک انگریز خاتون لکھتی ہیں کہ یہاں آ کر مختلف سیشنز میں شامل ہو کر مجھے میرے سارے سوالوں کے جواب مل گئے ہیں۔ جب میں یہاں آئی تو شروع میں مجھے ڈر بھی تھا اور یہ خیال تھا کہ سب مجھے یہاں عجیب انداز سے دیکھیں گے کیونکہ میں انگریز (سفید رنگ کی) ہوں، مگر حقیقت یہ ہے کہ مجھے بالکل بھی یہ محسوس نہیں ہوا کہ میں کوئی باہر کی ہوں اور میرا یہ خیال غلط تھا۔

8۔ ایک اور مہمان نے کہا کہ یہ جلسہ بہت اچھا ہے میرا دل ہے کہ میں ہمیشہ کے لئے ادھر اس ماحول میں رہ سکوں۔ میں تو واپس بھی نہیں جانا چاہتا اور صرف آپ کے خلیفہ کی تقاریر کو سنتا چلا جانا چاہتا ہوں، اتنی پیاری تقاریر تھیں۔

9۔ ایک انگریز مہمان نے کہا: آپ جو یہ کام کر رہے ہیں ان کو الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ کچھ ماہ قبل میرا جماعت احمدیہ سے رابطہ ہوا۔ جلسہ کا ماحول ایک غیر معمولی ماحول ہے۔ لوگ جس طرح ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں اور دنیا بھر سے لوگ ایک دوسرے کو ملتے ہیں اس کا مجھ پر ایک بہت گہرا اثر ہے۔ میں ہمیشہ سادگی اور دل کو امن دینے والی چیز کو ڈھونڈتا تھا، وہ مجھے آج یہاں ملی ہے۔ میں خدا سے کچھ عرصہ قبل روحانیت میں اضافہ کرنے والی چیز کے لئے یہ دعا کر رہا تھا اور جلسہ نے میری روحانی Batteries سب چارج کر دی ہیں۔ آج کا وقت میری زندگی میں ایک خاص تبدیلی پیدا کر رہا ہے۔ آپ کی جماعت اور اس کا پیغام آج کے زمانہ میں ایک بہت اہم خزانہ ہے۔

10۔ ایک اور مہمان نے کہا کہ آپ کے خلیفہ کی تقریر بہت اثر کرنے والی تھی۔ اگر موقع ملا تو ضرور دوبارہ آؤں گا اگر جرمنی میں بھی جلسہ ہوا تو جاؤں گا۔

11۔ عالمی بیعت میں بعض مہمانان جو اس تقریب کو دیکھنے کے لئے شامل ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم پر بھی بیعت کے وقت ایک عجیب کیفیت طاری تھی اس کو عام الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ بعض دیکھنے والوں نے یہ کہا کہ اگر صرف لوگ اس بیعت کے لمحہ کو اپنی آنکھوں سے یہاں کھڑے ہو کر مشاہدہ کر لیں تو ان کو معلوم ہو جائے کہ یہی حقیقی اسلام ہے۔

12۔ ایک مراکش مہمان نے جو یوکے میں رہتے ہیں کہا کہ جلسہ میں پہلی دفعہ شامل ہونے کا موقع ملا۔ مجھے جلسہ میں شامل ہو کر ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ خود اپنے فضل اس جگہ پر نازل کر رہا ہے اور یہ ایک مقدس جگہ ہے۔ اتوار کے روز مجھے بیعت میں شامل ہونے کا موقع ملا۔ میں اپنے جذبات کو قابو میں نہ رکھ سکا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کا حصہ گناہوں سے دھل کر صاف ہو رہا ہے۔ حضور کو دیکھ کر انسان کو طاقت ملتی ہے اور ساتھ ہی جماعت کے لئے محبت بھی بڑھتی ہے۔

13۔ ایک اور مراکش مہمان نے کہا Morocco: میں رہتا ہوں، میرے بیٹے کا نام Karam Saghuri ہے اس نے بھی بیعت کی ہے۔ میں 2010ء سے ایم ٹی اے العربیہ بڑی باقاعدگی سے دیکھ رہا ہوں۔ ایم ٹی اے العربیہ کے ذریعہ سے بہت سے سوالوں کے جواب ملے اور یہ محض اللہ کا فضل ہے کہ اس نے میرے دل و دماغ کو صاف کر دیا۔ میرا Marocco میں ابھی کسی احمدی سے رابطہ نہیں ہوا تھا لیکن میں ہمیشہ 2010ء سے MTA پر جلسہ کو دیکھا کرتا تھا اور میری دلی خواہش تھی کہ میں بھی شامل ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور اتنے سالوں کے بعد مجھے توفیق ملی اور آج میں یہاں کھڑا ہوں۔ مجھے یہاں آ کر ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ گویا میری دوبارہ سے روحانی پیدائش ہوئی ہے۔

☆…☆…☆

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محموداحمدملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت مولوی فتح الدین صاحبؓ

حضرت مولوی فتح الدین صاحبؓ حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ سے پہلے کے ساتھی اور معتقد تھے۔ بااصول شخص تھے۔ بےخوف اور نڈر احمدی تھے۔ ہر شخص کو تبلیغ کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ سچے عاشق رسولؐ اور پاک فطرت انسان تھے جو اپنے علاقہ میں ایک خاص اثر رکھتے تھے۔ آپؓ کے پڑنواسے مکرم لطیف احمد طاہر صاحب نے روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 19 جنوری 2012ء میں حضرت مولوی صاحبؓ کی سیرت بیان کی ہے۔

حضرت مولوی فتح الدین صاحب اندازاً 1860ء میں دھرم کوٹ بگہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے۔ کسی مکتب میں تعلیم حاصل نہیں کی لیکن علم کے شوق میں دیگر طلباء سے پڑھنے لگے۔ جب کتاب 'فتوح الغیب' پڑھی تو کسی ولی کی صحبت اختیار کرنے کا شوق دامنگیر ہوا۔ تلاش شروع کی تو ایک دن یہ خبر ملی کہ ایک بزرگ قادیان میں خوابوں کی تعبیر بتاتے ہیں اور ایک کتاب ''براہین احمدیہ'' تیار کررہے ہیں۔ چنانچہ چند دوستوں کے ہمراہ آپ قادیان پہنچ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضورؑ نے آپ کو ایک ذکر کرنا بتلایا کہ فجر کی نماز کے بعد یہ ذکر چلتے پانی کے کنارے پر پڑھا کرو: یَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ۔

پھر قادیان آنے کا سلسلہ چل پڑا تو آپؓ نے حضورؑ کی خدمت میں عرض کی کہ حضور کبھی دھرم کوٹ بگہ بھی تشریف لائیں۔ حضور اقدسؑ نے فرمایا کہ اگر خدا نے چاہا تو ہم تمہارے پاس آویں گے۔ چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد حضرت مسیح موعودؑ مع حضرت منشی حامد علی صاحبؓ و محمد اسماعیل صاحبؓ پیدل چلتے ہوئے دھرم کوٹ بگہ عصر کے وقت تشریف لائے۔ مولوی صاحبؓ نے بادام کی گریاں اور مصری حضورؑ کی خدمت میں پیش کی اور نماز حضرت مسیح موعودؑ کے پیچھے پڑھی گئی۔ رات کے وقت ایک سکھ سردار کے ساتھ حضورؑ نے قرآن شریف اور باوانانک صاحب کے متعلق چند باتیں کیں۔ پھر فرمایا کہ سردار تو مسلمان ہو گیا ہے اور دوسرا نہایت معتقد حضرت صاحب کا ہوا۔ صبح کھانا کھا کر حضرت اقدسؑ کتاب ''براہین احمدیہ'' کا دوسرا حصہ چھپوانے کے واسطے یکّہ پر امرتسر تشریف لے گئے۔ حضرت مولوی فتح الدینؓ فرط اُلفت سے بھوکے پیاسے یکّہ کے ساتھ دوڑتے ہوئے بٹالہ تک پہنچ گئے۔ حضورؑ نے فرمایا کہ تم نے ابھی کھانا نہیں کھایا۔ آپؓ نے عرض کی: حضور نہیں کھایا۔ **حضورؑ نے فرمایا کہ روپیہ مولوی صاحب کو دے دو۔** چنانچہ حضرت حافظ حامد علی صاحبؓ نے چار آنے آپ کو دیئے جس سے آپ نے کھانا کھایا۔

حضرت اقدسؑ کے دھرم کوٹ بگہ تشریف لے جانے کے متعلق حضرت سردار فضل حق صاحبؓ نے بیان فرمایا کہ جب وہ جوان تھے اور مشن سکول بٹالہ میں تعلیم پاتے تھے تو اُن دنوں مولوی فتح الدین صاحب حضرت مرزا صاحب سے ملا کرتے تھے۔ مذہب کے متعلق دہریت کے خیالات سردار صاحب موصوف نے مولوی صاحب سے ذکر کئے تو مولوی صاحب نے یہ باتیں حضرت اقدسؑ سے قادیان جاکر بیان کیں۔ حضرت اقدسؑ نے کچھ فرمایا تو مولوی صاحب نے سردار صاحب کو وہ باتیں فرمائیں۔ اس طرح کچھ عرصہ تبلیغ پیغاموں کے ذریعہ ہوتی رہی۔ مگر چونکہ سردار صاحب رئیس زادہ تھے اور مولوی صاحب ادنیٰ زمیندار تھے اس لئے مولوی صاحبؓ کا یا تو اثر نہ پڑتا تھا یا حضرت اقدسؑ کے زبانی دلائل کو پہنچا نہ سکتے تھے۔ آخر حضرت مسیح موعودؑ نے یہ مناسب سمجھا کہ خود ان سکھ رئیس زادوں کو تبلیغ کرنے کے لئے دھرم کوٹ تشریف لے جائیں۔ چنانچہ ایک دن حضورؑ دھرم کوٹ پہنچ گئے اور سردار صاحب اور ان کے بڑے بھائی سردار جیون سنگھ اور ان کے والد صاحب سے مولوی فتح الدین صاحب کے مکان پر ملاقات کی جس میں ہستی باری تعالیٰ کے متعلق ان سکھ نوجوانوں کی اُس وقت کی قابلیت کے مطابق یہ دلائل بیان کئے کہ جو مکانات انسان بناتے ہیں جب تک اُن کا کوئی نگران اور مرمت کرنے والا نہ ہو قائم نہیں رہ سکتے مگر زمین، چاند سورج ستارے اپنا اپنا مفوضہ کام برابر باقاعدگی سے کرتے ہیں۔ ان کی نگرانی کون کرتا ہے اور کون ان کو قائم رکھے ہوئے ہے؟ پس وہی جو اِن کا خالق ہے وہی ان کا نگران ہے۔ اگر کوئی نگران نہ ہو تو یہ دنیا درہم برہم ہوجائے۔

اُس وقت حضرت اقدسؑ کا کوئی دعویٰ نہ تھا۔ حضرت کی اس ملاقات کے بعد سردار صاحب کو دیگر مذاہب کی تحقیق کا شوق ہوگیا اور حضرت اقدس بذریعہ ترسیل کتب اور خط و کتابت ان کی مدد کرتے رہے۔ آخر سردار صاحب ایک طویل عرصہ بعد قریباً چالیس برس کی عمر میں 1898ء میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔

حضرت مسیح موعودؑ کو احیاء دین کے لئے جو مضطربانہ تڑپ تھی اس کے اظہار کا مشاہدہ حضرت مولوی فتح الدین صاحبؓ نے بھی اپنی آنکھوں سے کیا۔ آپؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں کئی مرتبہ حضرت مسیح موعودؑ کے پاس ہی رات کو بھی قیام کیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ آدھی رات کے قریب حضرت صاحب بہت بیقراری سے تڑپ رہے ہیں اور ایک کونہ سے دوسرے کونہ کی طرف تڑپتے ہوئے چلے جاتے ہیں۔ جیسے کہ ماہیٔ بے آب تڑپتی ہے یا کوئی مریض شدت درد کی وجہ سے تڑپ رہا ہوتا ہے۔ میں اس حالت کو دیکھ کر سخت ڈر گیا اور بہت فکرمند ہوا اور دل میں کچھ ایسا خوف طاری ہوا کہ اس وقت میں پریشانی میں ہی مبہوت لیٹا رہا یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود کی وہ حالت جاتی رہی۔ صبح میں نے پریشانی میں ہی اس واقعہ کا حضور سے ذکر کیا کہ رات کو میری آنکھوں نے اس قسم کا نظارہ دیکھا ہے کیا حضور کو کوئی تکلیف تھی؟ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: میاں فتح الدین! کیا تم اس وقت جاگتے تھے؟ اصل بات یہ ہے کہ جس وقت ہمیں اسلام کی مہم یاد آتی ہے اور جو مصیبتیں اس وقت آرہی ہیں ان کا خیال آتا ہے تو ہماری طبیعت سخت بےچین ہوجاتی ہے اور یہ درد ہے جو ہمیں اس طرح بیقرار کردیتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی ہدایت پر حضرت مولوی صاحبؓ نے تفسیر قرآن کا مطالعہ شروع کردیا اور معانی یاد کرنے شروع کردیئے۔ ساتھ ہی حدیث کی کتب کا بھی مطالعہ شروع کردیا اور ہر ایک ہفتہ میں حضور کی قدم بوسی کرتے رہے۔ اس عشق میں حضرت اقدسؑ کی روشنی سے آپ کو علم لدُنّی حاصل ہوگیا۔ اسی اثنا میں حضورؑ نے دعویٰ مسیح موعود کا کیا تو آپؓ نے بھی بیعت کرلی۔

قبول احمدیت کے بعد آپؓ کا علم تبلیغ میں وقف ہونے لگا۔ دعویٰ کے ثبوت میں قرآن و حدیث سے لوگوں کو تلقین کرتے رہتے۔ اور اپنی مساعی کا تذکرہ حضورؑ کی خدمت میں عرض کرکے راہنمائی لیتے رہتے۔ چنانچہ یکم نومبر 1902ء کی ڈائری میں لکھا ہے: حضرت اقدس حسب دستور سیر کے لئے نکلے۔ تمام راہ مولوی فتح الدین صاحب حضرت اقدس کے مخاطب رہے۔ حضرت اقدس بار باران کے ذہن نشین یہ امر کراتے رہے کہ مباحثات میں ہمیشہ دیگر طریق استدلال کو چھوڑ کر اس طریق کو اختیار کرنا چاہئے کہ قرآن شریف مقدّم ہے اور احادیث ظن کے مرتبہ پر ہیں۔ قرآن شریف سے جو امر ثابت ہو اس کو کوئی حدیث خواہ پچاس کروڑ ہوں ہرگز ردّ نہیں کرسکتیں۔ چونکہ اس گفتگو میں میاں فتح الدین صاحب بھی بعض اوقات احادیث سے اپنے استنباط جو کہ انہوں نے اپنی منظوم کتاب میں درج کئے ہیں حضرت اقدس کو سناتے رہے۔ پھر مولوی صاحب نے کہا کہ ہم لوگ بڑے خطاکار ہیں کئی فاسد خیال آتے رہتے ہیں اور طاعون کا زور ہو رہا ہے۔ حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ میں یہ یقیناً جانتا ہوں کہ جس کو دل سے خداتعالیٰ سے تعلق ہے اُسے وہ رسوائی کی موت نہیں دیتا۔

اخبار ''البدر'' میں ایک اشتہار یوں شائع ہوا: میاں فتح الدین صاحب ساکن دھرم کوٹ بگہ حضرت اقدس کے ایک مخلص خادم کی تصنیف جو کہ غالباً 200 صفحہ کی کتاب ہوگی زیرطبع ہے۔ حیات و وفات مسیح اور احمدی سلسلہ کے متعلق بحث مناظرہ کے لئے پنجابی زبان میں عمدہ تصنیف ہوگی۔ ہر ایک حدیث اور آیت اور اقوال سلف کے حوالہ سے اس میں شرح دیئے ہیں۔ پنجاب کے دیہات وغیرہ میں وعظ کے لئے ہر احمدی ممبر کو اپنے پاس رکھنی چاہئے۔

حضرت مولوی صاحب کو بسااوقات مخالفت کا بھی سامنا کرنا پڑتا مگر آپ استقلال کے ساتھ اپنے کام کو جاری رکھتے۔ بیوی بچوں کے نان نفقہ اور دیگر گھریلو ذمہ داریوں کی وجہ سے آپ خانگی امور کی طرف توجہ رکھنے پر بھی مجبور تھے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے ایک مرتبہ اپنے ایک دورہ کی رپورٹ میں لکھا: 2 مارچ 1909ء کی صبح کو عاجز دھرم کوٹ بگہ میں پہنچا جہاں ایک معقول تعداد احمدی برادران کی ہے اور ایک بڑی عمدہ مسجد بھی ان کے قبضہ میں ہے۔ اس مقام کے احمدیوں کا لیڈر مولوی فتح الدین صاحب کو سمجھنا چاہئے جو کہ بہت ہی ہوشیار اور پُرجوش احمدی ہیں۔ باوجود کثرتِ اشغال کے ہر وقت تبلیغ میں مصروف رہتے ہیں اور بہت مدلّل گفتگو کرتے ہیں۔ اُنہیں کی کوشش سے خداتعالیٰ نے اس قدر آدمیوں کو اس جگہ حق کی طرف رجوع دیا ہے۔ کوئی تیس سال کا عرصہ گزرا ہوگا جبکہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ بھی اس جگہ ایک دفعہ مولوی فتح الدین صاحب کی درخواست پر تشریف فرما ہوئے تھے۔ اس جگہ کے احمدی اگر ہمت کریں اور اردگرد کے احمدیوں کو بھی ساتھ ملاکر مولوی فتح الدین صاحب کے واسطے کچھ گزارے کی صورت مقرر کرکے ان کو خدماتِ دینی کے واسطے بالخصوص فارغ کردیں اور ایک مدرسۂ دینی بنادیویں تو مجھے امید ہے کہ اکثر لوگ حق کی طرف رجوع کریں۔

حضرت شیر محمد خان صاحبؓ (بیعت 1897ء یکے از درویشان قادیان) بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مولوی خدابخش جٹ ساکن مندراں والہ اس غرض سے ایک مجمع کے ساتھ قادیان آیا کہ وہ حضرت صاحب سے یا مولوی نورالدین صاحب سے مناظرہ کرے گا۔ ہم نے حضورؑ کے پاس جاکر عرض کیا کہ حضور! وہ مولوی کہتا ہے کہ میں آپ سے یا مولوی نورالدین صاحب سے مناظرہ کروں گا۔ تو حضور نے فرمایا کہ 'مولوی فتح الدین ہی اس کے لئے کافی ہیں۔ اُن کو جاکر کہہ دو کہ مولوی فتح الدین صاحب سے مناظرہ کرلو'۔ لیکن وہ مولوی نہ مانا۔

حضرت مولوی فتح الدین صاحبؓ بہت ہی مخلص، ہمدرد، نرم مزاج، دعاگو، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور صابر و شاکر وجود تھے۔ آپ بےحد محبت کرنے والے اور ہر کسی کی فکر دل و جان سے کرتے تھے۔ آپؓ کے دل میں حضرت مسیح موعودؑ کے لئے غیرمعمولی محبت اور غیرت تھی۔ چونکہ آپ کا زیادہ وقت تبلیغ میں گزرتا تھا اس لئے مخالفت کا بھی سامنا کرنا پڑتا تھا۔ حضرت شیر محمد خانؓ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص منشا نمبردار نے حضرت صاحب کی شان میں بےادبی کی تو ہم چند دوستوں نے اُس کو

باقی صفحہ نمبر15 پر ملاحظہ فرمائیں

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ یکم فروری 2012ء میں شائع ہونے والی مکرم محمود انور صاحب کی ایک نظم سے انتخاب پیش ہے:

اِک مسیحا نفس رہنما مل گیا
خرقہ پوشوں کو ظلِّ ہُما مل گیا
اِک دعا جو سدا دل میں کرتا رہا
اس دعا کا مجھے یہ صلہ مل گیا
عجز کی راہ اس کو پسند آگئی
یوں حقیقت میں مجھ کو خدا مل گیا
جس کی اپنی ہی لذّت تھی اپنا سرور
اب دعاؤں میں ایسا مزا مل گیا
دشت پُرخار میں دہر بے آب میں
ہم کو چشمۂ آبِ صفا مل گیا

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 3 فروری 2012ء میں شائع ہونے والی مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک نظم بعنوان ''کشتیٔ نوح'' سے انتخاب پیش ہے:

روحانیت کے بحر میں یونہی نہ تُو اُچھل
انجان راستوں پہ نہ بِن راہبر کے چل
اس بحرِ بیکراں کا کنارہ کوئی نہیں
دانشوری کا اس میں گزارہ کوئی نہیں
تنکوں سے منطقوں کی سہارا کوئی نہیں
چپکے سے جاکے نوحؑ کی کشتی میں بیٹھ جا
کر اختیار عاجزی، پستی میں بیٹھ جا
ڈھیلا سا خود کو چھوڑ کے مستی میں بیٹھ جا
تیراکیوں کے زعم کو دل سے نکال دے
یہ راہ پُرخطر ہے بہت دیکھ بھال لے
ڈوبے گا زیرِ آب ہر اِک عقل کا پہاڑ
عرشیؔ کر آج عشق کی راہوں کو اختیار

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

October 20, 2017 – October 26, 2017

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday October 20, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Tehreerat
00:50	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 13.
01:20	Inauguration of Baitul Wahid Mosque: Recorded on February 24, 2012.
02:05	Tehrik-e-Jadid
02:25	In His Own Words
03:00	Spanish Service
03:35	Pushto Muzakarah
04:20	Tarjumatul Qur'an Class: Surah At-Tawbah, verses 113-122. Recorded on January 4, 1996.
05:25	Seekers of Treasure
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 14.
07:00	Beacon Of Truth: Recorded on December 4, 2016.
08:00	From Democracy To Extremism
09:00	Inauguration of Baitul Aman Mosque: Recorded on March 4, 2012.
10:00	In His Own Words
10:35	Commentary Of The Holy Qur'an
11:00	Deeni-o-Fiqahi Masail
11:30	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
12:00	Live Friday Sermon
13:00	Live Proceedings From Baitul Futuh Mosque
13:30	Tilawat [R]
13:45	Rishta Nata Ke Masa'il
14:00	Seerat Sahaba Rasool
14:30	Shotter Shondhane
15:30	From Democracy To Extremism [R]
16:30	Friday Sermon [R]
17:45	Rishta Nata Ke Masa'il [R]
18:00	World News
18:30	Beacon Of Truth [R]
19:25	Inauguration of Baitul Aman Mosque [R]
20:25	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
20:55	In His Own Words [R]
21:30	Friday Sermon [R]
22:45	A Brief History Of Denmark
23:00	From Democracy To Extremism [R]

Saturday October 21, 2017

00:00	World News
00:30	Tilawat
00:45	Tehrik-e-Jadid
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Inauguration of Baitul Aman Mosque
02:30	In His Own Words
03:05	Beacon Of Truth
04:00	Friday Sermon
05:30	Deeni-o-Fiqahi Masail
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 54.
07:00	Pakistan In Perspective
07:30	Journey To Islam
08:00	International Jama'at News
08:50	Friday Sermon: Recorded on October 20, 2017.
10:00	In His Own Words
10:35	Qur'anic Archaeology
11:05	Indonesian Service
12:05	Tilawat [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan
14:05	Bangla Shomprochar
15:15	Qur'anic Archeology [R]
16:00	Live Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:30	Pakistan In Perspective [R]
19:00	Journey To Islam [R]
19:30	Chef's Corner
19:55	Huzoor's Jalsa Salana Address: Recorded on May 27, 2009 on the occasion of Jalsa Salana Qadian.
21:00	International Jama'at News [R]
21:50	Qur'anic Archaeology [R]
22:20	Friday Sermon [R]
23:35	Chef's Corner [R]

Sunday October 22, 2017

00:05	World News
00:25	Tilawat
00:45	Dars-e-Hadith
01:00	Al-Tarteel
01:30	Huzoor's Jalsa Salana Address
02:35	In His Own Words
03:10	Pakistan In Perspective
03:40	Journey To Islam
04:10	Friday Sermon
05:30	Qur'anic Archaeology
06:00	Tilawat
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:35	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 14.
07:00	Rah-e-Huda: Recorded on October 21, 2017.
08:30	One Minute Challenge
09:05	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal: Recorded on April 26, 2015.
10:05	In His Own Words
10:40	Seekers Of Treasure
11:15	Indonesian Service
12:15	Tilawat [R]
12:35	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon [R]
14:10	Shotter Shondhane: Recorded on August 7, 2014.
15:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal [R]
16:20	In His Own Words [R]
17:00	Islami Mahino Ka Ta'aruf
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	The Life Of Hazrat Khalifatul-Masih V (aba)
18:30	Rah-e-Huda [R]
20:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal [R]
21:05	In His Own Words [R]
21:40	Ghazwat-e-Nabi [R]
22:30	Friday Sermon [R]
23:40	One Minute Challenge [R]

Monday October 23, 2017

00:10	World News
00:25	Tilawat
00:45	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:05	Yassarnal Qur'an
01:30	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal
02:35	In His Own Words
03:15	History Of Cordoba
03:40	Friday Sermon
04:50	Seekers Of Treasure
05:25	One Minute Challenge
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 54.
07:00	Rencontre Avec Les Francophones: Session no. 12. Recorded on November 24, 1997.
08:05	Jalsa Salana Speeches:
08:55	Inauguration Baitul Ata Mosque: Recorded on March 17, 2012.
09:55	In His Own Words
10:25	Kids Time
11:00	Friday Sermon: Recorded on May 12, 2017.
12:00	Tilawat [R]
12:15	Al-Tarteel [R]
12:50	Friday Sermon
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Inauguration Baitul Ata Mosque [R]
15:55	In His Own Words [R]
16:30	International Jama'at News
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:15	Somali Service
18:50	Jalsa Salana Speeches [R]
19:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
19:55	Inauguration Baitul Ata Mosque [R]
20:55	In His Own Words [R]
21:30	From Democracy To Extremism
22:30	Rencontre Avec Les Francophones [R]
23:35	Aao Urdu Seekhain

Tuesday October 24, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Hadith
00:55	Al-Tarteel
01:30	Inauguration Baitul Ata Mosque
02:25	In His Own Words
03:00	International Jama'at News
04:00	Rencontre Avec Les Francophones
05:15	Jalsa Salana Speeches
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Tehreerat
06:40	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 15.
07:00	Liqa Ma'al Arab: Session no. 160. Recorded on May 14, 1996.
08:05	Story Time: Part 39.
08:20	InfoMate
08:50	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal
09:55	In His Own Words
10:25	Khilafat-e-Haqqa Islamiya
11:00	Indonesian Service
12:10	Tilawat [R]
12:25	Yassarnal Qur'an [R]
12:50	Friday Sermon: Recorded on October 20, 2017.
13:55	Bangla Shomprochar
14:55	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal [R]
16:00	In His Own Words [R]
16:30	Signs Of The Latter Days
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
17:50	World News
18:10	Story Time [R]
18:30	InfoMate [R]
19:00	Khilafat-e-Haqqa Islamiya [R]
19:35	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal [R]
20:40	In His Own Words [R]
21:15	Signs Of The Latter Days [R]
22:20	Liqa Ma'al Arab [R]
23:25	Discover Alaska
23:55	World News

Wednesday October 25, 2017

00:15	Tilawat
00:25	Dars-e-Tehreerat
00:50	Yassarnal Qur'an
01:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Atfal
02:10	In His Own Words
02:45	Khilafat-e-Haqqa Islamiya
03:20	InfoMate
03:50	Liqa Ma'al Arab
04:55	Signs Of The Latter Days
06:00	Tilawat: Surah Al-Baqarah, verses 32-63.
06:10	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 54.
07:00	Question And Answer Session: Recorded on May 11, 1984.
08:00	Persecution Of Ahmadis
08:35	History Of Cordoba
09:00	Huzoor's Jalsa Salana Address: Recorded on July 24, 2009 on the occasion of Jalsa Salana UK.
10:00	In His Own Words
10:35	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il
11:05	Indonesian Service
12:10	Tilawat [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on October 20, 2017.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Huzoor's Jalsa Salana Address [R]
16:10	Masjid Mubarak Rabwah
16:25	Ghazwat-e-Nabi
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:30	L'Islam En Questions
19:00	History Of MTA In Mauritius
19:30	Deeni-o-Fiqa'hi Masa'il [R]
20:00	Huzoor's Jalsa Salana Address [R]
21:00	Life Of The Holy Prophet Muhammad (saw)
21:30	Ghazwat-e-Nabi [R]
22:30	Question And Answer Session [R]
23:15	Al-Maa'idah

Thursday October 26, 2017

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:30	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
01:00	Al-Tarteel
01:30	Huzoor's Jalsa Salana Address
02:30	In His Own Words
03:10	Persecution Of Ahmadies
04:00	Question And Answer Session
05:00	Ghazwat-e-Nabi
06:05	Tilawat
06:20	Dars-e-Tehreerat
06:35	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 1.
07:00	Tarjamatul Qur'an Class: Surah At-Tawbah, verses 6-29. Class no. 103, recorded on December 13, 1995.
08:05	Shama'il-e-Nabwi
08:40	History of MTA In Mauritius
09:00	Khadija Mosque: Recorded on October 16, 2008.
10:00	In His Own Words
10:35	Hijrat
11:10	Japanese Service
11:30	Roots To Branches
12:00	Tilawat [R]
12:15	Dars-e-Tehreerat [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on September 1, 2017.
14:05	Beacon Of Truth
15:00	Khadija Mosque [R]
16:00	In His Own Words [R]
16:35	Persian Service
17:00	Roots To Branches
17:40	World News
18:00	Live Al-Hiwar-ul-Mubashir
20:05	Friday Sermon [R]
21:05	In His Own Words [R]
21:40	Hijrat [R]
22:25	Tarjamatul Qur'an Class [R]
23:30	Roots To Branches

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:info@alfazlintl.org

Vol 24 | Friday 20 October 2017 | Issue No. 42

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی اگست 2017ء

۞...آج اس جلسے میں آپ کی جماعت کے اجتماعی اور انفرادی امن ومحبت اور باہمی یگانگت کو دیکھ کر اور آپ کے افراد میں خلیفہ کے لئے محبت اور اطاعت کا مشاہدہ کر کے میرا سر فخر سے بلند ہو گیا ہے کہ مَیں نے ایک ایسی جماعت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے جس کے افراد پُر امن ہیں۔ جن کا اجتماع منظم ہے اور جن کا لیڈر خدا رسیدہ وجود ہے۔ ۞...مَیں اس جلسہ میں آنے سے پہلے اخبار میں پڑھتا رہتا تھا کہ احمدی امن پسند لوگ ہیں مگر امن کا دعویٰ اَور بھی بہت سے لوگ کرتے ہیں۔ یہاں آ کر میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ امن کے دعوے اور عملی مطابقت کی گواہی صرف اس جلسہ میں ہی مل سکتی ہے جہاں لوگ باہمی محبت سے خود بھی وقت گزار رہے ہیں۔ مَیں جلسہ میں شامل ہو کر اور آپ کے اس پُر امن ماحول کو دیکھ کر آپ کے امن کے دعوے کی تصدیق کرتا ہوں۔ ۞...یہ جماعت اور اِس کے جلسے دیگر مسلمانوں کے لئے نمونہ ہیں اور ایسی پُر امن تعلیم اور ایسی منظم جماعت اس قابل ہیں کہ بین الاقوامی سطح پر مسلمانوں کی نمائندگی کرے۔ ۞...مَیں نے جلسے میں شامل ہونے والے لوگوں میں ایک روحانی لگن محسوس کی ہے۔ ۞...جلسہ میں اس قدر لوگوں کی تعداد کے باوجود ہم نے ہر چیز باتھ رومز، کھانے کی ٹیبلز، یہاں تک کہ صحن مستقل صاف پایا۔ ۞...ایک چیز جسے مَیں جلسے میں معجزہ خیال کرتا ہوں، وہ یہ کہ اتنی بڑی تعداد ہونے کے باوجود تینوں دن ایک مرتبہ بھی آپس میں لڑائی جھگڑا نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ حج میں بھی کبھی کبھار لوگ آپس میں لڑ پڑتے ہیں۔ لیکن یہاں مَیں نے کسی کو ایک دوسرے کے خلاف اونچی آواز میں بھی بات کرتے ہوئے مشاہدہ نہیں کیا۔ ۞...جلسہ میں اتنی زیادہ حاضری کے باوجود تنظیم سازی بہت اچھی تھی۔ اور امن کے لئے تمام احتیاطی تدابیر بروئے کار لائی گئیں۔ اور اتنی کثیر تعداد کے باوجود ان کی خدمت مثالی تھی۔ ہمارے احمدی بھائیوں نے ضیافت اور رہائش میں بہت خوبصورت انداز سے ہماری خدمت کی۔ ۞...امام جماعت احمدیہ کا خطاب سننے کا بھی موقع ملا۔ ان کی روشن خیالی، فراست اور دُور بینی نے میرا دل مرعوب کر دیا ہے۔ ۞...اس حقیقی اخوّت اور اخلاص سے بھرپور امن پسند مسلمانوں کے اجتماع میں شمولیت مَیں کبھی نہیں بھول سکتی۔ صرف ضرورت اس بات کی ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک جماعت احمدیہ کی پُر امن تعلیمات کا پیغام پہنچے۔ ۞...اگر مجھے پہلے سے پتہ ہوتا کہ جلسہ کا ماحول اتنا مقدّس اور روحانی ہے تو پہلے سے ہی اس میں شرکت کے لئے مَیں اپنے آپ کو روحانی طور پر تیار کرتا۔ وہ لوگ جو اندرونی تیاری کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوئے انہوں نے اس سے زیادہ فیض حاصل کیا۔ ۞... یہاں جلسہ میں شامل ہو کر اور خلیفہ کو دیکھ کر مجھے اب علم ہوا ہے کہ احمدی اپنے خلیفہ کی اتنی عزت کیوں کرتے ہیں۔ ۞...امام جماعت احمدیہ صرف قیامِ امن کی باتیں ہی نہیں کرتے بلکہ عملی طور پر امن پھیلانے کے لئے کوشاں ہیں۔ ان کی تقریر سے بھی بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ ان کے چہرے پر بہت زیادہ نور اور امن نظر آتا ہے۔

... ...(جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے والے افراد کے جلسہ سے متعلق تأثرات)

جلسہ سالانہ جرمنی کی پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں کوریج۔ ان ذرائع سے کروڑوں افراد تک اسلام احمدیت کا پُر امن پیغام پہنچا

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

27 اگست 2017ء بروز اتوار

(دوسرا حصّہ)

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے 33/افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ ان بیعت کرنے والوں کا تعلق 11 مختلف اقوام سے تھا۔ بیعت کی سعادت پانے والے احباب کی خوشی ناقابلِ بیان تھی۔ بعض احباب نے بیعت کے بعد اپنے تأثرات اور جذبات کا اظہار کیا جو درج ذیل ہیں:

۞..... پرتگال میں رہائش پذیر گنی بساؤ سے تعلق رکھنے والے ایک دوست صالح گانو صاحب کو جلسہ سالانہ کے موقع پر بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ وہ بیان کرتے ہیں:

یہاں آنے سے پہلے بالکل مطمئن نہیں تھا اور میرے دل و دماغ میں کئی شکوک و شبہات تھے لیکن یہاں کے ماحول اور خلیفۂ وقت کے خطابات کا میرے دل پر بہت گہرا اثر ہوا اور میں نے یہ مشاہدہ کیا کہ خلیفۂ وقت اپنے خطابات کو قرآن کریم اور احادیث نبویہ کی روشنی میں پیش کرتے ہیں۔ حضور انور کے خطابات سُن کر میرا دل اب مطمئن ہو گیا اور مجھے اسلام کی حقیقی تعلیم کے بارہ میں آگاہی ہوئی۔ چنانچہ مجھے بیعت کی سعادت بھی حاصل ہوئی ہے۔

موصوف نے کہا: ہماری گنی بساؤ کی قوم غفلت کی نیند سو رہی ہے اسے بیدار کرنے کی اشد ضرورت ہے تا کہ وہ اس سچائی کو تسلیم کر سکیں۔

۞..... پرتگال میں رہائش پذیر مراکش سے تعلق رکھنے والے ایک دوست محسن زُہدی صاحب کو جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت اور بیعت کرنے کی سعادت بھی عطا ہوئی۔ واپسی کی جلد ٹکٹ کی وجہ سے ان کی پرتگال کے وفد کے ساتھ حضور انور سے ملاقات نہیں ہو سکی۔ جانے سے پہلے انہوں نے آڈیو پیغام میں جماعت اور خلیفۂ وقت سے اپنے پیار اور محبت کا اظہار کچھ اس طرح کیا:

”السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

مَیں جماعت احمدیہ کا انتہائی شکر گزار ہوں جس نے مجھے سچے، حقیقی اور مُطہّر اسلام کی راہ دکھائی جو مَیں نے کہیں اَور نہیں پائی۔ مَیں نے احمدیت میں سچی اخوّت اور مل جُل کر کام کرنے کی روح دیکھی جو شاذ و نادر ہی کہیں نظر آتی ہے۔ مَیں اُس وقت کے لئے جو مَیں نے اِن دنوں یہاں گزارا ہے شکر گزار ہوں کیونکہ مَیں نے اسلام کے بارہ میں یہاں بہت کچھ سیکھا ہے۔ مجھے ذاتی طور پر خلیفۂ وقت سے ملاقات کا موقع تو نہیں مل سکا لیکن مَیں اُن کی خدمت میں سلام پیش کرتا ہوں۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ اگلی دفعہ ضرور ملاقات ہو گی۔

شکریہ احمدیہ۔ مع السلام“

۞..... بیلجیم سے Somia Akjoua صاحبہ جن کا تعلق مراکش سے ہے جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئیں۔ ایک سال زیر تبلیغ رہنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال جلسہ سالانہ جرمنی میں حضور انور کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئی ہیں۔ موصوفہ اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ:

حضور انور کا خطاب بڑا ایمان افروز تھا۔ حضور انور کے خطابات اور ہدایات نے میرے اندر تبدیلی پیدا کی۔ میری ساری پریشانی اور ڈر جاتا رہا اور مَیں نے اپنے اندر ایک نئی تبدیلی محسوس کی۔ اور احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی۔

۞..... البانیا سے آنے والے ایک مہمان Dalip Gjergji صاحب جو گزشتہ سال بھی جلسہ جرمنی پر آئے تھے۔ حضور نے ان سے پچھلے سال اور اس سال کے جلسہ میں فرق کے بارہ میں پوچھا۔ موصوف نے کہا:

دونوں دفعہ وہ جلسہ سے بہت متأثر ہوئے اور حضور انور کے خطابات نے ان کے اندر نمایاں تبدیلی پیدا کی ہے جس کی وجہ سے موصوف نے جلسہ کے آخری دن بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کر لی جبکہ ان کے بیٹے نے جو کہ اس ملاقات میں موجود تھے، پچھلے سال بیعت کی۔ حضور نے ان کو ایمان و استقامت کی دعا دی۔

۞..... لتھوینیا سے آنے والے ایک مہمان ’تھامس رَاخ مانُووَس‘ (Tomas Rach Monovas) صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

مَیں لتھوینیا سے اپنی اہلیہ اور دو بچوں کے ساتھ جلسہ میں شامل ہوا۔ مَیں نے اس جلسہ کو یُوٹیوب پر دیکھا ہوا تھا۔ لیکن مَیں نے خود یہاں آ کر جو کچھ بھی اپنی آنکھوں سے دیکھا اُسے بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ یہ جماعت بہت اچھی، پیاری اور پُر امن ہے اور خوشی کی بات یہ ہے کہ مَیں نے اسے اپنی فیملی کے ساتھ دیکھا ہے۔ جو آدمی بھی اس جلسہ میں شامل ہوا ہے اُس کے لئے میری نیک تمنّائیں ہیں۔

تھامس صاحب نے خود 2013ء میں بیعت کی تھی جبکہ ان کی اہلیہ نے اپنے دونوں بچوں کے ساتھ حضور انور سے شرفِ ملاقات کے بعد احمدیت قبول کرنے کا فیصلہ کیا اور بیعت کر کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں شامل ہوئیں۔

تھامس صاحب کی اہلیہ نے کہا کہ مَیں جماعت میں شامل ہو کر اپنے خاوند اور بچوں کے ساتھ ایک بہتر زندگی کا آغاز کر رہی ہوں۔

....

جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے والے غیر از جماعت دوست اور بعض نو مبایعین حضور انور کے خطابات اور جلسہ کے انتظامات اور ماحول سے غیر معمولی متأثر ہوئے اور اس پر اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا۔ ان

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں